رسالہ تاثیر الانظار

جسمیں بیان خواب مقناطیسی کی تاثیرات کا مفصل مندرج ہے مع تجربات

پیشین گوئی و دریافت حالات غیبی

منتخب رسالہ طلقرنگ

مؤلفہ سید محمد تقی صاحب

واسطے شائقان و طالبان کے

مقام کانپور مطبع نولکشور میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب مجموعات نایاب ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے شائقین کو اطلاع ہو جاوے —

کتب مجموعات نایاب

عجائب المخلوقات — با تصویرات و اشکال

مطلع العلوم — و مجمع الفنون — مترجمہ منشی زین العابدین —

مطلع العجائب — ترجمہ اردو —

معلومات الآفاق مترجمہ مولوی سید علی خان

اعجاز محمدی — عملیات مرتبہ ستیبا رام —

النقش سلیمانی عملیات مدونہ خواجہ محمد اشرف علی

طلسم عجائب — عملیات مرتبہ مرزا نادر حسین

حرز سلیمانی — عملیات مؤلفہ خواجہ اشرف علی

نافع الخلائق — ہر قسم کے اعمال و ادعیہ اور نقوش و تسخیرات اقسام اقسام سودمند کتاب ہے اسم با مسمے ہے تصنیف و تالیف حاجی محمد زرو ارخان جاگیر دار —

اندر جال — نقش و تعویذوں کا ذکر [illegible] سے اردو ترجمہ مترجمہ سوامی لال —

طلسم [illegible] — علم مقناطیسی کا بیان مترجمہ پنڈت موتی لال —

طلسم روحانی تعبیرات خوابہائے منتخبہ مولفہ مولوی حبیب احمد —

عجائبات فرنگ — حالات انگلستان وکیفیت سفر یوسف خان کمل پوش ناسخ سیاح ممالک یورپ —

چمنستان بہار — اشعار و معما مولفہ منشی رگھبیر رائے —

رسالہ سوال و جواب — جفر و طبیعی مؤلفہ شیخ الٰہی بخش مختار —

رسالہ معجزات انسانی — بقاعدہ طاقت مقناطیسی کا بیان انگریزی ترجمہ مترجمہ میر امداد حسین —

رسالہ قیافہ — قیافہ شناسی کے اصول خطوط دست و پا اور سب اعضا کے دیکھنے سے سعد و نحس اور واقعات آئندہ مؤلفہ منشی دیبی پرساد —

رسالہ رزم آرا — فن سپاہ گری کی بابت مؤلفہ خواجہ احمد —

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق الانسان وانطقه اللسان وعلمه البیان وفضله بالعقل الممیز علی سائر الحیوان
ثم الصلوة والسلام علی من بعث بهدایة الانس والجان وارسل بالحجة والبرهان وعلی آله
واصحابه الذین اجتهدوا فی الدین واکملوا الایمان وفازوا بمدارج العرفان وعرجوا معارج الایقان
اما بعد افقر افراد الانام واحقر الطلبه وسادات الکرام خادم الاطباء **محمد متقی**
ابن سید محمد رضای رضوی الملقب بہ میرن صاحب المشتهر بزور آور خدمت ارباب صدق
وصفا میں ملتمس ہی کہ ایک روز خدمت فیضدرجت خان والاشان جناب مرزا صف شکن خان بہادر
میں حاضر تھا بمقتضای کتاب جامع قواعد الشر و فرہنگ مسمی بہ طلسم فرنگ محتشم الیہ نے
تجسس فرمایا کہ درحقیقت دانشمندان لندن کاملان ہر فن مبدع فنون غریبہ و مخترع صنائع عجیبہ
نے یہ کتاب ایسی فن عجیب و صنعت غریب اور ادراک حالات اشیاء غائبہ عن البصر

بوسیلۂ بعض حرکات الجوارح و تاثیر النظر المؤثرۃ فی الغیر من الاسود و الاحمر تصنیف کی ہی کہ اسے الآن سلفاً و خلفاً علماء و حکماء سے کسی نے اس باب مین ایک حرف بھی نہین لکھا الحق احداث فن جدید نتیج فالیوم بھر ک الحدید کیا ہی و اللہ اعلم اس علم عزیز الوجود کا ماخذ کیا چیز او موجد اسکا کون عزیز صاحب عقل و تمیز ہے حقیر نے خانصاحب موصوف سے گزارش کی کہ واقعی یہ کتاب غرایب تاب و عجب العجاب جامع فوائد غیر محصور اور منافع زائد عن الاحصار ہی خصوصاً طبیب کو واسطے سیکھنا اس علم و عمل کا نہایت بکار آمد و معین تشخیص مرض ہی اور جب مرض متشخص ہوگیا تو علاج اوسکا آسان ہوجاتا ہے خانصاحب نے فرمایا کہ عمل جراحی و دفع اوجاع مین اس عمل سے بہتر کوئی عمل نہین اور حقیر نے جو چند اوراق کہنہ مشحون اکثر نسخ متفرقہ اور چند طلسم وغیرہ بطریق قاعدہ قدیمہ لکھے دیکھے ہین تو کہین اس عمل کی بہی اوسمین مندرج ہین از انجملہ ایک یہ کہ طفل نو سالہ کو دو زانو بٹھلاوے اور ایک آئینہ صاف و شفاف محاذی اوسکے اوس کے آگے رکھے اور اوس طفل سے تاکید کرے کہ آئینہ روبرو نہادہ مین اپنی مردمک نظر کا خوب بغور ناظر و نگران رہے اور شخص عامل اپنے دونون ہاتھ اوس طفل معمول کے منہ پر سے اوتار کے آئینہ تک لیجاوے کہ تا ایک ساعت علی الاتصال اسطرح عمل مین لاوے اس عرصے مین ایک حالت مثل خواب اوس طفل پر ایسی ہوگی کہ سائل جو جو سوالات اشخاص بعیدہ و اشیاء غائبہ کا اوس سے کریگا اوسکا جواب مطابق واقع وہ طفل بیان دیگا کہ گویا مشاہدہ کر رہا ہے اور دوسری ترکیب یہ ہی کہ جس شخص کو منظور ہووے کہ حالت غائب بینی اوسپر طاری ہو تو ایک گلاس سفید و شفاف پانی سے بھر کر اونچا کسی چیز پر مثل میز یا کرسی یا سپائی وغیرہ کے رکھے اور اپنی صورت و شبیہ کو بنظر تعمق و توجہ قلب اوسمین دیکھے جاوے اور دو ٹکڑی حجر مقناطیس کے دونون ہاتھون مین لیکے اپنی سینے سے ملصق رکھے دو ساعت تک وہ شخص اگر اسیطرح دیکھے جاویگا تو اوسپر ایک حالت غفلت ایسی طاری ہوگی کہ جو لوگ اوس سے استفسار حالات گذشتہ یا اشیاء غائبہ کا کرینگے

توکا لمعاینہ اوسکا وہ حال ہو بہو بیان کریگا اور یہ دونوں ترکیبیں کتاب طلسم فرنگ کی
ترکیبوں سے بھی مستفاد ہوتی ہیں پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم قدیم ہے مگر تفصیل تشریح اسکی
جیسا کہ چاہیے کسی نے نہیں کی چنانچہ صاحب کتاب بھی مقر ہے کہ یہ علم قدیم ہے الا
توجہ علماء وحکماء اکابر اسکی طرف نہ تھی اور جو لوگ مثل پنڈت ہائے ہندوستانی اسکو
جانتے تھے وہ اسکی تعلیم میں غایت بخل کرتے تھے اس وجہ سے یہ علم ضائع ہو گیا تھا
اب بتوجہ صاحبان عالیشان مثل مسمر صاحب کہ انھوں نے اولاً اس علم کی طرف
توجہ کی اور پھر ڈاکٹر اسڈیل صاحب کہ وہ اس عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے بعوض
کلوروفورم کہ وہ وہ چیز ہے کہ جو مریضوں کو بعد سونگھانے کے بیہوش کر کے عمل جراحی انپر
کرتے ہیں اور ریوس صاحب وغیرہ سے اس علم نے نشو و نما پائی اور فی الحال
ہر شخص منافع و فوائد کثیرہ سمجھ کر اسکی تحصیل میں صرف ہمت و توجہ کرتا ہے خانصاحب
ممدوح نے کہا کہ میں نے من اولہ الی آخرہ کتاب طلسم فرنگ کو دیکھا بیشک صاحب
کتاب نے خوب بشرح و بسط تمام مطالب کو ادا کیا ہے لیکن بسبب طول عبارت خواطر
ناظرین مشوش ہوتی ہیں لہذا اگر خلاصہ اس کتاب کا مثل موجز علامہ قرشی کے کہ
علامہ نے قانون شیخ الرئیس کا خلاصہ کیا ہے ہنگام فرصت کیا جاوے تو اس علم کا چرچا بہت ہو
اس واسطے کہ اکثر اشخاص خواہش کتاب طلسم فرنگ رکھتے ہیں مگر بوجوہ چند کہ ایک
کمیابی کتاب دوسرے گرانی قیمت سوم طول عبارت بہم رسانی کتاب مذکور سے
قاصر رہ جاتے ہیں مجبور باوصف کمی فرصت و قلت بضاعت و ہجوم افکار حسب ارشاد
کرامت بنیاد خانصاحب ممدوح بلحاظ باقی رکھنے امور ضروریہ لازمہ عامل عمل مقناطیسی
ملخصاً بکمال اختصار و ایجاز بطور خلاصہ تحریر کیا اور نام اسکا تاثیر الانظار اور تاریخی
نام انوار نجیبی رکھا پس جو لوگ اس مختصر کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوینگے اور کتاب
طلسم فرنگ بھی انکی نظر سے گذری ہوگی صاف جانینگے کہ نسبت اس کی ایجاز بیّن

طلسم فرنگ سے بعینہ مانند موجز علامہ قرشی خلاصہ قانون شیخ الرئیس ہے یعنی جسطرح
قانون ماخذ موجز ہے اسی طرح ماخذ اس مختصر کا کتاب طلسم فرنگ ہے بلکہ اگر یہ رسالہ بمنزلہ
عطر و گل کہ جسطرح اصل عطر کی گل سے ہے اور عطر جدا اور گل جدا عطر کو گل اور گل کو عطر
نہین کہتے تعبیر کیا جاے تو بجا ہے اور اگر رسالہ مختصر علم مقناطیس یا خلاصہ طلسم فرنگ سمجھا جاے
تو بھی زیبا ہے اور یہ علم لطیف لائق تعلیم و توجہ و بہرہ یابی ہر شخص عقیل و شریف ہے
اور چونکہ اس زمانہ ناپرسان بین بفحواے مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب بان زد
ہر خاص و عام ہے کہ قدر شناسی معدوم اور قدر افزائی موہوم مگر بملاحظہ حال
قدرشناسی قدرشناسان اہل ہنر قدر افزایان ارباب جوہر امیران فیض گستر نام آوران
عالی گوہر فیض رسان خلائق فیض رسانی را لائق سراپا علم و کمال معدن انعام و افضال
مہاراجہ بان سنگھ صاحب بہادر قائم جنگ اور مہاراجہ دگبجے سنگھ صاحب بہادر
دام اقبالہما معلوم ہوا کہ درحقیقت وجود سراپا جود ان نیرین اعظمین سپہر کامرانی
و قدردانی کا اس عالم شہود مین مغتنمات سے ہے لہذا چند اشعار بطور مدح ممدوحین
درج خطبہ کتاب کیے کہ تا بقاے کتاب یادگار اہل روزگار رہین اور اہل عالم پد زبانیہ
حال قدردانی و فیض بخشی صاحبین موصوفین مرۃ اخری لفظ فقدان وجود
قدردانان زبان سے نہ کہین

قصیدہ در شان مہاراجہ بان سنگھہ صاحب بہادر قائم جنگ

سرکوب سرکشان ست مہاراجہ بان سنگھہ	سرتاج راجگانست مہاراجہ بان سنگھہ
از جود او زمین چو صدف شد پر از گہر	ابر گہر فشانست مہاراجہ بان سنگھہ
در قالب دلیری ز مردانگی دل است	در جسم دہر جانست مہاراجہ بان سنگھہ
حکام عصر را نمود ذکر د ... بزم	بر جملگی عیانست مہاراجہ بان سنگھہ

هر هنرشناس و قدر افزای هنروران
ذی قدر قدردان است مهاراجه مان سنگه

اسکندر زمان و فلاطون روزگار
بی شک و بیگمان است مهاراجه مان سنگه

رای سلیم دارد و هم عقل دوربین
سردار سروران است مهاراجه مان سنگه

داماد خلق چهره زر و لعل میکند
مانند بحر و کان است مهاراجه مان سنگه

در همت و شجاعت و مردانگی وجود
بی مثل در جهان است مهاراجه مان سنگه

گل گل شگفت خاطر پژمرده جهان
هند از تو گلستان است مهاراجه مان سنگه

بهر فروغ عرصه گیتی در روزگار
چون مهر آسمان است مهاراجه مان سنگه

در هر کجا که گوش نهم خلق را مدام
مدح تو بر زبان است مهاراجه مان سنگه

خنگ فلک بحکم خداوند روزگار
در حکم تو روان است مهاراجه مان سنگه

پیر فلک بحکم تو مانند چاکران
هر روز و شب روان است مهاراجه مان سنگه

آسوده ام ز شعبده بازی زال دهر
چون رستم زمان است مهاراجه مان سنگه

در شاه گنج مثل شهان با شکوه و جاه
دائم بعز و شان است مهاراجه مان سنگه

سید تقی که هست ثناخوان تو قدیم
عاشق تو بی‌ریا است مهاراجه مان سنگه

قصیده در شان مهاراجه دگبجی سنگه صاحب بهادر

مطلع

مهاراجه بهادر دگبجی سنگه
امیر فیض گستر دگبجی سنگه

شریفان را بدورش افتخار است
زهی اشراف پرور دگبجی سنگه

به بحر فیض مثل گوهر پاک
بچرخ جود اختر دگبجی سنگه

به پیش پنجه اش هر شیر روبه
هژبران کش دلاور دگبجی سنگه

چو نیسان در فشان بر اهل حاجت
کند ایثار گوهر دگبجی سنگه

[illegible]
[illegible] دگبجی سنگه

بروز رزم گرد دشمنان بہ ۔ بزور تیغ و خنجر دے گجے سنگھ
کند ہر جسم و ماغ یک جہانے ۔ زخلق خوش معطر دے گجے سنگھ
قوی پشت است وعدہ از وفائش ۔ وفا را یار و یاور دے گجے سنگھ
رساند پایہ سائل با فلاک ۔ نہد دستی چو بر سر دے گجے سنگھ
زما بشنو بختان زمانہ ۔ برون آورد و یکسر دے گجے سنگھ
باقبال و جود و خلق و اکرام ۔ ندارد ہیچ ہمسر دے گجے سنگھ
خدا دارد ہمیشہ زندہ و خوش ۔ ترا اے نام آور دے گجے سنگھ
بر اعدا تا قیام دور گردون ۔ بود دائم مظفر دے گجے سنگھ
قشقی کجا مدح خوانت ہست از دل ۔ بچشم لطف بنگر دے گجے سنگھ

مناظرہ اول بیان احوال مقناطیس حیوانی و جواب چند اعتراضات مشہورہ مین

جاننا چاہیے کہ اس علم مین بہت لوگون نے تحقیقات کی ہے اور اوسکے خاص نتائج لکھے ہین لیکن ہر قسم کے آدمیون نے اکثر اعتراضات کیے ہین کہ وہ حقیقت مین کچھ اصل اور حقیقت نہین رکھتی ہین اسواسطے کہ جن لوگون نے مقناطیس حیوانی کے تاثیرات مشاہدہ کیے ہین اونکے نزدیک اسکا حال آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے قیاس اور دلیل سے نتیجہ اسکا حاصل نہین ہوتا جو شخص مطابق قواعد اور طریق عمل کی عمل مین لاویگا تاثیرات اور حالات اسکی برای العین معاینہ کریگا اور چونکہ اس علم کی بحث بہت وسیع ہے اور اوسکی فروع بہت کثیر و مختلف ہین عقلمند اور دانشمند ونکی طبیعت مین اس بات کی تحقیق کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے خصوصًا ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہے بلا تامل اور غور و خوض کی قبول نہین کر لیتے چنانچہ ہر علم کی بحث مین یہ بات بہت ضروری ہے کہ محققین تہ دل سے امر راست اور حق کی تحقیق مین کوشش کرین اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات ہر علم مین مسلم پائی جاتے ہین تسلیم کرین اسواسطے کہ موضوع ہر علم کا اوس علم مین مسلم ہوتا ہے اگر یہ بات نہین معلوم تو بحث علمی مین دخل دینا

لا حاصل ہے اور بعض طبائع ایسے ہوتی ہین کہ اگرچہ شہادت قابل قبول کرنے کو واقع ہو لیکن وہ ایسی
باتین جو درحقیقت صحیح ہین رد کر دیتے ہین اور کہتی ہین کہ یہ باتین لغو اور ناممکن اور قابل اعتماد نہین ہین
یا وجہ ثبوت انکا نہین معلوم ہوتا کہ یہ امور کیون واقع ہوتی ہین یا جو خیالات کسی اور عالم سے اونکے ذہن نشین
ہوئی ہین یا تاثیرات اونکی خلاف معلوم ہوتی ہین یا جو باتین ہمکو اپنے مذہب کی رو سے مسلم معلوم ہین اونکے
نتائج اونسے نہایت نکلتے ہین اور سراسر خلاف ہین لیکن حال یہ ہے کہ جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے
انسان کو نہایت سخت تعصبات اور تعجبات خصوصاً اون امور کے نسبت کہ در اصل صحیح ہین رفتہ رفتہ
زائل ہوتے جاتی ہین اور جسقدر زیادہ واقع ہوتی جاتین لوگ رفع اشتباہ اور موجب یقین ہو اونکی آثار کا متصور
ہوتا جائیگا چنانچہ جب کوپرنکس نے اول ہی رائے فرنگستان مین ظاہر کی تھی کہ زمین کو گردش ہے اور آسمان کو نہین
تو کیا کیا اعتراضات اوسپر ہوئے تھے لوگ کہتے تھے کہ یہ قول محض دروغ اور لغو ہے اسواسطے کہ حرکت آسمان
اور آفتاب کی اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین اور زمین کی حرکت نامحسوس ہے پس جو کہ آنکھون سے
دیکھین اوسکو نہ ماننا اور جو آنکھون سے نہ دیکھین اوسکو ماننا سراسر خلاف عقل ہے لیکن امتداد
زمانہ سے یہ اثر ظاہر ہوا کہ اب فی زماننا فرنگستان مین آسمان کی گردش کا کسیکو اعتقاد نہین اور اسیطرح
زمین کو کروی ہونے پر بہت سے اعتراضات پہلی ہوئی لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات بھی مسلم مانی گئی اور کلمبس کا
حال خیال کیجیے جس شخص نے اول نئی دنیا کو دریافت کیا تھا جب تک وہ مرتبہ اول نئی دنیا سے جہازون پر
سمندر پار کرکے واپس آیا تو لوگ اوسکو مکار اور مجنون کہتے تھی حالانکہ یہ بات زمین کی کرویت کا نتیجہ تھا بس
ایسا ہی حال اوس شخص کا ہوتا ہے جو مقناطیس حیوانی کے باب مین بحث کرے اور جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا
لوگونکو اون باتونکی صحت کا یقین آتا جائیگا **سوال** جو باتین مقناطیس حیوانی کے باب مین بیان کیجاتی ہین
وہ صحیح قابل اعتبار کے نہین اور ناممکن اور بعید از قیاس ہین اور اگر وقوعی ہین تو اونکی وجہ وقوع کیا ہے
جواب اس بات کی کہنے سے کہ مقناطیس حیوانی کی باتین قابل امکان نہین یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گویا ہم
جانتے ہین کہ تمام عالم مین کون سی چیز ممکن اور کون غیر ممکن ہے لیکن جو بڑے بڑے عالم اور فاضل اور حکیم
ہین وہ ہمیشہ تمام عمر اپنی تحقیقات علمی مین صرف کرتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ خدا کی قدرت کی

کچھہ انتہا نہین اس سمجھنا چاہیے ایک قطرہ کی کنہ حقیقت کو کوئی عالم نہین پہونچ سکتا
چنانچہ **فخر رازی** امام کہ اہل تحقیقین نے فرمایا ہے **قطعہ** ہرگز دل من ز علم محروم نشد · کم بود ز اسرار کہ مفہوم
نشد · ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز · معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد اور جناب **خواجہ میر درد** صاحب
مرحوم شاعر دہلوی نے بھی مطابقت کلام امام فخر رازی کی کی ہے اور فرمایا ہے **رباعی** آیا جو وجود سے عدم مین
سو عدم ہوا · نے فہمی تھی سب جو کچھ کہ مفہوم ہوا · سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس · معلوم ہوا
کہ کچھ نہ معلوم ہوا · پس درحقیقت حقیقت کسی شی کی سمجھ مین نہین آتی ہے الا بمقدار انسان کسی چیز کے
درپے تحقیق ہوتا ہے اور غوض و فکر کرتا ہے موافق اپنی فہم اور علم کی رسائی کے حال اوسکا دریافت کرکے
کچھ نہ کچھ نتیجہ نکال لیتا ہے حالانکہ علم مقناطیس حیوانی کے آثار ایسے ہین کہ حصول اونکا موقوف اوپر شخص
عامل کامل اور مشاق کے اوپر نہین ہے بلکہ اوسکا بیان اس توضیح سے کیا گیا ہے کہ ہر شخص جسوقت چاہے
ان آثار کو پیدا کرسکتا ہے الا آثار علم مقناطیس حیوانی کا باعث وقوع بیان کرنا حقیقت مین بہت مشکل ہے
پس حقائق علم مقناطیس حیوانی کو کہ موضوع علم مین پہلا موجود سمجھنا اور پیچھے اونکے واقع ہونیکا سبب دریافت
کرنا چاہیے اور سبب کو دریافت نہونے سے اونکو بالکل معدوم اور بے اصل سمجھنا خلاف عقل ہے چنانچہ علم
ہیئت مین بہت سی باتین ایسی تحقیق ہین کہ جنکا سبب معلوم نہین ہوتا تھا لیکن حکما اور منجمین و متاخرین نے
اول اون باتونکو صحیح اور مسلم مانکر اونکے پیدا ہونیکا سبب حتی الوسع دریافت کیا جیسا کہ ایک سیارہ کی
حرکت مین کسیطرح کا نقصان پایا جاتا تھا اور اوسکا سبب معلوم نہین ہوتا تھا جب نقصان کا ہونا مسلم
مانکر اوسکے سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اور اوسکے قریب دریافت ہوا پس اگر پہلے ہی اوسکی
حرکت مین نقص ہونیکو تسلیم نکیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا الغرض کسی امر کے دریافت کرنیکے واسطے یہ بات
ضرور ہے کہ پیشتر اوسکا موجود ہونا مسلم مانا جاوے **سوال** مقناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور
بزدل اور ضعیف الجثہ لوگون پر خصوص عورتون پر ظاہر ہوتا ہے اور ایسے لوگونکے بیان کا کچھ اعتبار نہین ہے
جواب ابتدا مین مقناطیس حیوانی کا اثر ایسے آدمی پر نمایان ہوا ہو کہ جو ضعیف الجثہ ہین سو واسطے کہ جو
لوگ اس قسم کے ہوتے ہین اونپر مقناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ کہ اس

عمل کی آثار کو دیکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ اسکی تاثیر نہایت تندرست و قوی امردون پر بھی اسیطرح پر
ہوتی ہے کہ جسطرح عورتون پر اسکے آثار نمایان ہوتے ہین اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ معمول مکار ہوتے ہین اور
کسی طمع اور لالچ سے اپنے اثر اونپر یہ نمایان کرلیتے ہین اور دیکھنے والے اونکو سچ سمجھتے ہین مگر اونکا نہین آتا ہے
جواب بہت سی حرکتین ایسی ہین کہ وہ مصنوعی نہین ہوسکتی ہین مثلاً نبض کا تیز چلنا اور دل کا تیز
رفتار ہین کم زور ہوجانا روشنی کا آنکھ پر اثر نہونا پتلی کا قائم ہوجانا آنکھ کی ہیئت کا بدل جانا عمل میں تغیر ہوجانا
نیز آواز کا سوا اور آواز کا حال کہ جسقدر بعض حالتون مین تکلیف کا بالکل ہی اثر نہونا اور بعض مین سخت تشنج ہوجانا
پس ان صورتون مین عامل و معمول پر دھوکا مکاری اور فریب دہی کا گمان نہین ہوسکتا اور اکثر دیکھا
ہوتا ہے کہ یہ عمل تکلیف اور درد کے دفع کرنیکے واسطے کیا جاتا ہے اور ایسے موقعون پر جہان [illegible]
تشنج بلکہ پانسو مرتبہ ایک شخص پر عمل کرنا پڑتا ہے تو بعض آثار ایسے نمایان ہوتے ہین کہ اونکو نمایان کرنیکی
خواہش نہ اونکو پیدا ہونیکی توقع ہوتی ہے اور بہت صورتین ایسی بھی ہین کہ عمل کے بعض آثار نمایان
ہونیکے واسطے بیس پچاس سو پانسو دفعہ تک عمل کرنا پڑتا ہے اور وہ آثار پیدا نہین ہوتے ہین پس
ظاہر ہے کہ اگر مکر اور دھوکا ہوتا تو ایسی باتین واقع نہین ہوسکتین اور اون آثار کی صحیح اور درست
ہونیکے یہ علامات ہین کہ جب کسی شخص پر اول ہی مرتبہ ہو اور آپ خود عمل کرے یا کسی عامل کو کرتے دیکھے
تو اون علامات کو خوب احتیاط اور غور سے خیال کرے اور اگر سبب اس عمل کے سبب سے نیند آنی شروع ہوتی ہے
تو آنکھین متغیر ہوجاتی ہین رفتہ رفتہ چہرہ کا انداز اور آواز بدل جاتی ہے بلکہ تمام ڈھنگ سونے والے کا
متغیر ہوجاتا ہے جس شخص پر عمل ہوتا ہے وہ سوتا ہے اور تاہم آواز سنتا ہے اور باتون کا جواب دیتا ہے جب
پھر جاگتا ہے تو بالکل اوسکو حالت خواب کا کچھ حال نہین معلوم ہوتا ہے سوتے مین بولتا ہے اس مقام پر
یہ بات بھی لکھنی مناسب ہے کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثنا کسی امر کے لوگون پر خود بخود
بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے بھی پیدا ہوجاتے ہین چنانچہ بعض امراض مین بعض اعصاب کا خود بخود
اکڑ جانا اکثر دیکھا جاتا ہے بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ ایک عرصہ تک اسکو
بالکل بیہوشی رہتی ہے کوئی آواز سنی نہین جاتی ہے روشنی کا کچھ اثر آنکھ پر نہین ہوتا

ناک سے کچھ سونگھا نہین جاتا ذائقہ نہین رہتا بلکہ تکلیف کا بھی اثر نہین ہوتا قوت نفسانیہ و ...
بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوجاتی ہے اور بعض عجائب آثار خواب بیداری مین نمایان ہونے مین ظاہر
ہوجاتے ہین مثلاً اندھیرے مین بند آنکھون کے ساتھ محفوظ چلنا تاریکی مین بند آنکھون کے ساتھ لکھنا اور چھپا لکھنا اور ایسی
اشیا کو جو حالت بیداری مین نہین مل سکتی ہین پا لینا اور دیکھ لینا اور یاد رکھنا اور غائب بینی کرنا اور حالت
سکوت اعلیٰ کا خود بخود پیدا ہوجانا کہ عمل مقناطیس حیوانی مین یہ حالت سب سے اعلیٰ ہے مین غور کرنیکی بات ہے
کہ جب یہ باتین خود بخود واقع ہوجاتی ہین تو اس بات مین شک کرنا کہ ترکیب سے یہ آثار ساختہ پیدا ہوسکتے ہین
معقولیت سے بعید ہے **سوال** جب ان آثار کو جلسہ عام مین پیدا کرنیکا ارادہ کیا جاتا ہے تو اکثر خطا ہوتی ہے
جو لوگ خطا دیکھتے ہین فوراً یہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہے **جواب** حقیقت یہ ہے
کہ جو شخص اپنی تئین کامل جانکر نہایت اعلیٰ اور نازک آثار کو جلسہ عام مین پیدا کرنیکا دعوی
کرتا ہے تو وہ در اصل ایسے امر کا دعوی کرتا ہے جسپر اوسکو اختیار نہین ہے اور ایسے شخص کی خطا سے یہ نتیجہ
نہین نکلتا کہ جب یہ آثار واقع ہوتے ہین تو فریب سے واقع ہوتے ہین بلکہ اکثر خطا ہونے سے ایک حد تک
اثبات اس بات کا ہوجاتا ہے کہ یہ آثار حقیقت مین واقع ہوتے ہین در اصل سچ ہین چنانچہ اگر چاندی کو یہان تک پگھلا دین
کہ بہت صاف ہوجاوے تو اوسکی سطح اوسطرح اونگلی ڈبوئی جا سکتی ہے کہ ذرا بھی نہین جلتی ہے اگر کوئی شخص اس عمل کو
نکرسکے تو یہ بات ثابت نہین ہوسکتی ہے کہ کوئی بھی اس عمل کو بلا تکلف نہین کرسکتا ہے بلکہ اگر ہزار مرتبہ
یہ عمل کیا جاوے اور ہر مرتبہ بھی یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ عامل کو اس عمل کی ترکیب بخوبی معلوم نہین ہے
اور جو شرائط اس عمل کی پوری ہونے کے ہین وہ اوس سے ادا نہین ہوئی اور اگر ایک مرتبہ بھی ایسا عمل
صحیح ہوجاوے تو سیکڑون [illegible] کی خطا پر یہ غالب ہے علی ہذا القیاس حال عمل مقناطیس حیوانی کا ہے
کہ وجوہ وقوع خطا کے بلحاظ اس عمل مین اتنی کثیر ہین کہ جو شخص احتیاط سے اون آثار کو مشاہدہ کرتا ہے
وہ ایسی بیوقوفی نہین کرتا کہ ہمیشہ کامیابی کا دعوی کرے خصوصاً آثار اعلیٰ کی نسبت تو ضرور اسطرح کا
وعدہ نہین کرسکتا **مناظرہ** [illegible] **در بیان اسباب اور وجوہ وقوع خطا کے**
عمل مقناطیسی مین خصوصاً اون حالتون مین کہ جب عمل مذکور جلسہ عام مین کیا جاتا ہے اول یہ بات

عامل کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت یکساں نہیں رہتی ہے پس جو کچھ اثر آج معمول پر ایسا کچھ
ہو سکتا ہے شاید کل اوسکا ہونا نہایت محال اور مشکل معلوم ہو مثلاً انسان کی عروق کی نظام کا ہر وقت
متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی اور ضعیف ہونے نبض کی ایسی بدیہی بات ہے کہ
اس امر کی نسبت طول کلام ضرور نہیں ہے جیسا کہ شاعروں سے نظم کرنا اشعار کا ہر وقت یکساں آسان
نہیں ہوتا اور اچھے مصنفوں کی فصاحت اور بلاغت ہمیشہ ایک درجۂ عالی پر نہیں ہوتی ہے تحصیل بلکہ
بعض اوقات اونکی تقریر ایسی ہیچ اور لغو ہوتی ہے کہ اوس سے اونکی مرتبہ میں فرق آجاتا ہے بجائے خود ایسے
حالات میں غور کرنا چاہیے کہ کسی کام کرنیکے واسطے طبیعت ہر وقت ایک طور پر حاضر نہیں رہتی ہے ہر آدمی کی
طبیعت میں اختلاف ہوتا رہتا ہے کبھی شگفتہ اور کبھی پژمردہ ہوتی ہے پس اسیوجہ سے جس شخص کی طبیعت میں
استقلال بدرجہ کمال ہو اوسکے خصائل قابل مدح اور تعریف کے ہوتے ہیں اور جن قوتونکا ہماری بدن کی
عروق پر یا نفس پر اثر ہوتا ہے اونکا شمار ممکن نہیں اور ہمکو اون قوتونکی موجودگی سے اتنی ناواقفیت ہے کہ ہم
اونکی تاثیر کو روک نہیں سکتے پس جو بات ہم سب لوگوں کی نسبت راست آتی ہے وہی معمولان
عمل مقناطیسی پر بھی صادق آتی ہے یعنی ممکن ہے کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور عمل کی ہونے پر
راضی ہو اور کل اوسکی طبیعت پژمردہ اور عمل ہونے سے رضامند نہو ایک وقت اوسپر کوئی اثر خاص نمایاں تاہم
اور دوسرے وقت ممکن ہے کہ وہ اثر ظاہر نہو بلکہ آثار مختلفہ پیدا ہوں پس چاہیے کہ عامل کسی خاص اثر پیدا کرنیکا
کہ جو اکثر اوس سے خلوت میں پیدا ہوا ہے جلسۂ عام میں کبھی دعوی نکرے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو آزمایش
خلوت میں بہت دفعہ پوری اوتری تھی وہ جلسۂ عام میں خطا کر جاتی ہے اور یہ بات بھی تحقیق ہے
کہ عمل مقناطیسی مناقض یعنی عامل کے علاوہ اور لوگوں کے جوہر مقناطیسی کا اثر معمول کی طبیعت میں
بہت خلل پیدا کرتا ہے یہ مناقض اثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو جو قدرت اعلی آثار عمل مقناطیسی کے
نمایاں کرنیکے واسطے حاصل ہوتی ہے وہ بعض اوقات بالکل مفقود ہو جاتی ہے اور اکثر
یہ مناقض اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہے بلکہ بیماری پیدا
ہو جاتی ہے پس درحالیکہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہوں سوائے خطا کے اور کسی امر کی امید

ذکھتی ہو تی بھی مخصص ہی اور اگر بعض اوقات خطا ہو تو اوس سے فقط یہ ثابت ہوتا ہی کہ بعض معمولون پر
اس مناقض کا اثر کم ہوتا ہی اور اگر بعض مشاہدین کی طبیعت مین یہ بات بھی ہو کہ معمول مکار ہی
تو اس بات کو ذہن نشین ہونیکے سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ظاہر ہوتا ہی خصوصاً جبکہ معمول کی طبیعت
زیادہ اثر پذیر ہو اور کوئی شخص ایسا وہان موجود ہو کہ جسکی قوت مقناطیسی کا اثر معمول پر عامل کی قوت سے
زیادہ ہو گو اوسکی طبیعت مین اس طرح کا خیال بھی نہو پس عامل کا اثر اوس غیر شخص کی قوی تاثیر سے مفقود
ہو جاتا ہی اور جلسہ عام مین ایسی ہی باعث سے اکثر خطا ہو جاتی ہی ایک مضبوط اور معقول دلیل اس بات کی یہ ہی
کہ معمول کو حالت عمل مین غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہی اور وہ خیالات کہ وہی سبب
شرکت کی دریافت ہو جاتی ہین وہ اوسے بیان کرتا ہی اور واقع مین وہ خیالات واقع مین پس عمل عامل کا
جاتا ہی کہ سوا اون آثار کے جو بر سر موقع قدرتی پیدا ہون اور آثار کو پیدا کرتا ... علاوہ ازین
باعث خطا کی بہت ہین مثلاً ایک باعث یہ ہی کہ سمجھا تو گو نکو یہ یقین غلط ہی کہ جب عمل کیا جاتا ہی تو
ہمیشہ ایک ہی طرح سب معمولون پر آثار نمایان ہوتی ہین یعنی اگر ایک معمول پر مختلف مدارج عمل مین مثلاً
خواب بیداری مین جو جو آثار واقع ہوتی دیکھتی ہین تو خیال ہوتا ہی کہ اور معمولون پر بھی وہی آثار اوسی
ترتیب کے ساتھ واقع ہونگی اور غلط فہمی سے لوگ کہتے ہین کہ جو ہم نے پہلے آثار عمل مشاہدہ کیے ہین
وہی پھر دکھاؤ و عامل جو قوی ہی اونکے دکھانے کی کوشش کرتا ہی لیکن یہ معمول ایسا ہی کہ پہلے
معمولون کی نسبت اسپر آثار کم نمایان ہوتی ہین یا معمول کسی اور درجہ حالت عمل مین ہوتا ہی اسوجہ سے
عامل اور ناظرین کی نادانی سے جو امید مشاہدہ آثار کی کر رکھی تھی وہ پوری نہین ہوتی پس چاہیے کہ ہر
عمل کے وقت اوسکے آثار کو بجای خود دیکھا قطع نسبت آثار دیگر عمل کو دیکھے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد
عام ہر عمل کے آثار مین ایک ہی ہین لیکن جزئیات مین مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف
واقع ہوتا ہی یعنی مختلف معمولون پر جب عمل کیا جاتا ہی تو مختلف آثار نمایان ہوتی ہین مثلاً کسی پر حالت خواب
بیداری کسی قسم کی واقع ہوتی ہی اور کسی پر کسی قسم کی بعض معمول ایسے ہوتی ہین کہ جب حالت روشن
غائب بینی کی حالت اونپر طاری ہوتی ہی اوس حالت مین سوای عامل کی اور کسی کی آواز وہ نہین

سنتے ہین بعض ہر ایک کی آواز سنتے ہین اور بلکہ قوت شنوائی اونکی اکثر تیز ہو جاتی ہی اور بعض فقط عامل ہی کی
بات کا یا جسکو عامل اوسکے ساتھہ ربط دلادی جواب دیتے ہین اور بعض ہر کسی کی بات کا جواب
دیتے ہین بعض معمول کو اپنی ذات کا ہوش رہتا ہی اور بعض کو نہین رہتا بعض کو واسطے یہ ضرور ہی
کہ جس چیز کو وہ قوت غائب بینی کے ذریعہ سے دیکھین وہ اونکی جسم سے ملحق ہو بعض کو واسطے یہ بات
ضرور نہین ہی بعض معمول اپنے جسم کے اندر کا حال ذرا ذرا ہو بہو دیکھہ لیتے ہین اور اوروں کے بھی
جسم کا حال دیکھکر مفصل بیان کر دیتے ہین اور بعض کو کچھہ ایسا حال نظر نہین آتا ہی بعض کی نگاہ
باطنی فاصلہ پر کام کرتی ہے اور بعض کی نہین بعض کو یہ قدرت ہوتی ہی کہ بند خط اور صندوق کے
اندر رکھے ہوے خط پڑھہ لیتے ہین بعض کو یہ قدرت تو نہین لیکن یہ قدرت ہوتی ہی کہ ہمارے جی کی
باتین دریافت کر لیتے ہین اور جی کی بات دریافت کر لینا ایسا کام ہی کہ اسکا انا اون معمولون سے
نہو سکے جو بند خط پڑھہ لیتے ہین ایک ہی اثر کی ظہور مین اتنے اختلاف ہین کہ مختصر بیان کیے گئے
حاصل ان سب کا یہ ہے کہ سب معمولون مین ایک ہی سے نتائج عمل کے ظاہر ہونے کی امید رکھنی
امر لغو ہے ایک اور یہ بھی باعث خطا کا ہی مثلاً عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہی اور جو بعض بعض
آثار معمولی غائب بینی کی قوت کے ہین وہ نمایان ہوتے ہین اوس وقت ناظرین کہتے ہین کہ ہم
معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور سبکو یہی یقین ہی کہ معمول مکار ہی اور
اوسپر مکاری ثابت کرنے کو مستعد ہین چنانچہ اوسکی آنکھون پر پٹیان اور روئی اور ٹکرے روئی کے
بند ہواتے ہین اس اشتباہ سے کہ معمول دیکھتا ہی پس ایسی باتون سے معمول کی طبیعت مین
بہت حرج ہوتا ہی خصوصاً درحالیکہ اوسکی طبیعت نازک اور بہت اثر پذیر ہو غرض کہ ایسے
حالات مین اگر عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سے کچھہ بھی قباحت ثابت نہین ہوتی بلکہ حیرت اور تعجب کی
یہ بات ہی کہ اکثر باوجود ایسے ناقص بندوبستون کے بھی بعض معمولین کی قوت غائب بینی مین کچھہ فرق
نہین آتا ہی جیسے چاہیے کہ جس شی کی نظر آنیکا معمول سے امتحان کیا جاے وہ ایسی جگہہ رکھہ دیجاوے کہ
معمول کی نظر کا پہونچنا وہان تک ممکن نہو پس اسطرح کی امتحان سے معمول کی طبیعت مین بھی کچھہ

خاص مین یہ عمل بہت بکار آمد ہی اور تشخیص مرض مین نہایت معین ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ عمل
مقناطیسی بذاتہ ایسی شی ہے کہ اوسکی تاثیر عروق پر بہت ہوتی ہی اور اسیواسطے اوسکی استعمال سے اون
بیماریون کو جو عروق سے متعلق ہین مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ کی بہت نفع ہوتا ہی اور اکثر مجربین نے معاینہ
کر دیا ہی کہ عمل مقناطیسی سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہی کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہی اور بجاے امید قوی اور
یقین کا مرتبہ ہی کہ تھوڑی ہی عرصہ مین ہر طبیب کو خواہ تو آپ اس عمل کی مشق کرنی پڑیگی خواہ یہ ہوگا کہ اور
آزمودہ کار عالمون سے دریافت حال کر لیا کرینگے جسطرح جراح اور دائیان و سینگی والیان اس قسم کی پیشہ ور لوگ
طبیب کے زیر حکم رہتی ہین اسیطرح وہ لوگ جنکی طبیعت کو اسطرف میلان ہوگا عامل معمول پیشہ ور ہو جاوینگے
مناظرہ سوم اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حقائق علم مقناطیسی کے صحیح ہونے سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ ایک آدمی کی تاثیر
اور نظر آدمیون پر اس قسم کی ہوتی ہی جو خدا یتعالی کو بخشنی منظور نتھی تو اسکا ہم یہ جواب دیتے ہین کہ اگر حقائق علم مقناطیسی
صحیح ہین تو بدیہی یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جسطرح خداوند تعالی نے اور قوتین انسان کو اوسکے نفع کے واسطے
بخشی ہین اوسیطرح یہ قوت مقناطیسی بھی اوسکے منفعت کیواسطے عطا فرمائی ہی چنانچہ ایک ادنی نفع
اس علم کا یہ ظاہر ہے کہ آدمی کو اگر کچھ جسمی تکلیف ہوتی ہی تو اس عمل کے ذریعہ سے فوراً دور ہو جاتی ہی
اور جسطرح عالم مین بہت سی لطیف جوہر اور قوتین موجود ہین اور اونکی تاثیرات کا جا بجا ظہور ہی اوسیطرح
اسکو بھی سمجھنا چاہیے اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتوں مین مضر بھی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتون کا
بھی ہے مثلاً روشنی عقل و دانش کہ عمدہ ترین نعمتہای جناب باری ہی اور سراسر نفع انسان اوس سے
متصور ہی کبھی یہ بھی باعث مضرت ہوتی ہے مطابق مصرعہ مشہور مصرعہ ای روشنی طبع تو بر من
بلا شدی ہوا اور جسطرح سے کہ آگ جلا دینے کے وقت مضر معلوم ہوتی ہی لیکن اوسکے منافع مثل طبخ طعام
وغیرہ اس مضرت سے بہت کثیر ہین پس ایسا ہی حال عمل مقناطیس حیوانی کا سمجھنا چاہیے کہ اسمین بھی منافع
کثیر ہین اور مضرت قلیل یعنی اگرچہ نہایت قبیح کام ہونیکے واسطے بھی یہ عمل مستعمل ہو سکتا ہی لیکن دنیا مین کوئی
قوت بشری اور کوئی شی ایسی نہین ہی جو خبث طینت انسان کے سبب سے بُری طور پر کام نہ آسکے چنانچہ بارود کا
اچھا استعمال یہ ہی کہ پہاڑونکو اس سے اوڑا دیتے ہین اور بُرا استعمال یہ ہی کہ آدمی کی جان کو اوسکے ذریعہ سے تلف کرتے ہین

اور یہ بھی عمدہ تاثیرات عمل مقناطیسی سے ہے کہ جو امور معیوب نہین ہین یا جو بذاتہ اچھے ہین اونمین معمول
عامل کے حکم کو بلا عذر مان لیتا ہے اور عموماً مدرکہ معمول کا اور خیالات اور اخلاق اوسکے حالت خواب مین
نہایت عالی اور مضبوط ہوجاتے ہین اور ہر چیز جو چھوٹی یا بڑی یا کمینی ہوتی ہے معمول متنفر ہوتا ہے چنانچہ
اگر عامل چاہے کہ معمول کوئی راز کی بات جو اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین معلوم ہوئی ہو آشکار کردے
تو معمول اوسکو ہرگز نہین ظاہر کرتا ہے اور اگر کوئی اس بات مین کوشش کرے کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب
کرایا چاہیے تو اوس شخص کو جلد دریافت ہوجائیگا کہ معمول کو اس بات کا بہت درست ہوش ہے کہ کیا کیا
باتین اخلاق کی رو سے واجب ہین اور کیا کیا نہین بلکہ یعنی باتونکا اوسکو ہوش بہ نسبت بیداری اصلی کی حالت مین
زیادہ ہوتا ہے اور اکثر حالتون مین معمول کے چہرہ پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہے اور اوسکے خیالات بھی
زیادہ لطیف اور طبیعت فرشتونکی سی ہوجاتی ہے اور حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت
نہین ہے بلکہ ایک ایسی حالت ہے کہ اوسمین قوت باصرہ ظاہری مفقود ہوجاتی ہے اور اوسمین فقط بیداری ہی
نہین ہوتی ہے بلکہ اخلاق اور ادراک بہ نسبت حالت اصلی کے زیادہ ہوجاتے ہین معمول کی تقریر اوسکی تقریر
اصلی سے زیادہ فصیح اور شستہ اور عالی ہوتی ہے اور عامل کی متابعت عموماً وہی کرتا ہے کہ جہان تک
اخلاق اور کار واجب مین خلل نہ پڑے اور اگرچہ علو طبیعت ایسے معمولون کی کہ جنکی طبائع بذاتہ عالی ہین زیادہ
ظاہر ہوتا ہے لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو جلا ہوجاتی ہے اکثر لوگ اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ اگر حقائق
قوت غائب بینی سچ مانی جاوے تو اس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہے اور چونکہ یہ بات
ناممکن ہے اسواسطے غائب بینی کی قوت بھی حقیقت مین راست نہین ہے جواب اسکا یہ ہے کہ درحالیکہ ہم دیکھتے ہین
کہ معمول کو فاصلہ کا حال نظر آتا ہے اور سیکڑون معمولونمین یہ بات دیکھی گئی ہے تو قوت غائب بینی کی سچ
ہونے مین شبہہ نہین باقی ہے اگرچہ غائب بین کو بصر ظاہری یعنی آنکھونسے کہ وہ دونون بند ہوگئی ہین کوئی
شی معلوم نہین ہوتی ہے لیکن وہ بصر باطنی سے بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کے اسطرح دیکھتا ہے
کہ در و دیوار یا اور کسی شی کے حائل ہونے سے اوسکے دیکھنے مین خلل واقع نہین ہوتا ہے اور صورت و روشنی اور
الوان مختلفہ کا قوت باصرہ کے بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کے محسوس اور معلوم [illegible] تعجب کی بات

نہیں ہو بہت آسانی سے ہر ایک کے قیاس میں آسکتی ہے مثلاً جب آنکھیں بند رہیجاوین بلکہ اون پر
ہاتھ بھی رکھ لیا جاوے تو اوسوقت اگر نظر غور سے دیکھیں تو کیا کیا رنگ اور کیا کیا اشکال ہوائی نہایت
باریک و عجیب و غریب دکھائی دیتی ہین کہ بیان اوسکا نہیں ہو سکتا یہ امر متعلق مشاہدہ سے ہے پس اصطلاح
غائب بین در اصل حقیقی چیزونکو کسی ایسے ذریعہ سے دیکھتا ہے کہ جسمین مثل روشنی ظاہری کے صورت و شبیہ
کو قوت باصرہ تک پہونچانے کی حاجت نہیں ہوتی ہے اور آئندہ اسکا حال مفصل و مشرح لکھا جائیگا
کہ وسائل بصر کی نسبت کیا کیا باتین ہمکو دریافت ہو سکتی ہین لیکن ماہیت اور حقیقت اون وسائل
باطنیہ کی کچھ بھی ہو اونکے ذریعہ اور وسیلہ کے مشاہدہ اور معاینہ سے غائب بین کو علم کل کا حاصل ہونا ممکن
نہیں ہے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ غائب بین کو قوت سب چیزونکی دیکھنے کی حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ قوت
غائب بینی صرف محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہے اور در حقیقت یہ بات ہے کہ غائب بین بیانات میں بہت
سی غلطیان کرتے ہین اور خاص مشکلات اونکو پیش آتی ہین مثلاً غائب بینونکو قوت تمیز گذشتہ
واقعات کے اثر اور اون آثار مین جو صورت خاص بینی مین واقعات گذران سے پیدا ہوتے ہین تمیز نہیں ہوتی
وجہ اسکی یہ ہے کہ دونون صورتونمین جو آثار پیدا ہوتے ہین بصر باطنی پر دونون برابر ہی کارگر ہوتے ہین
علی ہذا القیاس جو آثار تلقین اور دریافت خیال کے ذریعہ سے ہوتے ہین اونمین اور اون آثار مین جو حقیقی اشیا کے
ظاہری کے دیکھنے کے سبب سے پیدا ہوتے ہین فرق کرنا ممکن نہیں ہوتا اون سب مین تمیز کرنا ہمارا کام ہے
علاوہ بریں در حالیکہ ہماری آنکھون کے سامنے جو چیزین موجود ہوتی ہین اونکے دیکھنے مین ہمکو اشتباہ
اور غلطی ہو جاتی ہے تو اس صورت غائب بینی مین زیادہ تر احتمال وقوع اغلاط ہے اور اگر بالفرض سب
چیزونکو دیکھنے کی بھی قوت حاصل ہو جاوے تو بھی اس قوت سے عقل بچنا اور علم کل حاصل ہونا ممکن
نہیں ہے اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ جب کبھی مطابق اظہار غائب بین اشیا ظاہر ہی موجود
نہیں ہوتے تو ہم اوسکے بیان غلط سمجھ لیتے ہین اور جب ہم خوب اچھی طرح غور اور امتحان کرتے ہین تو معلوم
ہوتا ہے کہ غائب بین کا بیان درست اور راست تھا اور ہمارا خیال غلط تھا اور وجہ ہمارے غلط فہمی کی
یہ ہوتی ہے کہ جو خیالات ہمارے ذہن مین پہلے سے جمے ہوے تھے وہ دھوکا دیکر بہکاتے تھے

اعتراض بعض لوگ جو حقائق مقناطیسی کو تسلیم کرتے ہین وہ بھی معترض ہوتے ہین کہ یہ عمل جادو ہے اور دین کی کتابون کی رو سے ممنوع ہے اسکے جواب کئی ہین اول یہ ہے کہ یہ اعتراض ابتدا مین علم طب اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت بھی ہوتے رہے ہین اور جو لوگ جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیار اور عقلمندون کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے دوسرے یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہے کہ خلاف قواعد قدرت آثار پیدا ہوتے ہین تو عمل مقناطیسی جو موافق قواعد قدرت ہے اس جرم جادو سے بالکل پاک ہے اور جن لوگون کو برا ماننا چاہیے وہ وہ شخص ہین جو قدرتی علم کو بد اور قبیح کامون کے واسطے دھوکے بازی اور مکاری مین استعمال کرتے ہین اور لوگون کو فال گوئی کے بہانہ سے دھوکا دیتے ہین اور جو لوگ کہ خدا تعالی کے مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہین اور عجائبات قدرت مشاہدہ کرنے کا شوق رکھتے ہین اور ہر صنعت عجیب کی نسبت صانع حقیقی کی طرف کرتے ہین اور اپنی نیک نیتی اور خوش نہادی سے اس علم کو اچھے مطالب کے واسطے کام مین لاتے ہین اونکی نسبت یہ قول راست نہین ہو سکتا ہے کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہین چنانچہ جب مین بعض آثار عمل مقناطیسی کا حال مفصل لکھونگا تو واضح ہوگا کہ اس علم کے ذریعہ سے بہت ایسے امور حل ہو جاتے ہین جنکو لوگ سمجھتے ہین کہ شیطان کے سبب سے واقع ہوتے ہین مثل آسیب وغیرہ کے اعتراض بعض لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہین کہ عمل مذکور کے استعمال کے سبب کفر اور دہریہ پن پیدا ہوتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اس عمل کے استعمال سے کفر نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ ایمان کامل ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ماہیت کا کسیکو کچھ بھی علم نہین ہے کہ یہ کیا طلسم قدرت ہے اور خدا تعالی جل شانہ کی قدرت کی بہت سی عجیب صنعتین اس علم کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہین اور اگر معترض کا مدعا یہ ہے کہ اس عمل اور علم سے فناے روح ماننا پڑتا ہے کہ حصول ادراک بلا واسطہ حواس خمسہ ظاہری مستلزم فناے روح ہے تو اس کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معترض آثار عمل سے مطلقاً واقف نہین ہے اسواسطے کہ اون آثار کا نتیجہ بالعکس اوسکے مفہوم کے نکلتا ہے اور جو لوگ نہایت عقیل و عالم کامل ہین وہ اون آثار کو دیکھکر یہ کہتے ہین کہ روح کا غیر مادی ہونا اور فانی نہونا اون آثار سے

بہت صفائی اور خوبی سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ غائب بینی کے آثار مین نفس ناطقہ کا جسم سے علیحدہ
فاعل ہونا مشاہدہ ہوتا ہے اور جسم کے فعل سے نفس ناطقہ کا فعل بالکل جدا ہوتا ہے اور دلیل صحیح کا
اس امر کی ہے کہ مادہ اور روح مین لاانتہا اختلاف ہے غور کرنا چاہیے کہ ادراک کا حواس ظاہری کے
ذریعہ سے علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی اور قدیم ہونیکے نسبت کیونکر شک پیدا کرسکتا ہے بلکہ
حقیقت مین اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نفس ناطقہ کو ادراک اور حس کے پیدا کرنے مین مادہ ظاہری کا
اتنا لگاؤ نہین ہے جیسا ہمارے خیال مین پہلے تھا یعنی بوساطت حواس ظاہری کے نفس ناطقہ کو
ادراک ہوتا ہے علاوہ اسکے لفظ دہریہ پن جو معترض استعمال کرتا ہے یہ لفظ اس محل مین ایسا مبہم ہے
کہ کبھی کوئی شخص اسکے معنی اچھی طرح نہین سمجھا سکتا ہے اسواسطے کہ اگر کسی سے دریافت کیا جاوے کہ
مادہ کی تعریف کیا ہے تو وہ سوائے خواص مادہ کے اوسکی حقیقت کو نہین بتا سکیگا یعنی تعریف اوسکی
ذاتیات سے کہ جنس قریب اور فصل قریب ہے نکر سکیگا بلکہ تعریف رسمی کریگا مثل اسکے کہ مادہ وہ چیز ہے جو جگہ کو
روکتا ہے یعنی قابلیت تمکن کی رکھتا ہے اور امتناع تداخل اوسکی صفت ہے اور اوسمین وزن اور کشش اور
جذب ہوتا ہے علی ہذا القیاس پس یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مادہ کوئی شی ایسی ہے جو حقیقت اوسکی ان خواص سے
جدا اور علیحدہ ہے اور کوئی ایسا جوہر ہے جسکے یہ سب خواص اور اعراض ہین اور یا مادہ مجموعہ ذرات کا
نام ہے کہ جسکے بعض خواص معین ہوتے ہین یا مادہ فقط نقاط ہندسیہ کے مجموعہ کو کہتے ہین جو گویا مرکز ہین
جنمین بعض قوتین کشش اور تنفر کی فاصلہ معین تک پھیلتی ہین اس صورت مین کیا قوت جاذبہ قوت کشش
نہین ہے کیا قوت حرکت اور قوت اتصال قوت جاذبہ سے جدا ہے کیا خاصیت امتناع تداخل یعنی تمکن کی
قوت اور نیست و نابود ہونیکے قابل نہونے کی قوت قوت تنفر نہین ہے کیا جوہر مقناطیسی کشش اور تنفر کی
قوت سے نہین بنتا ہے کیا یہ امر محال ہے کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش و تنفر سے بنی ہوئی ہو پس اگر
ان سب قوتون کو موجود ہونے سے ہمارے حواس پر ایسا ہی اثر پیدا ہو جیسا مادہ کے سبب سے پیدا
ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مادہ بلکہ خواص مادہ کہ فقط انکو ہم جانتے ہین ان قوتون کے اجتماع کا نتیجہ ہون
پس ایسے سوال کا جواب آسانی سے سمجھ مین نہین آتا ہے فقط اتنی بات ہمکو مادہ کی نسبت ضرور

معلوم ہو کہ مادہ اپنے خواص سے علحدہ ہماری قیاس مین نہین آسکتا ہی بہت ممکن ہی کہ خود مادہ کو
ایک قوت یا مجموعہ بہت سی قوتون کا تصور کرتے ہین اور جب مادہ کی تعریف کما حقہ ہم نہین کرسکتے ہین
تو غیر مادہ کی تعریف کیونکر کرسکین گو تا وقتیکہ ہم نہ جانین کہ مادہ کیا چیز ہے یہ کیونکر جان سکتے ہین
کہ غیر مادہ کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے وہ کون چیز ہی کہ جسکو مادہ نہین کہتے اسواسطے کہ اگر ہم مادہ کی
یہ تعریف کرین کہ وہ جگہ روک لیتا ہی تو غیر مادہ اوسکو کہین کہ جو جگہ کو نہ روکے تو ایسی شے کوئی
خیال مین نہین آتی جو جگہ کو نہ روکے زیادہ برین نیست کہ وہ لطیف مثل ہوا کے ہوگی تو بھی وہ جگہ کو
روکیگی گو بحس ظاہری محسوس نہووے اگر یہ تعریف کرین کہ مادہ اوسے کہتے ہین جو نیست و نابود
نہین ہوسکتا ہے اسکا مآل یہ ہوتا ہی کہ مادہ قدیم یعنی لافانی ہی اور اسی وجہ سے ایک ذرہ کی مادہ کو
بھی ہم نیست و نابود نہین کرسکتے ہین فقط اتنا ہمکو اختیار ہی کہ اوسکی صورت و جگہ بدل سکتے ہین مثلاً
آتش خانہ مین جو کوئلے ڈالے جاتے ہین تو کوئلے کی حیثیت نابود ہوجاتی ہی مگر مادہ اوسکا کہ راکھہ و دھوان
اور ہوا ہی باقی رہجاتا ہی اوسکو ہم فانی نہین کرسکتے ہین اسیطرح اگر ہم یہ قیاس کرین کہ روح کسی قسم کا
مادہ لطیف سے بنی ہوئی ہی اور جگہ روکتی ہی یعنی جسم مین ہی تو اس قیاس سے بھی اوسکا قدیم ہونا
معلوم ہوتا ہے اور در نتیجہ اخیر یہ بات قرار پکڑتی ہی کہ اس زندگی مین ہمکو روح اور نفس ناطقہ کا
علم فقط اسی طور پر ہی کہ ہم اوسکو مادہ ظاہری کے ساتھہ شامل دیکھتے ہین جسطرح زندگی مین وجود
خیال کا بغیر مغز سر کے کہ محل خیال ہے خیال محال ہی اور خیال کی نسبت ہم اتنا ہی کہسکتے ہین کہ خیال مغز کا
ایک فعل ہی اسصورت مین ہمکو کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کرلینا جائز
نہین ہی اسواسطے کہ خیال کے پیدا ہونیکی وجہ بتانے کے لیے ایسا وجود فرض کرلینا کچھہ ضرورت
نہین رکھتا لیکن اس قول کی تسلیم کرنے سے ایک فکر کرنے والے وجود کو جسم سے جدا مان لینا
چاہیے یہ بات تو سچ ہی کہ ہم ایسے وجود کا ہونا ثابت نہین کرسکتے ہین لیکن یہ بھی تو نہین ہوسکتا ہی
کہ ایسا وجود درحقیقت مین نہونا ہی ممکن ہی کہ ایسا وجود درحقیقت موجود ہو اور معترض بطور آلہ خیال اوسے
جسم کے کام مین لاتا ہو اور بالعکس اسکے یہ بھی احتمال ممکن ہی کہ ایسا وجود کوئی نہو یا انسان ضعیف الخیال کا

اور اک اس کنہ کو نہین پہونچ سکتا ہے کہ آیا کوئی وجود فکر کرنے والا جسم سے علیحدہ ہے یا نہین اسیوجہ سے
اسمین حکماے نے بہت سی بحثین کی ہین الا یہ بحث کسی طرح اس عالم حیات مین طے نہین ہو سکتی ہے
جس طرح سے کہ ایک علیحدہ روح یا نفس ناطقہ کے موجود ہونے کو ثابت نہین کر سکتے ہین اسی طرح
یہ امر بھی بدیہی ہے کہ انسان کو ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہے جس سے ایسے وجود کے موجود ہونیکی
ہمکو آگاہی ہوتی ہے اور اس وجود کی شہادت بالکل رد نہین ہو سکتی ہم یہ سمجھتے ہین کہ مغز سر کو خدا تعالی نے
اس قوت موجودہ کا آلہ مقرر کیا ہے اور ان امور جبالیہ کا بہ نسبت روح کے قیاس کرنا خلاف قیاس ہے
اسواسطے کہ تعلق اور تصرف اس قوت کا خاص مغز سر مین ہے بخلاف روح کے کہ تصرف اوسکا
تمام بدن مین عام ہے اور روح کا فانی یا لافانی ہونا اس عقل سے کچھ ثابت نہین ہوتا ہے مگر
جن لوگون کا یہ قول ہے کہ روح ایک جسم سے علیحدہ وجود ہے اونکے قول کو مضبوط اور مستحکم کرتا ہے
اور اس بات کی تحقیق قوا انسان کے فہم و علم سے باہر ہے کہ آیا روح مادی ہے یا غیر مادی
لیکن بہر حال یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ہے اور معدوم نہین ہو سکتی ہے اگرچہ جب ہم جسم انسان پر
آثار عمل مقناطیسی کو پیدا کرتے ہین مثلاً کسی عضو مین تشنج یا دل کی حرکت مین سرعت پیدا
ہو جانا یا درد کی کیفیت کا حس بالکل جاتے رہنا آنکھ کی پتلی پر روشنی کا اثر نہونا معمول کی
معمول کی زبان مین لکنت پیدا ہو جاتی علی ہذا القیاس باقی آثار کے سبب اگر معمول کی طبیعت
اثر پذیر ہو تو بہت جلد آسانی سے یہ واقع ہوتے ہین تو لوگ ان آثار کو پیدا ہوتے دیکھکر تسلیم
کرتے ہین اور اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ یہ سب آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہین **جواب** اگر
مراد ان لوگون کی یہ ہے کہ یہ باتین وہمی یعنی قیاسی اور مجازی ہین حقیقی نہین ہین تو ظاہرا ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ان لوگون کو یہ تمیز نہین ہے کہ قیاسی اور حقیقی مین کیا فرق ہے اسواسطے کہ عضو کا اکڑ جانا
آنکھ کی پتلی کا قائم ہو جانا حس اعضا کا موقوف ہو جانا نبض مین سرعت کا آجانا اگرچہ بہت قوی
ان امور کا ہمکو تجربی معلوم نہین ہے الا یہ امور سب یقیناً حقیقی ہین جسطرح سے کہ بعض اذکار اور اعمال
پڑھنے کے ایسے ہوتے ہین کہ اونکی تاثیرات سے بلا عمل مقناطیسی موت واقع ہو جاتی ہے پس یہ لوگ جو مرگی

وہ کیا اپنے قیاس مین اپنے تئین مردہ سمجھ گئی اور اگر کوئی ان امور حقیقی کو وہمی سمجھے تو اوسکو
اس وہمی سمجھنے سے اونکے حقیقی ہونے مین خلل نہین آتا ہی بلکہ ایسے معترض کو وہمی کہا جاتا ہی اور اگر مدعا اونکا
یہ ہی کہ یہ آثار کسی قوت خارجی کی وجہ سے پیدا نہین ہوتے ہین بلکہ معمول کے نفس ناطقہ کے فعل کے
یہ آثار نتائج ہین اور اس فعل کو ہم وہم کا فعل کہتے ہین تو اب ہم اس قیاس کی تعریف مطابق
مدعا معترض کے مفصلا کرتے ہین کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہی اوسکا نفس ناطقہ بعض اشارات کے
سبب سے برانگیختہ ہو کر جسم پر اوسکا اثر کرتا ہی اور جملہ آثار مذکورہ بالا علاوہ خواب مقناطیسی کے
پیدا کرتا ہی اگر معترض اس تعریف کو تسلیم کرلین اور اختصار کے واسطے اس فعل کا نام فعل وہم رکھ لین
تو یہ ایک اصطلاح فرضی ہے اور چندان بیجا نہین مگر حقیقت مین یہ بات ہی کہ اگر احتیاط اور غور سے
تحقیقات کیجاوے تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ قیاس بھی راست نہین آتا ہی سرعت نبض وغیرہ آثار
مذکورہ بالا ایسی چیزین ہین کہ جن پر ہمارا اختیار ہرگز نہین ہی معمول کا وہم کیسا ہی برانگیختہ کیا جاوے
وہ اپنے جسم مین یہ آثار بلا ذریعہ عمل مقناطیسی کے ہرگز خود بخود پیدا نہین کرسکتا ہی اور عامل اوسپر
یہ آثار اور دیگر آثار اس طرح پیدا کرسکتا ہی کہ اوسکو وہم کا فعل کسی طرح نہ پہونچے مین اس بات کی
شہادت دیتا ہون کہ عامل عمل مقناطیسی کسی شخص پر ایسی حالت مین عمل کرلیتا ہی کہ معمول دوسرے
کمرے یا دوسرے مکان مین یا سیکڑون گز عامل سے دور ہو اور جانتا بھی نہو کہ کسی طرح کا عمل اوسپر
ہونے والا ہے اور وہ اپنے کاروبار مین مصروف ہو اوسپر عمل مقناطیسی کے آثار نمایان ہوجاتے ہین
اور جن لوگونکی طبیعت اچھی اثر پذیر ہی اون پر یہ اثر اسطور پر بھی پیدا ہوجاتے ہین کہ عامل نے کبھی
پہلے اونکو دیکھا بھی نہو پس اس صورت مین یقیناً وہم کے فعل کو مطلقاً ان آثار مین دخل نہین
علاوہ اسکے درحالیکہ معمول کا خیال کسی امر خاص مین جما ہوا ہو عامل کو اختیار ہی کہ اوسپر ایسے
آثار پیدا کردے جو اون امور سے کہ جسپر معمول کا خیال جما ہوا ہی بالکل کچھ تعلق نہ رکھتے ہون
اور معمول کو عمل کی اطلاع بھی نہو چنانچہ ممکن ہی کہ معمول نہایت توجہ دلی سے کسی شے کا معاینہ
کررہا ہو عامل کے قصد نا گفتہ سے جو اوسکے پیچھے یا دور کھڑا ہوا آدھا کلمہ اوسکے منہ سے نکلتے ہوے

رک جاوے علی ہذا القیاس سیکڑون مختلف صورتون مین عامل کا اسطور پر اثر نمایان ہوجاتا ہے
ان باتون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہین ہوسکتی ہے بلکہ کسی خارجی
قوت کی تاثیر کو ضرور ماننا پڑتا ہے اور جب ایسی قوت کو مسلم جانا تو پھر وہم کے ماننے کی کچھ
ضرورت نہین ہے اس واسطے کہ جملہ آثار عمل مقناطیسی و قصد ناگفتہ عامل کو سبب ہے بلکہ ایسی
حالت مین کہ عامل و معمول یکجا نہون اور اون دونون مین بعد مسافت ہو پیدا ہوسکتے ہین اگرچہ
وہم ہے کہ جسکی تعریف اوپر بیان کی ہے اکثر آثار پیدا ہوسکتے ہین الا کلیتہ سب پیدا نہین ہوسکتے
اس سے یہ بات البتہ ظاہر ہوئی کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل مقناطیسی کا اثر جلدی اور زیادہ قوی
ہوسکتا ہے چنانچہ عامل کی مرضی جب مضبوطی سے ظاہر کیجاتی ہے تو اوسکی تاثیر کچھ کچھ اسی باعث سے
ہوتی ہے لیکن مرضی ناگفتہ عامل کی بھی تاثیر ہوجاتی ہے اس واسطے کہ وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی
تاثیر کو واسطے لابدی اور ضروری نہین ہے الغرض اگرچہ بعض اوقات بعض آثار کی وجہ وقوع
اس قیاس پر بیان ہوسکتی ہے یا یہ کہ قوت مقناطیسی کے ہمراہ وہم کی بھی تاثیر ہوتی ہے لیکن جبتک
کسی خارجی قوت کی تاثیر نہ پائی جاوے اس قیاس کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی ہے یعنی
بالفرض اگر یہ بات قبول کرلیجاوے کہ بعض آثار وہم کے برانگیختہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین تو وہم کو
برانگیختہ ہونے کی وجہ کیا ہے اور اوسکا کیا سبب ہے کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی
اثر ہوتا ہے اور ایسے مختلف آثار پیدا ہوتے ہین اور معمول کو حالت بیہوشی مین جسم پر بعض آثار مثل
حرارت یا سردی یا بجلی کے صدمہ کی سی کیون معلوم ہوتے ہین غرض کہ بواسطہ یا بلا واسطہ
وہم ہر طرح سے قوت خارجی کی معمول پر ضرور تاثیر ہوتی ہے سوال عمل مقناطیس حیوانی کے آثار
کسی کام کے مفید نہین ہین اور اوس سے سوای سیر کے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا پس اوسکی نسبت تحقیقات
کرنی لاحاصل ہے جواب یہ سوال اولاً اور علمون کی نسبت بھی مثل علم ہیئت اور علم کیمیا
اور علم تشریح اور ہندسہ کیا گیا تھا اور اب ویسا سوال اون علمون کی نسبت کرنا نہایت لغو
معلوم ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ امتداد زمانہ سے اون علوم کے فوائد بہت سے معلوم ہوے ہین اور اگر فوائد کثیرہ

معلوم ہووے تو بھی شخص عقیل کو فرض ہے کہ تحقیق علمی اور امر حق کو دریافت کرنیکے واسطے
ان سب علوم کی اصول اور فروع کو مطالعہ کریں اور کوئی شے حکیم مطلق اور آفریدگار برحق نے ایسی مخلوق
نہیں فرمائی کہ جسمیں فائدہ نہو **فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ** گو وہ فوائد ہمکو بالتفصیل معلوم
نہو اور شاید کہ حقیقت اون فوائد کی کسی اور علم کے ذریعہ سے دریافت ہوجاوے اور بہت جلدی
یا سو دو سو سال کے بعد اوسکے استعمال کا فائدہ حاصل ہو چنانچہ بعض حقائق جو ناچیز اور بیفائدہ معلوم
ہوتی ہیں جب ہمارے علم کو ترقی ہوتی ہے تو دفعۃً قدر حاصل کر لیتے ہیں چنانچہ دخان میں (دھواں ۱۲)
نیچے کا ہونا عادت ہے سب کو معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی تیزی عقل سے دخانی کل
اسی خاصیت دخان کے ذریعہ سے بنی جب ہر شے اور بخار کے مزاج کی گرمی کا بھید
معلوم ہوئی تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت معلوم ہوئی اور غالباً واٹ صاحب نے اسی حقیقت کی
دریافت ہونے کے سبب دخان سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دخانی کل بنائی اسیطرح ایک یہ بھی بات
بہت دنوں معلوم تھی کہ اگر ایک موج برقی ایک تار کی راہ روان ہو اور کسی تار کو گھیرا ہو تو ایک موج متوازی
تار میں پیدا ہوتی یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہے چنانچہ اسی ذریعہ سے تار برقی بنایا گیا اور
اسی خاصیت موج برقی کے ذریعہ سے ہم قوی مقناطیس مصنوعی بنا سکتے ہیں پس واضح ہو کہ ہر چند
کوئی حقیقت علمی بظاہر ناچیز معلوم ہوتی ہو لیکن اوسکی ذات میں ایک بزرگی ہے اور کسی نہ کسی وقت
اوسکی طرف ضرور حاجت پڑیگی اور اوسکے استعمال سے فائدہ پیدا ہوگا اور عمل مقناطیسی کا تو اب بھی
فائدہ ظاہر ہے کہ تکلیف اور درد کو دور کرنیکے واسطے مستعمل ہوا کیا غرض کہ یہ اعتراض بھی
پوچ اور لغو ہے **سوال** حقائق علم مقناطیسی ابھی تک واضح اور ایسے بیکار ہیں کہ اگر حقیقت میں
اونکا وجود ہوتا تو بہت سے دنیا میں لوگ اس سے واقف ہوکر بہت کاموں میں استعمال کرتے **جواب**
اس کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتک دریافت نہیں ہوئی یا اگر دریافت ہو چکی تھی اور اوسکا
استعمال نہیں ہوا تو وہ ناچیز ہو جاوے گا علم تواریخ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بہت زمانہ نہیں گزرا کہ
ایسی دریافتیں ہیں کہ اوسکا فائدہ تعجب ہے جیسا کہ بارود فرنگستان میں پہلے اوسپر بیکن کو دریافت

ہوئی حالانکہ چین مین ہزار برس سے پہلے اوسکا رواج تھا ئی دنیا کلمبس ہی کو دریافت ہوئی پہلے کوئی
نہ جانتا تھا فرینکلن صاحب کی عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہین تھا کیا قطب نما کے بننے سے پہلے
قوت مقناطیسی دنیا مین موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہے کہ دخان کی زور سے جہاز رانی ایک وقت
خاص مین کی گئی اور اس سے پہلے کسیکو قوت دخان کا اسطور پر مستعمل کرنیکا خیال بھی نہوا الغرض اسکا
کیا سبب ہے کہ ہر چیز ایک خاص وقت مین دریافت ہوئی اور اوس سے پہلے کسیکو بھی اوسکی حقیقت
معلوم نہ تھی صرف وجہ اسکی یہ ہے کہ موجودات عالم کے ذرہ ذرہ مین آفریدگار تعالی نے ہزارہا منفعتین اور
حکمتین خلق فرمائین کہ اسکی سمجھنے اور معلوم ہونیکی قابلیت لوگون کی عقلونمین ہوتی جاتی ہے
اور موافق قابلیت عقل زیادہ ہر ایک کو علم بعض بعض فوائد کا ہر زمانہ مین ہوتا جاتا ہے چنانچہ شاعر کہتا ہے

مثنوی ذرہ ذرہ کان حکیم ذوالجلال + کرد پیدا از کمال بیزوال + در دل ہر ذرہ بس مسترگران
کرد از انوار صد حکمت نہان + اور دراصل یہ بھی اعتراض عمل مقناطیسی کی نسبت صحیح نہین ہے
اسواسطے کہ حقائق علم مقناطیسی زمانہ سابق مین بھی لوگون کو معلوم تھے اور وہ لوگ علاج امراض
اور بعض ناقص مطالب مثل فال گوئی وغیرہ کی واسطے استعمال کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان مین
اکثر فرقون کی عالمون مین اسکا رواج تھا اور چونکہ وہ لوگ علم و عمل کو اپنے اظہار کمالات کی واسطے
بہت پوشیدہ استعمال کرتے تھے اور کسیکو نہ بتاتے تھے لہذا یہ علم ایک عرصہ کی بعد دنیا سے
ضائع ہو گیا تھا بعد ازان اس علم کو دوبارہ مسمر صاحب نے دریافت کیا ہے اور ہنوز یہ علم عہد
طفولیت مین ہے الا یقین کامل ہے کہ روز بروز اسکو ترقی ہوتی جائیگی اور یہ اعتراض کہ سیکڑون برس سے
پہلے یہ عمل بخوبی کیون نظاہر ہوا دلیل اس بات کی نہین ہو سکتی کہ یہ علم جھوٹا ہے اگر کوئی یہ اعتراض
کرے کہ جو لوگ علم اور فضل مین کمال رکھتے تھے اونھون نے اس علم کی بہ نسبت تحقیقات واقعی ابتک
کیون نکی تو اسکا جواب یہ ہے کہ گو ایسے لوگون نے ابتک اس علم کی طرف توجہ نہین کی تھی لیکن یہ کم
توجہی اونکی اس علم کی بہ نسبت اب عرصہ تک نہین رہ سکتی ہے اسواسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ
کرینگے تو اون جاہلون سے پیچھے رہجاوینگے جنکو اسکی طرف توجہ ہے اور تھوڑی ہی عرصہ مین یہ بات ہو جاویگی

کہ جسطرح علم کیمیا اور علم تشریح کے نہ جاننے سے طبیب کے علم مین قصور سمجھا جاتا ہے اسیطرح اگر
اس علم مقناطیس حیوانی مین اونکو دخل نہوگا تو وہ ناقص سمجھے جاوینگے اب جو مناظرہ اور اعتراضات متعلقہ کو
جواب سے فراغت حاصل ہوئی تو ترکیبین عمل مقناطیسی کی اور اون ترکیبون سے جو آثار پیدا ہوتے ہین
اور پہلے آثار ادنی اور بعد ازان آثار اعلی کا حال تبصرون مین بیان کرونگا اور تکملہ مین وجوہ وقوع آثار
عمل جو کچھہ قیاس مین آتی ہین اور اون آثار کے پیدا ہونے سے جو فوائد دریافت ہوتے ہین لکھونگا اگرچہ بیشک
اس معاملہ مین قیاس ہی قیاس ہے لیکن اس قیاس کرنے سے کچھہ نقصان نہین اسواسطے کہ حقائق جس کا
واقع ہونا ثابت ہے خواہ ہم اونکی وجوہ وقوع بیان کرسکین یا نہ بیان کرسکین یا جسطرح چاہین بیان کرین

تبصرہ اول بیان آثار و علامات ترکیب خواب مقناطیسی کو پیدا کرتی ہین

اسکی چند صورتین ہین اول یہہ ہے کہ ناظر یعنی عامل پانچ چار آدمیونکو برابر بٹھاوے اور اون سے
کہے کہ اپنے ہاتھہ اسطرح پر رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کیطرف ہون بعد اسکے اپنے دونون ہاتھہ کی
اونگلیون کے سرون کو پیچھے سے نیچے کیطرف متصل علی التواتر حرکت دیجاوے اور اونگلیان اوپر
رکھے یا اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون یعنی معمول کے جسم کو چھوتا نچاہیے اور جسقدر ممکن
ہوسکے اونگلیان ناظر یعنی عامل کی جسم منظور کے قریب تر رہین تو اس ترکیب سے غالب ہے کہ اون
آدمیون مین سے ایک یا دو یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف
اشخاص مختلف پر مختلف طور کے ہوتے ہین بعض کو کچھہ گرمی اور بعض کو کچھہ سردی اور بعض کو گدگدی
سی محسوس ہوگی بعض کو اپنا جسم مثل سُن ہوجانیکے اور بعض کو جسم پر اثر مثل سوئیان چبھنے کے معلوم
ہوگا پس جن لوگونکو ان علامات و تاثیرات مذکورہ بالا سے کوئی اثر معلوم ہوا تو ترخواب مقناطیسی جلد
واقع ہوگا اور یہہ جو آثار اس عمل کے ہین اونمین سے جو بھی نمایان ہونگے اور اسیطرح سے حال
قابلیت مادہ ہر شخص کا واسطے قبول تاثیر اس عمل کے اچھی طرحسے ظاہر ہوجاتا ہے پس جب
کوئی شخص ایسا ہو کہ جسم کچھہ کچھہ آثار عمل کے نمایان ہوتے ہون تو ناظر عامل اوسپر اسطرح آغاز عمل کرے

دوسری ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ ہنگام آغاز عمل یا معمول کو سامنے قریب بٹھلا کر بیٹھے
اور اوسکے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں سے ملا کر نرمی سے دبائے اور نظر کو
اوسکی آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کرے اور دل کو خوب متوجہ معمول کی طرف کر کے تصور اپنا ایسا باندھ کر
اپنی شخصیت کا [illegible] اور دیدہ و دل سے ناظر کی نظر کا نگران رہے اور چونکہ ترکیب کو ملا دو اور اس ترکیب کو ایک
دوسرے پر ترجیح [illegible] کبھی تاثیر دونوں ترکیبوں کی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی دونوں ترکیبوں میں خلط
ہو جاتی ہے مگر ترکیب دوسری اسوجہ سے اچھی ہے کہ اس ترکیب میں عامل ابتدا میں اتنا نہیں
تھکتا ہے جیسا ترکیب اول میں عاجز ہوتا ہے کیا معنی کہ سر سے پاؤں تک تا دیر دراز ہاتھوں کا متصل
اوتارنا وقت طلب ہے لیکن جب مشق ہو جاتی ہے تو کچھ کسی ترکیب میں مشقت نہیں ہوتی ہے پس مناسب
ہے کہ دونوں ترکیبوں کو شامل کریں یعنی کبھی پہلی سے خواب مقناطیسی واقع کریں اور کبھی دوسری سے اور
دونوں [illegible] پہلی ترکیب [illegible] کر کے عامل کو اس ترکیب میں بھی تحفظ خاطر رکھنا واجب لازم ہے
اور معمول پر تاثیر اس عمل کا بقدر موافق ہونے شرطوں عمل کے اور قابلیت [illegible] ہوتا ہے کبھی
ایک [illegible] منٹ میں [illegible] ہوتا ہے کبھی زیادہ عرصہ کھینچتا ہے حتی کہ ایک گھنٹہ تک یا اس سے بھی زیادہ
لیکن جس قدر مشق زیادہ ہوتا ہے اوسی قدر عمل جلد ہوتا ہے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل اور معمول بہت قریب
[illegible] ہوں اور [illegible] بیٹھیں یا [illegible] تو عمل کا اثر ہو جاتا ہے چنانچہ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ہو جاتا کہ ارادہ مضبوط ہو ایک جماعت پر ایسا عمل کیا [illegible] کبھی [illegible]
کبھی [illegible] پیدا اثر ہو جاتا تھا اگر یہ واقعی ہے تو اوس صاحب کو اس عمل میں [illegible] قدرت
حاصل تھی ترکیب تیسری یہ ہے اور اوسکے دو طریقے ہیں پہلا یہ کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہے
عامل اوسکے ہاتھ میں کوئی چیز دیدے اور کہے کہ اس چیز کی طرف نظر جما کر دیکھتا رہ اس طرح بھی
اوسپر عمل کا اثر ہو جاتا ہے دوسرا طریقہ اسکا یہ ہے کہ کوئی چیز معمول کے سامنے آنکھ سے اونچی رکھی جائے
اور وہ اوسکی طرف دیکھتا رہے ان دونوں طریقوں کا حال اس ترکیب [illegible] میں بیان کئے گئے ہیں
ایسا اثر ہوتا ہے کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہوتا ہے یہ ایک عام بیان ترکیب اور تا[illegible]

عمل کا ہوتی ہی تھا کیا گیا اگر یہی تر کہین بارش تک کیا جاتی ہین تو حقیقت مین بسبب اثنا عمل مقناطیسی کی اوسکے
بہت تھوڑی مدت درمیان کچھوں متصور بات سے پیدا ہو جاتی ہین اور جب تک کہ عمل کا بیان اس سے زیادہ ضرور
نہین ہی اسلئے مین تفصیلاً اثنا عمل کا ذکر کرتا ہون اول اثر یہ ہوتا ہی کہ آنکھون کی پلکین بند ہو جاتی
لگتی ہین اور جھپکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھ تکتی اور پھر ایک پردہ سا
آجاتا ہے اور معمول کی نظر سے چہرہ عامل کا اور دیگر اشیا چھپ جاتی ہین او اسکی یہ کیفیت ہو جاتی
لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد یکایک بیہوش جاتا رہتا ہو لیکن جب وہ جاگتا ہی تو اکثر ایکبارگی
جاگتا ہی اور کہتا ہے کہ مین بہت شیرین خواب مین تھا اور اوسکو بیہوش اس بات کا نہین ہوتا ہی
کہ جب وہ سویا تھا اوس وقت کو کتنا عرصہ ہوا اور کتنی دیر تک سویا اور حالت خواب مین کیا کیا
ہوا ساری حالت جو خواب مین اوسپر گذرتی ہی مثل لوح شستہ کی ہوتی ہے لیکن اس
سبب سے یہ خیال نکرنا چاہیے کہ حقیقت مین سونیوالا بالکل بیہوش ہوتا ہی بلکہ مثل حالت
بیداری معمولی کے یہ بیہوشی کہی جاتی ہی حقیقت مین یہ بات ہی کہ سونیوالا حالت خواب مین کچھ
سوچ رہا ہو یا بولتا ہو یا دیکھ رہا ہو یہی بات ہی جسکی سبب سے خواب مقناطیسی کیفیت کی تہ ہی
اب مین اس خواب کی کیفیت تفصیل سے بیان کرتا ہون **تشریح کیفیات خواب مقناطیسی**
اول یہ ہی کہ یہ حالت خواب ایسی ہوتی ہی کہ گویا انسان خواب مین جاگتا ہی یعنی یہ خواب ایسا
ہوتا ہی کہ سونے والا آرام سے بلا حرج سوتا ہی اور سوال عامل کا جواب بہت ہوش اور تفصیل کے
ساتھ اوسی حالت خواب مین دیتا ہی اور اگر کسی بات مین اوسکو شک ہوتا ہی تو جواب مین کہتا ہی کہ
مجھے نہین معلوم وجہ اس شک کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ اوسوقت تک وہ اپنے دل مین خوب مطمئن نہوا تب تک وہ کسی
چیز کو ہونے کا اقرار یا نہونے سے انکار نہین کرتا ہی اور اگر اوسی حالت خواب مین ناظر حکم کرے تو
منظور اوسکو اور بخوبی رفتار کرے اور باوجود رفتار کے آنکھین منظور کی بند ہونگی یا اگر کھلی بھی
ہون تو پتلی اوپر کیطرف پھری ہوئی ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھون پر نہوگا غرض کہ معمول پر
ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ہر شی کے موجود ہونیکا تفصیلا اوسے ہوش ہوتا ہی

اور یہ کیفیت خواب بیداری میں کبھی حاصل نہیں ہوتی اس کیفیت کو پیدا ہونیکی وجہ بعد اسکے بیان کیجاویگی
اسپر یہان اس جگہ مختصر سی بیان کرتا ہوں کہ یہ آثار مختلف ہیں اور ایک ہی شخص بلکہ مختلف حالات میں مختلف
طور پر پائے جاتے ہیں یعنی معمول کی کبھی قوت حس یا قوت شامہ یا سامعہ یا ذائقہ تیز ہو جاتی ہے
اور کبھی اوسکو قوت آئندہ کسی امر کی پوشیدہ حاصل ہوتی ہے اور کبھی یہ دونوں وجوہ شامل ہوتی ہیں
لیکن بعض اوقات تجربے کا اس بات کا ہوتا ہے کہ حواس ظاہری بالکل بیکار ہو جاتے ہیں
چنانچہ اکثر آدمیوں کو خود بخود ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ سوتے ہوئے چلتے پھرتے ہیں اوس حالت کی
کیفیت کی جو ان کا ہے اون ہی سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور حواس ظاہری اوس حالت میں بھی بیکار
ہوتے ہیں جس شخص نے ایسی حالت قدرتی دیکھی ہو اور بعد اسکے وہ حالت دیکھی ہو جو عمل
مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہے اوسکو ہرگز اسمین شک نہیں ہوتا کہ یہ دونوں قدرتی اور مصنوعی
حالتیں دراصل ایک ہی ہیں اگرچہ میں نے ایسے شخص کو جسپر حالت خواب بیداری خود بخود واقع
ہوتی ہو آج تک نہیں دیکھا ہے لیکن تذکرہ ایسی حالت کی معتبر آدمیوں سے سنا ہے میں نے اپنی
آنکھوں سے ایسے شخص کو دیکھا ہے اکثر سنتے ہیں اور وہ لوگ خواب بیداری بعمل مقناطیسی کو دیکھ چکے ہیں
اتفاق رکھتے ہیں کہ دونوں حالتوں میں کچھ بھی فرق نہیں ہے اتنی بات کہنی ضرور ہے کہ ایسی
حالت کہ آدمی خواب بیداری میں ہو اکثر واقع ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی سبب قدرتی
نوع انسان میں ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسکا اثر ایک خاص حالت طبیعت انسانی میں پیدا
ہوتا ہے ممکن ہے کہ جب آدمی کی طبیعت ایسی نازک ہو کہ اوسپر فوراً اکثر چیزوں کا اثر ہو جاتا ہے
اوس وقت اس سبب کا اثر ظاہر ہو چنانچہ جب آدمی حالت خواب میں ہو تو اکثر یہ اثر پیدا
ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کچھ کلیہ نہیں ہے اس واسطے کہ کبھی یہ حالت دن کے وقت بھی گذری ہے
الا یہ بات ضرور ہے کہ حالت خواب میں اس نوبت کو واقع ہونے کی زیادہ امید ہے لیکن اگر کہ
پہلی حالت قدرتی خواب بیداری کی کسی نے نہ دیکھی ہو اور اول مصنوعی حالت دیکھی ہو تو اوسکے
سبب سے کہ ضرور ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف ہوگا ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کبھی کبھی جب ایسا

اثر خود بخود واقع ہو جاوے تو ایسی حالت بھی خود بخود پیدا ہو جاویگی علیٰ ہذا القیاس جب ہم جانتے ہین
کہ یہ بات قدرتی ابتداء زمانہ سے چلی آتی ہے تو ہمکو یہ بھی امید ہو سکتی ہے کہ کبھی ہم ایسی حالت مصنوعی بھی
پیدا کر سکینگے جیسا کہ رسمی نیند منومات سے اور چھینک عطوسات سے اور قے مقیات سے پیدا
ہو سکتی ہے حقیقت مین عقل حیران ہوتی ہے کہ جن لوگون نے قدرتی خواب بیداری دیکھا ہے
اور جو اوسکا واقع ہونا مانتے ہین وہ کیون یقین نہین کرتے ہین کہ ایسی حالت مصنوعی بھی
پیدا ہو سکتی ہے اور جب منظور سوتا ہے تو کبھی کبھی نہ ہمیشہ اوسکی قوت سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہے
اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر سونیوالیکے کان کے پاس بہت زور سے غل مچایا یا طپانچہ چھوڑا جاوے
تو وہ نہین سنتا اور یہ حالت ہر ایک عامل معمول مین جب چاہے پیدا کر سکتا ہے اور جب منظور پر
تب اوسکی کیفیت خواب جاری ہوتی ہے اور سوالات کا جواب سوتے مین دینا شروع کرتا ہے تو ہمیشہ
اوسکی چہرہ اور انداز اور آواز مین ایک عجیب تغیر ہو جاتا ہے ابتداء خواب مین طبیعت اوسکی بھاری
بھاری اور سست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھنا چاہے اور بیٹھ نہ سکے یا جیسا کوئی
شخص شراب کے نشہ مین ہو اور اوس سے جب بات کیجاتی ہے تو ہمیشہ اوسکی چہرہ پر روشنی آتی
جاتی ہے اور اگرچہ آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اوسکے چہرہ کے انداز سے ایسا ہوش پایا جاتا ہے
کہ گویا وہ آنکھون سے دیکھ رہا ہے حقیقتہً تمام انداز مین ایسی آراستگی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اچھی
حالت خواب کی ہوتی ہے تو اوسکے انداز سے انداز حالت بیداری اصلی کو کچھ نسبت نہین ہوتی ہے
اور جو اصل خیالات اور خواہش آدمی کی طبیعت مین ہوتی ہین وہ بالکل خواب مقناطیسی مین زائل
ہو جاتی ہین اور جو اعلیٰ خیالات عقلی اور خواہشین اعلیٰ اچھی طبیعت مین ہو جاتی ہین وہ نمایان
ہو جاتی ہین خصوصاً یہ بات مستورات نیکبخت اور عالی طبائع مین پائی جاتی ہین اور جو مرد ایسی
طبیعت کے ہوتے ہین اون مین بھی پائی جاتی ہین اور جو حالتین خواب مقناطیسی کے سبب سے
اعلیٰ ہین اونمین چہرہ منظور کا نہایت معشوقانہ اور خوبصورت نظر آتا ہے اور جو انداز اوس وقت
اوسکی چہرہ کا ہوتا ہے گویا وہ انداز نورانی بہشت کے لوگونکا سا ہے دنیا مین ایسی رونق اور روشنی

کسی کی چہرہ پر نہین پائی جاتی ہی اور آواز بھی حالت اصلی سی زیادہ تر نرم و ملائم ہوتی ہی جتنا چہرہ
زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہو جاتا ہی اوتنی ہی آواز بھی بہت اچھی ہو جاتی ہی اور جب سونے والا
اپنے عزیزون اور دوستون گذشتہ کا ذکر کرتا ہی تو اوسکی آواز مین ایک درد اور صدمہ پایا جاتا ہی
اور عموما یہ حال ہوتا ہی کہ اگر ہم ایک شخص کو اوسکی اصلی حالت مین دیکھین اور پھر حالت مقناطیسی مین
دیکھین تو ضرور جدا جدا دو شخص معلوم ہوتی ہین اور ایسا حال ہونا کچھ عجیب نہین اسواسطی کہ سونیوالی کا
ہوش اور وقوف حالت مقناطیسی مین حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سی بالکل مختلف
اور جدا ہوتا ہی اسیطرح حالت مقناطیسی مین سونے والا ہرچند کوئی غیر شخص نہین بن جاتا ہی
لیکن اتنا ضرور ہوتا ہی کہ اپنی زندگی کی غیر صورت مین ہو جاتا ہی اور یہ صورت اوسکی صورت
اصلی سی بہت بہتر ہوتی ہے عموما ایسا ہوتا ہی کہ جب سونے والا جاگتا ہی تو اوسکو بالکل یاد
نہین ہوتا کہ حالت خواب مین مین نے کیا سونگھا اور کیا چکھا اور کیا سنا اور کیا کہا اور کیا
دیکھا لیکن جب اوسکو پھر سلا دو تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یاد نہین آجاتا ہی بلکہ ابتدا سی
اوسپر جتنی مرتبہ حالت خواب کی گذری ہی وہ سب اوسکو یاد آجاتی ہی مگر اتنا ہوتا ہی کہ بعض باتین بہت
صحت کی ساتھہ اور بعض اچھی طرح صحیح نہین یاد رہتی ہین جسطرح کہ حالت اصلی مین بھی انسان کو
سب باتین گذشتہ بالکل صحیح صحیح یاد نہین رہتی ہین دراصل یہ کہنا چاہی کہ جس شخص پر خواب مقناطیسی کی
حالت گذرتی ہی اوسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک گویا زندگی مقناطیسی یعنی وہ زندگی
جو خواب مقناطیسی مین گذرتی ہی اور دوسری اصلی جیسی سب آدمیون کی ہوتی ہی اسواسطے
کہتے ہین کہ ایسا شخص دو طرح کا وقوف رکھتا ہی کہ وہ دونون وقوف آپسمین علحدہ ہین ایک وقوف
مقناطیسی اور دوسرا اصلی ہی اور مختلف سونے والونکو مختلف مرتبہ کا حافظہ حاصل رہتا ہی جیسا کہ
دنیا مین ہر شخص کی قوت حافظہ بہ نسبت دوسرے کے جدا ہوتی ہی لیکن ہمیشہ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ
حالت خواب مقناطیسی مین معمول اپنی حالت اصلی سے بالکل جدا ہو جاوی اگرچہ جاگنے کی بعد
اوسکو اپنی حالت مقناطیسی کا کچھہ بھی ہوش نہ رہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہی کہ حالت

خواب مقناطیسی میں معمول نہایت تعجب کے ساتھ اپنی اصلی حالت کا اسم کی بابت اکثر گفتگو کرتا ہے
لیکن تعجب کی یہ بات ہے کہ معمول کو آدمیوں کی یا اور چیزوں کے نام سمجھنے میں بہت دقت اور دشواری
معلوم ہوتی ہے ہوتا یہ ہے کہ اونکا پتا اور نقش و رنگ بتا سکتا ہے لیکن نام اونکا کبھی نہیں بتانا
چاہتا کہ نام بتاوے اوس کا نام پتا نہیں بتاتا ہے اگر اوس سے کہیں کہ تم نام بتا دو تو
وہ اقرار کر دیتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ نام کو نہ بتاوے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنا نام بھول
جاتا ہے اور اپنا نام کسی اور کا اور اکثر عامل کے نام سے بتاتا ہے اور اکثر اوس سے باتیں
وہ نہایت صحت سے گفتگو کرتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل کا اور دیگر اشخاص کا نام غلط
بتاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب کسی کا کوئی خاص نام بتاتا ہے تو جتنی مرتبہ دریافت
کیا جاوے اوس آدمی کا وہی نام بتاتا ہے یہ صورت جو دو قوت دوگانہ کی ہے اونکی کسی قدر
خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور بہت آدمی مدتوں تک ایسی حالتوں میں ہیں کہ کبھی اونکو
ایک قسم کا وقوف اور کبھی دوسری قسم کا وقوف حاصل رہا ہے ایک حالت میں دوسری حالت کا
ہوش نہیں رہتا جو کچھ اونکو ایک حالت میں سکھایا گیا ہے دوسری حالت میں بھول جاتے ہیں اور بچوں کی طرح
وہ باتیں اونکو سکھائی جاتی ضرور ہوتی ہیں اور یہ بات کبھی کبھی حالت خواب مقناطیسی میں بھی واقع
ہوتی ہے جو باتیں حالت قدرتی میں معمول کو معلوم ہوتی ہیں مثلاً لکھنا اور پڑھنا وہ باتیں اوسے سکھانا ہوتی
خواب مقناطیسی میں بچوں کی طرح سکھانی پڑتی ہیں لیکن یہ بات ہمیشہ نہیں ہوتی اور اسکا اکثر
واقع ہونیکی ہمیشہ امید نہیں ہوتی یہ حالت وقوف دوگانہ کم یا زیادہ نہایت تعجب انگیز مقناطیسی کا اثر ہے
چونکہ یہ بات آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے اگر ہم کو معمول کی راست بازی میں اعتقاد ہو تو ہمیں اوس کے
عالم کی صحت میں شبہہ ہے لیکن شوق تحقیق صحت بہت رکھتے ہیں اونکو چاہیے کہ اس اثر عجیب کی
واقع ہونیکی صحت کر لیں تاکہ اونکو صحت عمل مقناطیسی میں اعتبار تام حاصل ہو ظاہر ہے کہ ہم
معمول کو ہر بات میں سچا یقیناً سمجھیں تو وقوف حالت اصلی کی نسبت بھی کچھ بات تحقیق دریافت
نہیں ہو سکتی ہے اگرچہ معمول کی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اگر کسی شے کیطرف اوسکی توجہ مبذول کی جاوے تو

تو وہ اوس طور پر اوسکی نسبت گفتگو کرتا ہے گویا وہ اوسکو دیکھتا ہے اور اکثر اوس چیز کو ہاتھ مین لیکر
ٹٹولتا ہے کبھی اوس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر پر یا سر کی پشت پر رکھہ لیتا ہے تب اوسکا حال
بیان کرتا ہے اور اس طرح پر کہتا ہے کہ مین اس چیز کو دیکھہ رہا ہون اور اوسکے انداز سے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بصر حقیقی کے استعمال مین کوشش کرتا ہے اور اکثر یہ کوشش
اوسکی بیکار ہوتی ہے کبھی کبھی خصوصًا اسفل حالات خواب مین ایسا ہوتا ہے کہ اوسکو
اس امر مین بڑی دشواری معلوم ہوتی ہے در حقیقت اس امر مین ابتدا سے ظہور غائب بینی پائی
جاتی ہے اور غائب بینی وہ اثر ہے جو حالات اعلی خواب مقناطیسی مین پیدا ہوتا ہے جس
حالت کا ذکر مین اب کر رہا ہون اوسمین یہ بات ضرور ہے کہ جو شے دیکھنے کو واسطے رکھی ہو
وہ متصل نہ بلکہ معمول کے جسم سے ملحق ہو حالت اعلی اور ادنی مین اتنا فرق ہے کہ اعلی مین
آثار غائب بینی اور شرکت خیال کے پائی جاتی ہین اور ادنی مین یہ بات نہین ہوتی اور اعلی ترین
حالت وہ ہے کہ جب آدمی بالکل مسلوب الحواس ہو جاوے لیکن اس اعلی ترین حالت کو کبھی تک
مین نے بچشم خود نہین دیکھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اوسپر خود بخود
حالت اعلی گذر جاتی ہے اور ادنی حالت کو آثار اوسمین پائی نہین جاتی ہین حالت
غائب بینی کو مین حالت روشن اصطلاحًا قرار دیتا ہون اور جس حالت مین غائب بینی کو آثار نہون
تو اوسکو حالت تاریک کہونگا اب مین اون آثار کا ذکر کرتا ہون کہ جو بالا حالت غائب بینی کے
نمایان ہوتی ہین اگرچہ وہ آثار حالت روشن مین بھی نمایان ہوتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سوا عامل کی
آواز کے معمول اور کسی شخص کی آواز بالکل نہین سنتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہے بعض معمول
ایسے بھی ہوتے ہین کہ جو شخص اون سے گفتگو کرتا ہو وہ اوس سے کلام کرتے ہین اور جواب
دیتے ہین اگرچہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہو بلکہ کسی طرح کا ربط بھی نہ دلایا گیا ہو
بعض مرتبہ ایسی حالت مین یہ ہوتا ہے کہ خود بخود یا عامل کی مرضی سے یا اسطرح پر کہ عامل
و معمول پر ترکیب معروف سے پھر عمل کرے معمول حالت ادنی سے حالت اعلی کو منتقل ہو جاتا ہے

اور عامل کے آواز کے سوا اور کسی کی آواز نہین سنتا بلکہ ایک حالت ایک شخص ہم نے
ایسی دیکھی ہے کہ جب معمول خود بخود حالت روشن مین داخل ہو گیا تو وہ عامل کی بھی آواز
نہین سنتا تھا مگر اوس حالت مین کہ عامل نے اپنے منہ کو معمول کی اونگلیون کے سرون سے
لگا دیا تو اونگلیون کے سرون کے ذریعہ سے معمول سے باتین کین تھوڑی دیر کے بعد معمول
چونک پڑا اور پھر اوس سے سوال کیے گئے تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اس معمول کا
یہ حال تھا کہ بغیر سوال کے وہ خود بخود بہت سی چیزون کا ذکر کرتا تھا جو اوسکو نظر آتی تھین اور اگرچہ
اوسکے کان کے پاس بہت غل مچایا اور طپانچہ بھی چھوڑا گیا لیکن اوسکو کچھہ خبر نہوئی جو بیان
وہ کر رہا تھا برابر اوسکا ذکر کرتا رہا کسی طرح حرج اوسکے کلام مین نہین ہوا اور ہر شخص کے
سوال کا جواب دیتا تھا چنانچہ مین ایک دو گھنٹہ تک برابر اوس سے گفتگو کرتا رہا بعض حالتون مین
جو اوس معمول کی حالت سے مشابہ ہوتی ہین یہ بات ضرور ہے کہ اوس شخص کا جسم جو معمول سے
گفتگو کرنا چاہتا ہے معمول کے جسم سے ملحق ہو اگر عامل اوس شخص مین اور معمول مین باطنی ربط
قائم کر دے نہین تو معمول اوس شخص کی بات نہین سنتا اور نہ اوسکو جواب دیتا ہے بعض
معمولونکا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم اون سے گفتگو کرنی چاہین تو ہمکو اونکے سر یا پیٹ سے بات
کرنی چاہیے ان حالتون کی خصوصیات مین بہت اختلاف ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معمول
ہر ایک آدمی کی بات سنتا ہے اور ہر ایک کو جواب دیتا ہے لیکن عامل کو اختیار ہے کہ جسوقت
چاہے بلا اسکے معمول سے کہے خواہ اپنے جی مین خیال کر کے فوراً یہ بات زائل کر دے بسا اوقات
ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت ہم کسی شخص جدید پر یہ عمل کر رہے ہون اور کوچہ و گلی کے شور کی
آواز آتی ہو تو اوسکو حکم دیتے ہین کہ وہ شور و غل سنے اور اوس ذریعہ سے خواب مقناطیسی
اور بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ بات جب ہو سکتی ہے کہ جب پہلو ابتدا مین معمول کی
حواس پر اختیار کامل حاصل ہو جاوے چنانچہ اسکا حال مفصل آگے بیان ہوگا اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ سونے والے کو کسی طرح کی تکلیف محسوس نہین ہوتی ہے جس طرح وہ آواز

نہیں سنتا اوسی طرح اگر اوسکا جسم چھوا جاوے یا اور کسی طرح کی حرکت اوسکے جسم پر
کیجاوے تو اوسکو مطلق معلوم نہیں ہوتی اکثر شخصوں میں یہ بات خود بخود پیدا ہوجاتی ہے
اور اگر کسی میں یہ بات از خود پیدا ہو تو عامل کی خواہش گفتہ اور ناگفتہ تو یہ بات ہر ایک میں
پیدا ہوسکتی ہے بہت عامل ایسے حال سے کوئی غرض نہیں رکھتے اس سبب سے اونکو یہ خیال ہوتا ہے
کہ اوسکا معمول تکلیف سمجھتا یا نہیں ہوسکتا ہے سبب سے شروع کے جتنے طریقے آدمی کو تکلیف کے
سمجھتا تھے ہیں سب کو اچھا لگتی ہیں کہ جس بات میں ضرر کسی طرح کا متصور نہیں تھا کیسی ہی خواب
پیدا کرنے کا ہو مگر اسواسطے کہ انہیں بیہوشی آنے کی کچھ آثار ناخوشی پیدا نہیں ہوتے ہیں
بلکہ جتنے معمول میں نے دیکھے ہیں انکو جاگنے کے بعد بہ نسبت سابق بہتر پایا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ جب سونے والا جاگتا ہے تو ناخوش جاگتا ہے بلکہ حالت خواب میں اوسکو تکلیف ہوتی ہے اور
کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اوسکو خواب سے جگانا مشکل معلوم ہوا ہے لیکن یہ سب نتائج
عامل کی ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہیں یعنی اوسنے بیوقوفی سے بغیر کسی واسطے ایسی حالت کرادی
جسپر اوسکو اختیار نہیں تھا اور اوسکو عمل پورا ہونیکی بھی امید نہ تھی تو اوسکو یہ حالت دیکھکر نہایت
اضطراب بلکہ کچھ خوف بھی ہوتا ہے اور جب عامل سونے والے کو جگانا چاہتا ہے اور وہ بالکل
اوسکی بات نہیں سنتا اور بیدار نہیں ہوتا ہے تو عامل حیران ہوتا ہے اور گھبرا کر خوف کھاتا ہے
اور یہ حالت عامل کی طبیعت کے سبب شرکت خیال کے معمول پر منتقل ہوجاتی ہے اور اس سے
معمول کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ تشنج پیدا ہوجاتا ہے اس حال کے معائنہ سے عامل اور بھی
زیادہ خوفناک ہوتا ہے اور حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہے جب نوبت زیادہ پہنچتی ہے
تو ڈاکٹر صاحب بلائے جاتے ہیں پس اگر ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ہی ناتجربہ کار اس معاملہ میں
ہوئے تو کچھ وہ اسواسطے تجویز کرتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہوجاوے اور انکی تجویز سے زیادہ
ضرر پیدا ہوتا ہے پس جب کبھی ایسی نوبت ہو تو دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں اول سب سے اچھی بات
تو یہ ہے کہ جب تک کوئی آزمودہ کار عامل اوس وقت موجود نہو تب تک ہرگز عمل

کسی پر نکرنا چاہیے اور اگر کیا بھی جاوے تو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ یہ عمل مقناطیسی بیحد
نافع ہوتا ہی اور دوسری یہ کہ اگر بیدار کرنے کا طریقہ صحیح نہ معلوم ہو تو جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ
تدبیر بیداری نکرنی چاہیے کہ اوس میں بھی نقصان ہوگا اور طریق صحیح بیدار کرنے کا اول یہ ہی
کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہو اوسکے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی ترکیب عمل کرنیکی
یہ ہی کہ سر سے اور چہرے ہو کے شکم تک ہاتھ متصل جسم معمول کے اوتارے جاوین اور عمل بیدار کرنیکی
تدبیر یہ ہی کہ شکم سے چہرے اور سر کی طرف اولٹے طور پر ہاتھ کھینچے جاوین عامل کو چاہیے
کہ اپنی طبیعت کو قابو میں رکھے اور الٹی ترکیب کر کے کسی شخص کو غفلت نہ دینے دے اسواسطے کہ
مناقض اثر مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہے دوسری یہ کہ اگر عامل اوسی ترکیب سے معمول کو
بیدار نکر سکے تو سب سے اچھا طریقہ یہ ہی کہ سونے والے کو اوس وقت تک سونے دین کہ جبتک
وہ خود بیدار ہو اور اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے والے سے کسی طرحکی مزاحمت نکیجاوے تو اس عمل سے
کچھ نقصان نہین ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سونیوالا تین یا چار یا بارہ یا چوبیس بلکہ اڑتالیس گھنٹہ تک
سوتا ہے لیکن اگر بلا مزاحمت اوسکو سونے دین تو ایسا شاذ ہوتا ہی کہ ایک یا دو گھنٹہ سے
زیادہ سووے جن حالتون مین خواب بہت دیر تک قائم رہتا ہے اور اوس مین مداخلت اور
اثر مناقض معمول پر کیا جاتا ہی یہ بات نہایت بیجا اور بُری ہی سب سے اچھا طریق یہ ہے
کہ نبض اور نفس کو دیکھین تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچھ تکلیف نہین ہی اور کسی طرحکا
نقصان اوسکو نہین پہونچتا ہے اور یقین ہوگا کہ جسطرح معمولی نیند مضر نہین ہوتی اور جبکہ
زیادہ عرصہ تک قائم نہین رہتی ہی اوسی طرح مقناطیسی خواب بھی نہ مضر ہی نہ زیادہ عرصہ تک
رہتا ہے اب ہم پہلے بیان کا کہ معمول کو حالت ایسی ہو سکتی ہی کہ اوسکو تکلیف کا
خبر نہو اور سب سے اچھی سبیل اسکی عمل مقناطیسی کرنا ہے بیان کرتا ہون حقیقت مین اس عمل مین
کچھ زیادہ نہین ہی اور عامل کو اختیار ہی کہ جبتک اوسکی مرضی نہو تب تک یہ بیخبری
رہتی ہے اور دوبارہ عمل کرنے کی ضرورت نہین ہوتی اور مین بلا تامل یہ بات کہتا ہون کہ اگر

عامل آزمودہ کار ہو تو کچھ بھی ضرر نہیں ہوتا الا ایک مشکل البتہ واقع ہوتی ہے کہ عامل ہمیشہ
فوراً خواب پیدا نہیں کر سکتا ہے اور جب کوئی صدمہ کسی پر دفعتہً ہو پہنچے تو اوسی وقت نہیں تا
تاکہ دیر تک عمل کیا جاوے لیکن اگر عامل مشاق اور آزمودہ کار ہو اور اس عمل کا رواج
کثرت سے ہو تو دفعۃً خواب کا پیدا کرنا حاصل ہو سکتا ہے یہ بات ضروری ہے کہ انگلستان کو
آدمیون پر یہ عمل اتنی جلدی نہیں چلتا ہے جتنی جلدی ہمارے ملک کو آدمیون پر چلتا ہے ڈاکٹر اسڈیل صاحب نے
کلکتہ میں عمل جراحی بہت لوگون پر اس طور سے کیے ہین کہ اونکو مطلق تکلیف نہین ہوتی اور
ڈاکٹر صاحب کی امداد کرو اسطے بہت عامل ہندوستانی ہین اور یہ عمل کرتے ہین اور کبھی خطا واقع
نہین ہوتی ہے عامل شائق کو چاہیے کہ ہر شخص پر اس عمل کو آزماوے امراض مزمنہ اور ایام وضع
حمل کو کچھ عرصہ پہلے بعض اور عامہ مستورات پر اس عمل کو کرتے رہین تاکہ جس وقت ضرورت ہو فوراً
عمل کیا جاوے اور بہت مصلحت ہے کہ تندرست آدمیون کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے اوپر
ہونے دیا کرین تاکہ حالت ضرورت مین بکار آمد ہو اور جس وقت جی چاہے اوس وقت عمل کا اثر
ہو جاوے بعض عاملون کی تحقیقات سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ زیادتی قوت مقناطیسی حاصل
ہو جاتی کچھ خیالی نہین ہے بلکہ زیادہ تر مصلحت یہ ہے کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہون اونپر یہ عمل
کیا جانا شروع ہو تاکہ جسقدر اونکی عمر زیادہ ہوتی جاوے اونمین قابلیت تاثیر عمل کی زیادہ
ہوتی جاوے جس طرح بچون کو تیرنا اسواسطے سکھاتے ہین کہ عند الضرورت پانی کے ضرر سے محفوظ
رہین اسی طرح اس عمل کا اثر بھی اطفال پر پہونچا رہے تو بہت خوب بات ہے تاکہ عند الضرورت
عمل مذکور فوراً بکار آمد ہو اگر ایک بار اون پر عمل ہو جاوے تو پھر اوسکا اثر آسانی سے
قائم رہ سکتا ہے علاوہ برین جسقدر کثرت عمل کی ہوتی جاویگی بہت سی باتین اور زیادہ
اوس علم کی تجربہ سے معلوم ہوتی جاوینگی اور اس علم کو بہت ترقی ہوگی تیسرے وہ
سونے والا اکثر عامل کے بس مین ہوتا ہے یعنی اوسکو اختیار ہے کہ معمول کے سونے کا
وقت جتنا چاہے تھوڑا یا بہت معین کردے اس اختیار مین عامل کا فائدہ ظاہر ہے

خصوصاً اس حالت مین کہ جب معمول کو کچھ تکلیف ہو یا عمل جراحی اوسپر کرنا منظور ہو عامل جو
معمول ہی اوسکو جسقدر وقت تک سونے کا وعدہ کرتا ہی اوسی وقت تک سوتا ہی حتی کہ پل بھر کا فرق
نہیں ہوتا ہی اور جب وہ وقت معین گذر جاتا ہی تو اثر عمل کا از خود زائل ہو جاتا ہے لیکن اگر
عامل کوئی وقت مقرر نکرے تو سونیوالا خود بخود جاگ اوٹھتا ہی اگرچہ کوئی کم کوئی زیادہ
سوتا ہی معمولی یہ بات ہی کہ گھنٹے دو گھنٹے تک معمول سوتے ہین بعض اوقات خصوصاً
اس صورت مین کہ سونے والے سے بہت سے سوالات کیے جاوین اور اوسکو جواب
دینے مین بہت سی کوشش کرنی پڑے معمول کہتا ہی کہ بہت تھک گیا ہون اور مجھے
جگا دو ایسی حالت مین سب سے بہتر یہ ہے کہ اوسکی خوشی کر دین اور اوسکو بہت تھکا دینا
کہ زیادہ محنت سے اوسکو نقصان پہونچتا ہی سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہی کہ جب
اوس سے دریافت کیا جاوے کہ کب تک سوتا رہیگا تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہی
اور یہ قدرت اوسکو دونون حالتون مین حاصل ہوتی ہے یعنی اون حالتون مین کہ اوسکا عامل
عرصہ خواب مقرر کر دے یا خواہ نکر دے اور اگر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اوس سے پوچھا جاوے
کہ اب کتنی دیر باقی رہی ہے تو جتنا عرصہ باقی رہا ہوگا ٹھیک ٹھیک بتاویگا یہ اثر عمل
مقناطیسی نہایت نمایان اثر ہی اسواسطے کہ اس قدرت کو حاصل ہونے مین ہمکو اپنے ۔۔۔
کا ہی ۔۔۔ مین اگر مختلف سونیوالون سے پوچھا جاوے کہ تمکو کیونکر جاننے ہو کہ اسقدر عرصہ
سونے کا ۔۔۔ کیا ہی تو مختلف سبیل اس بات کو جاننے کی بتاتے ہین لیکن اکثر یہ کہتے ہین
کہ ایک گھڑی تعداد وقت جتنے عرصہ تک ہمکو سونا ہی آنکھون کے سامنے نظر آتی ہے اور
اوسکے ذریعہ سے ہم جان جاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب اول ہی مرتبہ کسی شخص پر
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر اوس حالت مین کہ کئی مرتبہ اوسپر عمل ہو چکا ہو
تو اوس سے اگر دریافت کیا جاوے کہ سب سے بہتر ترکیب تم پر عمل کرنیکی کون سی ہی تو اوسکو
وہ بتا دیتا ہی اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ جب عمل ہو جائیگا تو کیا کیا قوت اوسکو حاصل ہوگی اور

کسب خاص اثر نمایاں ہونگے اور یہ بھی بیان کر دیتا ہے کہ کوئی خاص اثر پیدا ہونے کے واسطے
کتنی مرتبہ اور کتنے عرصہ کے بعد یعنی ہر روز یا دوسرے دن یا دن میں دو بار علیٰ ہذا القیاس عمل کرنا
چاہیے عامل کو اختیار ہے کہ حالت خواب میں اوسکو حکم دے کہ اوس حکم کے سبب سے جب وہ جاگیگا
تو خواہ تمام حال خواہ تھوڑا حال مطابق حکم عامل کے اوسکو یاد رہیگا عامل چاہے تو یہ اختیار
اوسکو حاصل ہوگا کہ معمول کو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اوتنا حال اوسکو فراموش ہو جاوے
بلکہ جو معمول خود بخود یاد رکھتا ہے اوسکو بھی اگر چاہے تو فراموش کر دے اگر عامل چاہے تو
معمول پر یہ بات پیدا کر دے کہ معمول نہ اپنا ہاتھ نہ ٹانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ بیٹھ سکے
نہ اوٹھ سکے اور جب عامل چاہے معمول کے ہاتھ پیر اکڑ جاویں اور جب چاہے تشنج جاتا رہے
غرض کہ معمول کی رگ رگ اور پٹھے پٹھے پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہے عامل کو اختیار کامل
حاصل ہوتا ہے اور عامل معمول میں یہ بات پیدا کر سکتا ہے کہ جو حرکت عامل کرے اور جس طرح کی
آواز اوسکی ہو معمول اوسکی فوراً نقل کا اصل کر دے اگر عامل عربی یا ترکی یا انگریزی بولے تو باوجودیکہ
معمول کوئی اِن زبانوں سے جانتا بھی نہو ویسی زبان بولتا جاویگا اور ایسی ٹھیک ٹھیک نقل کریگا کہ
سننے والوں کو کچھ بھی تمیز نہوگی اور اگر عامل کسیطرح کی حرکت کرے تو معمول بھی باوجود اس حرکت کو
نہ دیکھنے کے ویسی ہی حرکت کرتا ہے اور بعد جاگنے کے اگر اوس سے کہا جاوے کہ اوسی طرح پھر نقل کرے
تو ہرگز کسیطرح اوس سے ویسی نقل نہو سکیگی اور اگر عامل ہنستا ہے تو فوراً معمول بھی ہنستا ہے اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ معمول حالت خواب میں سوائے عامل کے اور کسی کی آواز نہیں سنتا ہے یا اگر
کوئی حرکت کیجاوے تو اوس سے آگاہ نہیں ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہے کہ یہ بات اپنی
مرضی سے رفع کر دے اور کسی شخص غیر سے معمول کا ربط قائم کر دے اور اسکی یہ صورت ہے کہ
عامل کسی شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ سے ملا دے بعض صورتوں میں عامل کو معمول سے یہ بات
کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلاں شخص کے ساتھ بات کرو اور اوسکی متعلق ہو تب اوس شخص سے
اور معمول میں ویسا ہی ربط ہو جاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھ تھا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ

جب اس شخص بیگانہ کو معمول کے ساتھہ ربط حاصل ہوگیا تو پھر اس بات کی ضرورت ہوتی ہے
کہ وہ بار دگر معمول کو پھر عامل کو سونپ دے ورنہ عامل کے ساتھہ ربط نہیں ہوتا جس وقت
ایک آدمی سے دوسرے کی طرف معمول اس طرح پر منتقل کیا جاتا ہے تو وہ چونک پڑتا ہے ہوش میں
نہیں آجاتا ہے عامل کو اختیار ہے کہ معمول کو خوش خواہ اوداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ
خسیس خواہ مغرور و خودبین و خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع خواہ ڈرپوک خواہ مایوس خواہ گستاخ
خواہ مؤدب جیسا چاہے ظاہر کردے خواہ یہ اثر پیدا کردے کہ معمول گانے لگے یا ناچنے لگے
یا رونے لگے یا بندوق لگائے یا مچھلی کا شکار کرے یا نماز پڑھنے یا وعظ کہنے یا بحث علمی کرنے لگے
ایسی بہت سی باتیں عامل کی مرضی اور حکم سے معمول کر سکتا ہے اور میں نے خود یہ باتیں ہوتی دیکھی ہیں
بلکہ خود پیدا کی ہیں چنانچہ میں نے ایک معمول کو علم مقناطیسی حیوانی اور حفظ صحت کا درس دیتے
سنا ہے اور بعض کے منہ سے نماز بہت اچھی طرح سے ادا اور بیانات شاعرانہ سنے ہیں اور
طرفہ یہ ہے کہ جب وہ جاگے تو ہرگز ویسی تقریر اوس سے ادا نہو سکی میں نے دیکھا ہے اور
اہل تجربہ نے بھی لکھا ہے کہ ان حالات عمل میں آواز اور انداز اوسکا بہت اچھا ہو جاتا ہے
اور جو معمول خواہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے ادا کرنا چاہتا ہے مثل غرور اور انکسار
اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر کے وہ بطور کامل اوس حالت میں ادا ہوتی ہیں
یعنی جو جو خیالات اوسکے دل میں آتے ہیں اون خیالات کے سبب سے اوسکے جسم کو حرکت ہوتی ہے
اور چہرہ اور انداز سے وہ سب خیالات ایسی خوبی کے ساتھہ ادا ہوتی ہیں کہ مصوروں کو چاہیے
کہ اونکو غور اور توجہ سے دیکھکر اوسی انداز پر اپنی تصویروں کو بناویں اور خوبی یہ ہے کہ یہ سب ادائیں
بد علم لوگوں میں بھی دیکھی جاتی ہیں اور جب اونکو جگا کر اونکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اون سے نہیں ہوتی
اگر تمام مصور جانتے جیسا کہ بعض مصور جانتے ہیں کہ یہ آثار مقناطیسی مصوروں کو واسطے الہام غیبی ہیں
تو وہ گھنٹوں تک اونکو دیکھتے رہتے اور اونکی نقل کرتے بہرحال کارنامے بڑے بڑے مصوروں کو دیکھکر
معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی آثار مقناطیسی کی نقلوں میں گو پوری نقلیں نہیں مجکو یقین ہے کہ

جس طرح اب بڑے بڑے مصور اعضا کی شکلین کھینچنے کے واسطے جسم عریان دیکھکر نقل کرتے ہین
اسی طرح ادا کی نقل کے واسطے ظہور آثار مقناطیسی کو دیکھا کرینگے مین نے ایک چودہ برس کی لڑکی کو
خواب مقناطیسی مین دیکھا تھا اوسکے چہرہ کی ادا ایسی معشوقانہ اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجھکو
اوسکے بیان کی قدرت حاصل نہین نہ بیان ایسا انداز معدوم ہو اگر ہوگا تو بہشت مین ہوگا اور جس وقت
اوسکے خیالات پارسائی پر انگیختہ کیے گئے اور کچھ گانا شروع ہوا تو اوسکے چہرہ پر ایسا نور اور حسن تھا
کہ چشم ظاہر نے تو کیا بلکہ دیدۂ خیال مین بھی کبھی نہ آیا تھا غرض کہ خصوصیت ان آثار مقناطیسی مین
یہ ہے کہ نہایت سچے آثار ہوتے ہین یہ بات قابل ملاحظہ ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول پر
بہ نسبت اوسکی رسمی حالت کے راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اسکا چہرہ نہایت روشن ہوجاتا ہے
اور جیسا کہ راگ گایا بجایا جاتا ہے ویسی ہی اوسکے انداز اور حرکات مین تغیر ہوجاتا ہے اگر ناچ کا
باجا ہو تو معمول ناچنے لگتا ہے اور اگر وہ فرقہ آراستہ مین سے ہے تو اوسکے ناچنے مین ایک لطافت
پائی جاتی ہے اگر غیر ترتیب یافتہ ہے تو کمتر ہوتا ہے مین نے یہ اثر دونون فرقون یعنی تعلیم یافتہ
اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہے حالانکہ اونھون نے اپنی حالت اصلی مین ناچنا نہین سیکھا تھا
اگر ایسے شخص ہون کہ اونکو درحقیقت کچھ شوق علم موسیقی کا ہی نہو تو بھی حالت خواب مقناطیسی مین
یہ آثار اون پر نمایان ہوتے ہین الیوس صاحب کی تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون پر
اول ہی عمل کیا جاوے اگر راگ بھی ساتھہ گایا بجایا جاوے تو خواب مقناطیسی زیادہ آسانی سے
پیدا ہوسکتا ہے چنانچہ یہ بات لکھی چلی آتی ہے کہ جادوگر ہمیشہ راگ کو ایک جزو اپنے عمل کا
سمجھتے ہین اگر معمول سے ایسے سوالات کیے جاوین کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے یا جو کچھ اوس پر
گذر رہا ہے اوس سے باہر ہے تو وہ ہمیشہ اون سوالات کے جواب دینے سے انکار کرتا ہے دیکھنے والا
اکثر نادانستگی اور اوسکے مطلب کو نہ سمجھنے کے سبب ایسے سوالات کرتا ہے کہ جس سے سونے والا
بہک جاوے لیکن حالت خواب مین جتنی باتین عجیب نمایان ہوتی ہین اون مین بڑی یہ بات ہے
کہ اکثر سونے والا تکرار کیساتھ ایسے الفاظ منہ سے کہتا ہے کہ جنکے ٹھیک معنے نہین جانتا ہوتا

مین یقیناً نہین کہہ سکتا ہون خواہ یہ بات ہو خواہ نہو مین دیکھہ نہین سکتا ہون جو کچھہ مین
جانتا یا دیکھتا نہین ہون وہ بات مجھی کبھی نہین چاہیے اور جب سونے والا ایکبار کسی چیز کو
دیکھتا ہی یا خیال لیتا ہے تو وہ اوسپر قائم رہتا ہی یہ سچا پن جو معمول مین ہوتا ہی اوسکی سبب سے
اکثر تجربات بطور مناسب کیے جاوین تو بڑا فائدہ ہی مجھکو ہمیشہ اس بات سے اعتراف رہا ہی کہ جب عمل
مقناطیسی روپیہ کی طمع پر کیا جاوے تو دھوکا دہی کا امکان ہی اور بعض بعض حالتون مین ایسے معمول
جن پر آثار مقناطیسی فی الحقیقت نمایان ہوتے ہین فریب دہی کے مجرم ہوتے ہین یہ بات اس طرح
ممکن ہو سکتی ہی مثلاً فرض کیجیے کہ ایک شخص پر حقیقت مین عمل مقناطیسی خوب ہوتا ہی لیکن
یہ شخص طامع ہی اور اپنی قوت مقناطیسی کا گھمنڈ رکھتا ہی اور فرض کیجیے کہ اس شخص پر
جلسہ عام مین عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اوس خاص موقع پر اوسکو معلوم ہو کہ جو
قوتین مقناطیسی اوسکو ہمیشہ حاصل ہوتی تھین وہ اوس وقت نہین رکھتی ہین اور یہ بات
اس طرح پر بھی ہو سکتی ہے کہ اوس وقت سے پہلے کئی مرتبہ اوسپر عمل ہو چکا ہو اور زیادہ محنت کے
سبب سے اب وہ تھک گیا ہو تو ایسی حالت مین دو باتین ظاہر ہین ایک تو یہ کہ اوسکے گھمنڈ مین
فرق آتا ہی دوسرے اوسکو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہو جاتی ہی اور فرض کیجیے کہ اس شخص کو
راستی اور شرافت کا بھی خیال کم ہے تو ممکن ہی کہ ایسا شخص اپنی کمی قوت کا فریب سے عوض
کر دینے مین کوشش کریگا یہ تجربہ ہوا ہی کہ جب معمول پر مرتبہ اول عمل کیا گیا تو باوجود یکہ
نہایت محنت سے اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹے دو گھنٹے تک عمل کا اثر نہین ہوا لیکن جب
متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کی عمل کرنے کے بعد اور کبھی ایک ہفتہ اور کبھی ایک
مہینے کے بعد ایک منٹ اور بعض وقت نصف منٹ بلکہ چوتھائی منٹ مین بھی معمول کو نہایت
گہرا خواب آگیا ہے اور بعض معمولون پر فقط ایک نظر کے دیکھنے مین غش کی نوبت طاری
ہو جاتی ہے بہت معمول ایسے ہین کہ اون کو یہ درجہ اثر پذیر ہونے کا حاصل نہین ہوتا لیکن
اس مین شک نہین کہ مشق کے سبب اور کثرت عمل کے ذریعہ سے یہ نسبت سابق

عمل کے اثر ہونے مین آسانی ہوتی جاتی ہے یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ جن پر بہ آہستگی اور بتدریج عمل کیا جاتا ہے اون پر عمل مقناطیسی کے آثار بہت خوب نمایان ہوتے ہین بہر حال اگر ابتدا عمل مین خطا ہو یا حسب مراد عمل نہو تو ہمکو بہت ہار نی نچاہیے بہت سی ایسی صورتین ہین کہ جن مین سو مرتبہ تک عمل کرنے مین بھی اثر پیدا نہین ہوا ہی لیکن جب ایک بار ہو گیا تو بہت کارگر ہوا اور نہایت خوبصورت آثار عمل اون مین نمایان ہوئے جسقدر مجھی تجربہ ہوا ہے اوس سے مجھی یقین کامل حاصل ہے کہ ہر شخص کو ہر شخص پر عمل کر دینے کی قوت حاصل ہی گو یہ ملکہ مختلف اشخاص مین مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے اور علی ہذا القیاس ہر شخص پر بشرط صبر اور محنت عمل عامل کا ہو سکتا ہی یعنی ہر فرد بشر مین قابلیت عامل اور معمول ہونے کی باختلاف مراتب حاصل ہی اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ تکلیف رفع کرنے یا بیماری دور کرنیکے واسطی معمول پر عمل مقناطیسی سی خواب پیدا کرنا کچھ ضرور نہین ہی چنانچہ یہ نتائج اور اور بہت سی خوبصورت آثار مقناطیسی حالت مین بھی حاصل ہوتے ہین جبکہ معمول کو خواب نہ آوی بلکہ وہ بیدار اور ہوش مین رہی لیکن یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اگر کوئی بہت قوی مزاج ہوتا ہے تو اوسکا اثر ضعیف مزاج پر بہت جلد ہوتا ہے مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفراوی ہو اوسکا اثر اوس شخص پر جسکا مزاج دموی یا بلغمی ہو بہت جلد ہوتا ہی اور جس شخص کا سر بڑا اور طبیعت مین چالاکی ہو اوسکو آسانی سے عمل کر لینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اگر معمول کی عقل قوی اور طبیعت چالاک ہو تو اگرچہ عمل کا ہونا اوسپر ناممکن نہین ہوتا لیکن دشوار ضرور ہو جاتا ہے اور جب عمل خلوت مین کیا جاتا ہے تو اکثر بہ نسبت اون صورتون کے کہ جب جلسہ عام مین کیا جاوی اچھی طرح چل جاتا ہے اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل مقناطیسی جلسہ عام مین بہ نسبت اون لوگون کی جو تعلیم یافتہ ہین اور علم رکھتے ہین زیادہ چل جاتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر تعلیم یافتہ کے طبیعت کم چالاک ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اونکی طبیعت عامل کے

بس ہین زیادہ ہو جاتی ہے مین یہ بات تجربہ کر چکا ہون کہ فرنگستان کے لوگون کی نسبت
ہندوستان کے آدمیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اسواسطے اگر معمول بھی
کہ جب عامل بھی ہندوستانی ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ حبشیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی
زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اور حبشی عامل زبردست ہوتے ہین چنانچہ حبشی اور ہندوستان مغربی بنگالہ
اسی سبب سے زیادہ سحر ہوتا ہی اور جب عامل کو یہ قدرت حاصل ہو جاوے کہ معمول پر
خواب کی نوبت آسانی سے اور تھوڑے عرصہ مین پیدا کر سکے تو اکثر اوسکو یہ قدرت حاصل
ہو جاتی ہے کہ بغیر ترکیب معروف کے فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کر دے
اگر اوسکو اپنے جی مین حکم دے کہ ایک گھنٹے تک سوئے تو وہ اتنے ہی عرصہ سوئے گا اور یہ بات
کچھ ضرور نہین ہے کہ معمول عامل کے ارادے سے علم رکھتا ہو اور ایسا ہی ایک عرصہ مین نے بھی
کیا ہے اور اکثر اس طرح پر بھی عمل ہوتے دیکھا ہے کہ عامل ایک کمرے مین ہے اور معمول دوسرے مین
یا عامل اوپر کے مکان مین اور معمول نیچے کے مکان مین ہو چنانچہ لیوس صاحب نے
ایک عورت کو درد سر کے واسطے [illegible] سو گز کے فاصلے سے عمل کیا تھا اور اوسکا اثر
سچ ہی ظاہر ہوا اور وہ عورت میرے ہی گھر مین رہتی تھی اور اس امر سے اور کئی آدمی مثل
ڈاکٹر کمنگ صاحب کے واقف ہین القصہ عمل مقناطیسی کے اثر ہونے مین بعد و مسافت
کچھ نہین ہے خصوصاً اوس حالت مین کہ معمول کی طبیعت آسانی سے عمل کی اثر پذیر ہو شاید
کمی اور زیادتی مسافت کے سبب سے اثر عمل کا بھی کم و زیادہ ہوتا ہی چنانچہ بغیر اعلان
ارادہ عامل کے بھی معمول پر یہ اثر پیدا ہو سکتے ہین کہ معمول عامل کے پاس آ جاوے
یا جہان وہ چاہے وہان بیٹھ جاوے اور جو حرکتین عامل چاہے کرنے لگے بس جاننا
چاہیے کہ جو جو آثار ارادہ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہین وہ سب ارادہ غیر معلوم سے
پیدا ہوتے ہین اور یہ بات اوس حالت مین بھی ہوتی ہے کہ جب معمول حالت خواب مین
نہو بلکہ بیدار ہو ایک اور اثر عجیب یہ ہے کہ معمول کو حسب مرضی عامل کوشش اور خواہش

عامل کے پاس جانے کی ہوتی ہے کہ وہ اوسکو روک نہین سکتا اگر اوس سے دریافت کیا جاوے
کہ اوسکو یہ رغبت کیون ہوتی ہے تو وہ فقط یہی کہسکتا ہے کہ مین عامل کی طرف
کھنچا جاتا ہون اور بعض یہ کہتے ہین کہ کچھہ رستے منور ایسے ہوتے ہین کہ وہ عامل
کی طرف آہستہ آہستہ کھینچے لیے جاتے ہین چنانچہ سننے مین آیا ہے کہ سو گز کے
فاصلے سے ایک مرتبہ ایک عامل نے معمول کو بلا لیا اور وہ کھنچ گیا باوجودیکہ اوسکو
اوس سے زیادہ زبردست آدمی نے روکنا چاہا لیکن نہ رک سکا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے
کہ جب معمول پر سے عمل کا اثر جاتا رہے تو اوسکو اپنی حالت اصلی مین بھی عامل کی ساتھہ
محبت قائم رہتی ہے مجکو تجربہ اسکا نہین ہوا لیکن جانتا ہون کہ اسمین کچھہ شک نہین ہے
اگر عامل معمول کو حالت اثر مین کسی طرح کا حکم دے اور وہ اوسکی تعمیل کا اوس حالت مین
اقرار کرلے تو جب وہ جاگے گا اوسکی تعمیل ضرور کریگا گو وہ امر ایسا ہی بیہودہ اور
فضول ہو پس عامل کو چاہیے کہ کوئی بیہودہ امر کے لیے اوس سے وعدہ نہ لے اگر وہ شخص حالت
خواب مین ایسے حکم کی تعمیل کا اقرار وہ خود نہین کریگا اور یہ قوت جو عامل کو حاصل ہے
کہ اصلی حالت مین بھی معمول اوسکے حکم کی تعمیل کرے اوسکو اگر اچھی طرح کام مین لایا جاوے
تو بہت فائدہ کی بات ہے چنانچہ میرے سامنے لیوس صاحب نے ایک شخص سے حالت
خواب مین تیز شراب پینی ترک کردینے کا اقرار کرا لیا تھا اوسنے ایفاء وعدہ کیا اور زبانی
لیوس صاحب کو معلوم ہوا کہ اونھون نے شراب خواری اور اور بری بری باتین اکثر لوگون کو
چھوڑوا دی ہین پس جاننا چاہیے کہ وعدہ خواب مقناطیسی وعدہ حالت اصلی سے بھی
واثق ہوتا ہے **تبصرہ سوم** اب مین اعلی آثار عمل مقناطیسی کا بیان کرتا ہون
وہ دو آثار ہین شرکت خیال اور غائب بینی اور حقیقتہً یہ دونون قسم کے آثار یعنی اعلی
اور ادنی ایک ہی باعث پر موقوف ہین مگر اس وجہ سے کہ شرکت خیال اور غائب بینی کے
نتائج خاص قسم کے ایسے ہین کہ اگر ہم یہ بات نجانتے کہ حقیقت مین اونکو پیدا ہونے کے قدر

باعث ہین تو اونکو عجائب مین داخل سمجھے اسواسطے بخلاف آثار سابق کے ان آثار کو اعلےٰ کہتے ہین اور یہ خوب سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلیٰ کی ماہیت آثار ادنیٰ کی ماہیت سے جدا نہین فقط مرتبہ مین دونون کو فرق ہے پہلے مین شرکت خیال کا ذکر کرتا ہون بیان سابق سے ظاہر ہوا ہوگا کہ یہ اثر عمل مقناطیسی ابتدا مین اوس صورت مین ظاہر ہوتا ہے کہ معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن جسقدر اس حالت عمل کو ترقی ہوتی جاتی ہے یہ اثر ایک خاص صورت حاصل کرتا جاتا ہے یعنی کہ سونیوالے کو یہ قدرت حاصل ہوجاتی ہے کہ جو اثر عامل کے جسم پر ہوتا ہے جو خیال اوسکے ذہن مین آوے اوسمین شریک ہوجاتا ہے اور یہ شرکت عامل کی نسبت کچھ خاص نہین ہے بلکہ جس کے ساتھ اوسکو ربط دلا دیا گیا یا جسم چھوا دیا گیا ہو اوسکے ساتھ اس طرح کی شرکت حاصل ہوتی ہے اور یہ آثار سونیوالے پر شرکت خیال اس طرح سے نمایان ہوتے ہین کہ گویا عامل اور اوسکے جسم پر جو اوسکا اثر ہوتا ہے عامل اور اوس شخص کا جسپر یہ آثار پیدا ہوتے ہین ایک ہوجاتا ہے اور ایک اثر دونون پر طاری ہوجاتا ہے چنانچہ ایک شرکت ذائقہ ہے اگر عامل یا اور کوئی شخص ہم ربط معمول کوئی شے کھانے یا پینے کی اپنے منہ مین لے تو معمول فوراً اپنے منہ کو اس طرح حرکت دیتا ہے کہ گویا کچھ کھا یا پی رہا ہے مثلاً اگر عامل کے منہ مین دوا یا شیرینی یا پانی یا شراب یا دودھ یا اور کوئی چیز ہو تو جب سونیوالے سے پوچھا جاویگا کہ تم کیا کھا رہے ہو تو جو چیز اوس وقت عامل کے منہ مین ہوویگی وہی اپنے منہ مین بتا دیگا اور اگر کوئی چیز بدذائقہ یا تلخ ہو تو اوسکے چہرے سے تلخ یا ناگوار ذائقہ معلوم ہوتا ہے گو اوسکی آنکھین بند ہون یا عامل اوسکے پس پشت پر کھڑا ہو اور یہ آثار بھی مثل اور آثار کے مختلف معمولون مین مختلف درجے کے پائے جاتے ہین لیکن جسپر بکثرت عمل مقناطیسی کیا گیا ہو تو اوسپر یہ آثار بخوبی ظاہر ہوتے ہین دوسری شرکت شم یعنی اگر عامل یا دوسرا شخص جسکو معمول کے ساتھ ربط دیا جاوے گلاب سونگھے تو معمول کو چہرے سے فرحت حاصل ہوتی ہے یا اگر ہینگ سونگھے تو معمول کے چہرے سے کراہیت عیان ہوتی ہے یا اگر

کوئی چیز مثل مرچ کے سونگھے تو معمول اوسکے تیزی کی شکایت کرتا ہے جس درجے مین
ذائقہ کی شرکت کامل ہوتی ہے اوسی درجے مین شرکت شم بھی کامل ہوتی ہے لیکن مجھے
یہ تجربہ نہین ہے کہ شرکت ذائقہ اور شم ایک ہی معمول کو متاحاصل ہوتی ہے یا نہین غالب ہے
کہ دونون ساتھ ہی حاصل ہوتی ہون اگر عامل چاہے تو معمول کی قدرت ان دونون شرکتون کو
زائل کرسکتا ہے **تیسری شرکت لمس** اگر عامل کسی سے ہاتھ ملاوے تو معمول فوراً
کسی خیالی ہاتھ سے ہاتھ ملاتا ہے یا اگر عامل کو ہاتھ مین سوئی چبھوئی جاوے تو معمول اپنا ہاتھ
ہٹا لیتا ہے اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہے اور تکلیف کی شکایت کرتا ہے الغرض جسطرح سے
اس شرکت لمس کی آزمایش کیجاوے فرق نہین ہوتا ہے مین یہ بات تحقیق نہین
کہہ سکتا ہون کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر مین ہوتی ہے یا نہین اسواسطے کہ خواب
مقناطیسی مین آنکھون کا بند ہونا اور پتلی کا پھرا ہونا روشنی کا اثر نہ پہونچنا اس بات کا باعث ہے
کہ تجربہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اگرچہ معمول کو دل کی آنکھین کھلی ہوتی ہین لیکن ظاہری حواس اسکے
بالکل مسدود ہوتی ہین اور جو باتین نسبت شرکت ذائقہ اور شرکت شم اور شرکت لمس اوپر بیان کی گئین
وہ شرکتین فقط اس طرح سے پیدا ہوتی ہین کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا ہوتے ہین وہ بسبب
شرکت خیال کے معمول پر اثر کرتے ہین اور جو کچھہ عامل حس ظاہری باصرہ سے دیکھتا ہے
معمول حالت غائب بینی مین بیشک دل کی آنکھہ سے دیکھتا ہے اسواسطے کہ اگرچہ اوسکی آنکھین
بند ہوتی ہین لیکن جو چیزین اوسکے گرد ہوتی ہین اونکو وہ دیکھتا ہے لیکن جن شرکتون کا اثر
بیان ہوا وہ شرکتین حالت غائب بینی پر موقوف نہین ہین اور ہمکو ضرور ہے کہ حالت اصلی
غائب بینی اور اون آثار مین جو بنسبت شرکت خیال کے پیدا ہوتی ہین تمیز رکھین اور سمجھین بہرحال

میری راے یہ ہے کہ جیسی حالت آنکھہ کی خواب مقناطیسی مین ہوتی ہے اوسکے سبب سے شرکت
نظر کی بسبب آزمایش کرنے کے نتائج شافی نہین نکلینگے سامع کو باب مین مینے تجربات ہوتے
نہین دیکھے مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ معمول سوا عامل یا ہم ابلاغ کے اور کسی کی آواز نہین سنتا ہے

اور جو باتین معمول سے پوشیدہ کہی جاتی ہین اون سے وہ بخوبی واقف ہوجاتا ہے اکثر معمولون کو
شرکت جذبہ ہوتی ہے یعنی جیسا جذبہ عامل یا ہم ربط کو دل مین پیدا ہو ویسا ہی جذبہ معمول کے
دل مین پیدا ہوتا ہے اس بات کا تجربہ مجھی بخوبی نہین ہوا ہے اس واسطے کہ یہ بات دشوار ہے
کہ جس وقت جی چاہے اوس وقت کوئی سچا جذبہ دل مین پیدا کیا جاوے اسی سبب سے
اس بات مین جو تجربہ ہوتا ہے وہ اتفاقیہ ہوجاتا ہے مین نے دیکھا ہے کہ جب عامل مسکراتا یا ہنستا ہے
تو معمول بھی مسکرانے یا ہنسنے لگتا ہے اور جب عامل کی طبیعت گھبراتی ہے یا اوسکو کسی
طرح کا خوف ہوتا ہے تو معمول پر بھی یہ حالت گذر جاتی ہے اور اوسکو تکلیف ہوتی ہے
چنانچہ مین اول بیان کر چکا ہون کہ جب نا آزمودہ کار شخص فقط دل لگی یا سیر کے واسطے عمل مقناطیسی
کر بیٹھتا ہے اور عمل چل جاتا ہے اور وہ گھبرا جاتا ہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہے خصوصًا
اوس حال مین کہ معمول کمسن مرد ہو یا عورت اور وہ بیہوش ہوجاوی اور اپنے عزیزون کی بات کا
جواب نہ دے تو وہ پریشان ہوکر عامل سے استدعا اوسکی ہوش مین آنیکی کرتے ہین اور عامل
ایسے وقت مین بسبب ناواقفیت کی گھبرا جاتا ہے اور رشتہ دار اوسکی بسبب محبت معمول
اور ناواقفیت عمل کے عامل کو دست بگریبان ہوتے ہین اور اونکا اثر عامل کو اثر مقناطیسی کا
منافض ہوتا ہے اور اوسکا نتیجہ ہوتا ہے کہ تکلیف زیادہ معمول کے چہرے سے عیان ہوتی ہے
اور طرفہ یہ ہے کہ حقیقت مین اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی معمول کے چہرے سے اوس حالت خاص مین
عیان ہوتی ہے اور ایسی تکلیف کی عیان ہونے کے سبب سے یہ رشتہ دار اور بھی زیادہ
ڈرتے ہین اور اوسکو پکارتے ہین اور جب معمول نہین بولتا تو وہ رونے لگتے ہین اور
عامل کو برا بھلا کہتے ہین آخر کار نہایت پریشان ہوکر عامل اثر مقناطیسی کو دور کرنے کا
ارادہ کرتا ہے اور چونکہ عامل یا اور لوگ اصل ترکیب اوسکی تکلیف دفع کرنیکی نہین جانتے ہین
اونکی تدابیر سے کچھ فائدہ نہین ہوتا اور معمول سے اثر نہین ہوتا بیچارہ معمول بیوقوف اور جاہل
آدمیونکی ہاتھون مین پہنسکے بہت تکلیف اوٹھاتا ہے اور اوسکو غش کی نوبت یا تشنج کی حالت

پہونچ جاتی ہے پس ایسے وقت مین سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ معمول ڈالے سے غرق
تند کیا جاوے اور جب تک وہ معمول اوسے سوتے دینا اور اگر عامل کی طبیعت قائم ہوا اور پریشان
ہوا ور ایسی ترکیب کرے کہ وحشی او لیٹ جاتے پھر سے معمول کو جگا دیوے اور یہ قاعدہ ہمیشہ یاد
رکھنا چاہیے کہ بموجود ہوئے کسی تجربہ کار کی ایسے عمل کبھی نہ کیے جاوین اور ہم لوگ
آزمودہ کار ہین انکو عمل کرتے ہین ہم نے ایک مرتبہ بھی ہوتے نہین دیکھا کہ معمول کو تکلیف
لیکن نا آزمودہ کارون سے بہتسی حالتین ایسی تکلیف کی دیکھی ہین جسکا اوپر بیان کیا گیا
اور عامل آزمودہ کار کے معمول کی زبانی کبھی کچھ شکایت تکلیف کی نہین سنی اور بعد بیداری کے
ہمیشہ اوسکی طبیعت زیادہ خوش ہوتی ہے بلکہ اگر معمول کچھ بیماری بھی مثل امراض قلب وغیرہ کے
رکھتا ہے تو اچھا ہوجاتا ہے بہرحال جہانتک مجھکو تجربہ ہوا ہے مین خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی
اصلی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہون مگر ایسے تھوڑی عمل کا ذکر نہین کرتا ہون کہ جسمین بہت
قوی آثار نمایان ہون مثلاً معمول کو بشدت ہنسایا جاوے یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ
کیے جاوین مین ایسے عمل کو ہمیشہ ناپسند جانتا ہون اوس عمل کو بھی جسمین جھوٹی اور سخت اثر
پیدا کیے جاتے ہین مثلاً ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن مین یہ بات منقوش کی جاوے کہ وہ
تباہ ہوگیا یا یہ کہ معمول خود اپنے تئین ایک وحشی جانور سمجھے اگرچہ یہ کلیہ نہین ہے
کہ ایسی باتون کے منقوش خاطر ہونے سے معمول کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے مگر جن معمولون کی
طبیعت بہت نازک ہے احتمال ہے کہ اونکو نقصان پہونچے پس ایسی آزمایشین جو صرف
جلسہ عام مین فقط سیر کے واسطے کرنا بیکار ہے مگر خلوت مین اس مراد سے کہ جو باتین صحیح ہین
اور جو نتائج پیدا ہوسکتے ہین اونکو دریافت کیا جاوے تاکہ اس علم کی تحقیقات مین ترقی ہو
اور اون نتائج سے مفید عام کام لیے جاوین اور خواب مقناطیسی کا پیدا کرنا جلسہ عام مین جائز ہے
اس واسطے کہ ایسے خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط استعجاب اور دل لگی کے واسطے پیدا کرنا
عیب ہے اور اس علم کی ہتک ظاہر ہے کہ عمل مقناطیسی کچھ کھیل کی چیز نہین بلکہ حقیقت مین

یہ علم متبرک اور پاک ہے اسمین ادب سے تحقیقات کرنی چاہیے اس واسطے کہ جو قدرت
حق تعالی نے ہمکو بھلائی کے واسطے عطا کی ہے اوسکو بری کام مین لانا عیب اور بری
بات ہے اب مین شرکت خیال کی طرف سے عود کرکے شرکت جذبہ کا بیان کرونگا بہت معمول ایسے
ہوتے ہین کہ اونکو جذبات دیگر اشخاص کی شریک ہونے کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ اون اشخاص کے ساتھ
ربط دلایا جاوے مثلاً اگر شکی اور متعصب اور کھوٹے آدمی کے موجود ہونے کے سبب سے
معمول پر ناخوش بلکہ تکلیف کے وہ آثار پیدا ہوتے ہین اور بخلاف اسکے اگر معقول اور نیک بخت
آدمی موجود ہون تو آثار خوش آیند معمول کے چہرے سے نمایان ہوتے ہین اور ایسے مختلف
شخصون کا کہ جن کے خیالات بھی مختلف ہون اوس وقت موجود ہونا معمول کی طبیعت کو
بہت پریشان کرتا ہے اس وجہ سے کہ قوت مقناطیسی ہر ایک کی مختلف طور پر اثر کرتی ہے
یہ بات عاملون کی خوش نصیبی کی ہے کہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ اون پر اجتماع
اشخاص مختلف سے بہت اثر نہین ہوتا اور جب معمول سوتا ہے تو جس شخص کو اوسکے ساتھ
ربط دلایا جاوے اوسکے دل کی خیالات پڑھ لیتا ہے یہ بات اوس امر سے جدا ہے کہ معمول کو
عامل یا اور ہمربط آدمیون کے جذبات سے شرکت ہوتی ہے اب مین ایک اور قسم کی
غائب بینی کا ذکر کرتا ہون کہ جس کو غائب بینی بشرکت خیال اور قوت دریافت خیال
اشخاص غیر کہہ سکتے ہین اوسکے بیان سے پہلے مین اتنی تمہید استدلال بیان کرتا ہون کہ بہت
آدمی باوجودیکہ ثبوت غائب بینی برای العین دیکھتے ہین یہ کہتے ہین کہ غائب بینی فی الحقیقۃ
نہین ہو سکتی ایسے آدمیون سے دریافت کرنا چاہیے کہ اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کے
دل کو اندر اور جسم کے آرپار دیکھ لے اس سے کچھ زیادہ تعجب سمجھتے ہین کہ ایک پتھر کی دیوار کے
آرپار دیکھ لے میرے ذہن مین تو اس طرح خیالات کو اشخاص غیر کے دریافت کر لینا اور اس
قسم کی غائب بینی ہے کہ فاصلے سے کسی شی یا آدمی کو دیکھا جاوے زیادہ حیرانی کا سبب ہے ہو اگر
غائب بینی کی صورت مین تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ کوئی شے خاص کہ نہایت لطیف ہے

کہ اوسکے ذریعے سے ہم پر اشیا کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ ظاہر ہو جاتا ہے بجز اوس
بات کے معلوم کرلین کہ فلانے شخص کے دل مین کیا کیا خیالات ہین حالانکہ اوس خیالات کا
اوس شخص نے اظہار بھی نکیا ہو پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت مسلم مانتے ہین
اور غائب بینی کی قوت کو نہین مانتے ہین وہ عقل و فہم سے کچھ بہرہ نہین رکھتے ۔ جاننا چاہیے
کہ قدرت دریافت خیال مختلف صورتون مین نمایان ہوتی ہے جیسا کہ اگر معمول کو کسی شخص سے
ربط ولایا جاوے تو جو کچھ اوس شخص کے دل مین مثلاً کسی دولت کو وہ ہونے کا یا اپنے گھر والون کا
یا مکان یا اور کسی شئے کا خیال گذرتا ہے معمول اوسکا حال بہت تشریح اور تفصیل سے بیان
کرتا ہے اور معمول کو ہم ربط کے خیالات موجودہ بلکہ خیالات گذشتہ تک معلوم ہوجاتے ہین
یعنی اوسکے حافظے کا شریک ہوجاتا ہے اور زیادہ اس سے یہ بات ہے کہ معمول وہ باتین
دریافت کرلیتا ہے جو سابق مین اوس شخص کو معلوم تھین مگر اوس وقت بھول گیا ہے
اسی وجہ سے وہ شخص معمول کے بیانات کو غلط بتاتا ہے اور معمول اپنے بیان کے صحیح ہونے مین
نہایت اصرار کرتا ہے اور جب اس بات کی تحقیق کی جاتی ہے اور ہم ربط غور بھی کرتا ہے
تو صحت بیان معمول کا یقین کرتا ہے جس طرح بعض اوقات ہمکو بعض باتین فراموش ہوجاتی ہین
اور پھر یاد آجاتی ہین اس حال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سونے والا ہمارے خیالات گذشتہ مین
کہ اوس وقت ہمکو یاد نہین ہوتے ہین شریک ہوجاتا ہے اس صورت مین یہ بات ضرور ماننی پڑیگی
کہ غائب بینی بسبب شرکت خیال کے بھی حاصل ہوتی ہے بہرحال اگر ہمکو امکان وقوع غائب بینی کا
یقین ہو تو غائب بینی بلاواسطہ شرکت خیال اور بواسطہ شرکت خیال مین تمیز کرنی بہت
مشکل ہے مثلاً ایک شخص کی درخواست کے موافق معمول کسی خاص مکان کا یا اور
جو چیزین مثل میز و کرسی و پلنگ و فرش و دیگر اشیا اوس مکان مین موجود ہین اوسکا
تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور جیسا کہ وہ بیان کرتا جاتا ہے مالک مکان اپنے جی مین مطابقت
کرتا جاتا ہے کہ جس وقت مین اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیا اسی ترتیب سے

اوس مکان مین رکھی ہوئین تھین لیکن بیان کرتے کرتے معمول کسی خاص تصویر کا یعنی کسی آدمی یا کتے یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہے اور بلحاظ کسی اور دوسری شے کے اوسکا موقع کسی اور طور پر بیان کرتا ہے اور مالک اوسکے بیان کو غلط بتاتا ہی اور بعد تکرار بسیار کی بھی معمول اپنے قول کو اور مالک کو صحیح جانتا ہے لیکن جب مالک مکان اپنے گھر کو پھر آتا ہی تو اوسکو دریافت ہوتا ہے کہ حقیقت مین مجھسے غلطی ہوئی اور معمول کا بیان راست تھا اب اوسکو یاد آتا ہے کہ کسی خاص وقت تک وہ تصویر اس موقع پر رکھی ہوئی تھی جو اوسکے ذہن مین تھا لیکن بعد ازان خواہ تو اوسنے خود خواہ کسی اور شخص نے اوس مقام کو بدل کر دوسری جگہہ پر رکھ دیا تھا جو سونے والے نے بیان کیا تھا الا وہ اس بات کو اوس وقت بھول گیا تھا ایسی باتین اکثر ہوتی ہین اور اسکے دو سبب ہوتے ہین اول یہ کہ سونے والا حقیقت مین اوس شخص کے خیالات گذشتہ پڑھ رہا ہی اور کسی طور سے جو ہمکو معلوم نہین ہو سکتا ہے اوسکو یہ امر دریافت ہو جاتا ہی کہ خیال حال اوس شخص کا غلط ہی دوسرے یہ کہ جب سونیوالے سے کہا جاتا ہے کہ فلانے مکان کا حال بتاؤ تو وہ اوس مکان کا نشان مستفسر کے ذہن مین پاکر اوسی نشان پر چلا جاتا ہے تا وقتیکہ غائب ہین اوس مکان کو برأی العین باطرح دیکھنے لگتا ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ ایسا امر اکثر واقع ہوتا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ صندوق سر بمہر یا بند خط یا لفافہ سربمہر کا حال دریافت کر لیتے ہین اور بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایسا موجود ہو کہ جو خط کے مطلب سے یا صندوق کے اندر کے اشیا سے واقف ہو اور اوسکے ساتھ ربط دلایا جاوے تو سب باتین دریافت کر لیتے ہین اور اگر یہ بات نہو تو دریافت نہین کر سکتے جب ایک معمول اس قسم کا جو شرکت خیال کے سبب سے اشیاء غائب کو دیکھتا ہی ایک وقت مین اشیاء غائب کو نہین دیکھ سکتا ہے اور پھر کسی ایسے شخص کے آنیکے بعد جو اون اشیا کے حال سے واقف ہو اونکو دیکھنے لگتا ہی تو دیکھنے والون کو خیال ہوتا ہی کہ اس مین کچھہ سازش ہوتی ہے حالانکہ اگر یہ سب مختلف صورتین اس عمل کی معلوم ہووین تو بجا ہی اسکے

کہ ہم معمول پر شبہہ کرین ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری اور صدق معمول کا حاصل ہوتا ہی اور اگرچہ اکثر ایسا ہوتا ہے جیسا ابھی بیان ہوا کہ معمول کے بیان کو کسی خیال یا شی موجودہ حال کی نسبت غلط سمجھتے ہین اور حقیقت مین اوسکا بیان صحیح ہوتا ہی لیکن یہ بھی ہوتا ہے کہ معمول کی بیان کو غلط سمجھ لیتے ہین اور بعد ازان ایسی سبیل کوئی نہین واقع ہوتی جس سے اوسکے بیان کی صحت دریافت کیجاوے حقیقت یہ ہی کہ دونون جانب مین بہت سی وجوہ غلطی کے ایسے واقع ہوتی ہین کہ اون کا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے مثلاً ممکن ہی کہ معمول حقیقت مین کسی واقع گذشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اوسکے ذہن مین راسخ ہو کہ یہ بات زمانہ حال مین موجود ہی گذشتہ اور حال واقعات اوسکے دل پر ایک ہی طرح سی پیدا ہوتی ہین اسواسطے کہ دونون آثار باطنی ہین اس سبب سی اوسکو اون مین فوراً تمیز نہین ہوتی اور غالب ہی کہ اگر ہمکو دریافت ہو کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکا بیان صحیح اور مطابق واقع معلوم ہو لہذا عامل کو اس امر کا لحاظ ملحوظ خاطر رکھنا واجب لازم ہی یہ بھی ہوسکتا ہی کہ معمول کے خیال پر اور لوگون کے خیال سی اثر ہو بلکہ یہ اثر شرکت خیال اتنا تیز ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص اشارہ صریحاً کرے یا کوئی سوال بطور فہمایش حیلہ کیا جاوے تو معمول ایسا متاثر ہوتا ہی جیسا کہ سوال کرنیوالے کے خیالات اور حافظے سی ہوتا ہی اور یہ سب باتین مجتمع ہو کر معمول کو خیال کو پریشان کردیتی ہین اسواسطے مناسب ہی کہ فہمایش سوالات اور اشارات ہرگز کام مین نہ لائی جاوین بلکہ معمول کو از خود جو کچھ کہنے دین اگرچہ بعض معمول ایسے بھی ہوتی ہین کہ واقعات گذشتہ و حال مین تمیز کرسکتے ہین اور اون ہی سب حالتون مین برابر غلطی نہین ہوتی بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ بعض معمولون کو اکثر اوقات قدرت غائب بینی حاصل ہوتی ہی لیکن کبھی کبھی یہ قدرت برای چندے جاتی بھی رہتی ہے اور فقط خیالات آئینہ ضمیر کی [illegible] رہتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تجربات اولین مین عامل کو ظہور آثار عقل انفسی کی [illegible] ایسا تعجب اور خوشی معلوم ہوتی ہی کہ وہ نادانستہ حالت تحریر فہمایش [illegible] خیالات

ذہن مین بسبب شرکت خیال کو پیدا کردیتا ہے لیکن چند مرتبہ وہ عمل کرچکتا ہے تو اوسکی
طبیعت سلیم اور مطیع ہوجاتی ہے اور پھر اوسکو خواہش فقط اسی بات کی ہوتی ہے کہ جو کچھ
معمول کو سکھاتا ہے کبھی پریشانی اوسکے انہماک مین نہین ہوتی ہے درجہ بدرجہ
معمول کی قوت بڑھتی جاتی ہے اور زیادہ مشق سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اگر ابتدا مین کچھ
نقص یا اوسکے بیانون مین الجھاوٹ بھی پائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ سب صحیح ہوجاتے ہین
اکثر ویسا ہوتا ہے کہ معمول کو عامل یا اور شخص مربوط اوس کے جسم کے ساتھ شرکت ہوجاتی ہے
یعنی جو علامت عامل کو ہو اوسکا اثر معمول کے جسم پر ہوجاتا ہے اور بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو
عامل کے جسم کا ضعیف ہو اور کوئی حال معلوم ہوجاتا ہے اور معمول بتا دیتا ہے کہ عامل کے فلان
یا پھیپھڑے یا جگر یا معدے مین فلان مرض ہے اور بہت صورتون مین اوسکا بیان صحیح ہوتا ہے اور
معمول کو ایک شخص کا نہین بلکہ جانثار مریض کی صحت کو دریافت کرنیکا حاصل ہوجاتا ہے اور یہ قوت
بلکہ اوس حالت مین بھی کام آتی ہے کہ جس شخص کا حال دریافت کرنا منظور ہو اور وہ فاصلہ پر ہو
بشرطیکہ کسی طرح معمول مین اور اوسمین ربط پیدا کیا جاوے اور اس ربط کو پیدا کرنے کے واسطے
یہ بات کافی ہے کہ اوس آدمی کے بال یا اور کوئی شے جو اوسکے پاس رہی ہو یا اوسکی تحریر یا خط
اوسکی معمول کے پاس رکھی جاوے تو اس شی کی امداد سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتھ
ایک ربط پیدا ہوکر یہ بات حاصل ہوجاتی ہے کہ گویا وہ شخص معمول کے پاس موجود ہے
اور پھر جو کچھ معمول اوسکی نسبت بیان کرتا ہے صحیح ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ ایسے بعض معمول کو
جو جسم کا حال دریافت کرلیتا ہے یہ قدرت بھی ہوتی ہے کہ علاج مناسب ہر مرض کا مریض کو
بتا دیتا ہے لیکن مجھکو بخوبی امتحان اس امر کا نہین ہوا ہے جاننا چاہیے کہ دریافت
حال اشخاص غیر کی قدرت جو معمول کو ہوتی ہے وہ غائب بینی کی ایک قسم ہے
لیکن انمین اتنا امتیاز چاہیے کہ حقیقت بینی کے واسطے ضرور نہین ہے کہ اشیاء غائب کو معمول
برای العین دیکھتا ہے بلکہ وہ صرف اون اشیا کا خیال یا نقشہ جو اون لوگون کے

ذہن میں ہوتا ہے معمول کے ذہن میں اونکا خیال منتقل ہو جاتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں
کہ وہ بس غائب بینی ہی ہے اور غائب بینی صریح کوئی شے نہیں لیکن آگے دریافت ہوگا
کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت حال اشخاص غیر دو چیزیں علیحدہ ہیں اور یہ دونوں چیزیں شرکت
حس پر موقوف ہیں پس ان دونوں میں امتیاز کرنا اور دونوں کو ایک نہ سمجھنا چاہیے
دنیا کے لوگوں میں اس طرح کی شرکت یا رغبت خود بخود بہت واقع ہوتی ہے کوئی آدمی
ایسا نہیں جسکی کچھ نہ کچھ رغبت کسی خاص شے کی طرف نہو اور رغبت ایسی چیز ہوتی ہے کہ اگر
دو آدمی اتفاقاً مرتبہ اولین میں ملے اور ملتے ہی اون میں آپس میں بہت محبت ہو جاتی ہے اور اس بات کا
سبب دونوں میں سے کوئی بیان نہیں کر سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ کبھی کبھی جو دو آدمیوں کو باہم اول ہی
نظر میں عشق ہو جاتا ہے تو یہ بات کچھ خیالی نہیں بلکہ اصلی ہے اور جس طرح سے آدمیوں میں رغبت
ہوتی ہے اوسی طرح سخت تنفر بھی ہوتا ہے چنانچہ بعض شخص کو بعضے شخص سے ایسا تنفر ہوتا ہے
کہ تمام عمر نہیں رفع ہوتا ہے اور اگر اوس سے سبب اسکا دریافت کیا جاوے تو نہیں بتا سکتا ہے
بلکہ وہ اوس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہے مگر دور نہیں ہو سکتا لیکن حالت عمل مقناطیسی میں اسطرح کا
تنفر بہت قوی ہوتا ہے بعض حالتوں میں معمول کو کسی خاص شخص کے موجود ہونے کی
برداشت ہرگز نہیں ہوتی اور درحالیکہ اوسپر خواب مقناطیسی کا اثر نہو تو کچھ بھی تنفر
اوس شخص سے نہیں ہوتا بلکہ حیوانات مطلق یا غیر ذی روح اشیا کی نسبت اس قسم کا تنفر بہت
قوی طور پر نمایاں ہوتا ہے چنانچہ بہت آدمیوں کو بلی یا کتے یا چوہے یا مینڈک
یا مکڑی کے دیکھنے کی برداشت نہیں ہوتی یہانتک کہ اگر یہ جانور پوشیدہ بھی ہوں تو بھی
اونکو اونکا موجود ہونا معلوم ہو جاتا ہے اور اگر اوس جگہ سے اونکو علیحدہ نہ کیا جاوے
تو طبیعت اونکی بگڑ جاتی ہے بلکہ غشی یا تشنج کی نوبت ہو جاتی ہے بعض لوگوں کو ایسی اشیا سے
تنفر ہوتا ہے کہ جس سے اکثر لوگوں کو رغبت ہوتی ہے مثل پھول گلاب یا سیب یا ناسپاتی
یا خربزہ وغیرہ کے چنانچہ ایک بڑے عامل عمل مقناطیسی کو تجربہ ہوا ہے کہ اس قسم کا تنفر اور

عمل مقناطیسی میں آپس میں بہت ربط ہے یعنی جن شخصون کو اس قسم سے سخت تنفر ہوتا ہے اونپر عمل
مقناطیسی کا اثر جلد اور تیز ہوتا ہے ان بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آدمیون اور حیوانات اور
غیر ذی روح اشیا مین کچھ خاص قسم کے ایسے اشیا ہین کہ اوسکا اثر خاص آدمیون پر ہوتا ہے
اغلب ہے کہ یہ شی وہی ہے کہ جسکے سبب سے عمل مقناطیسی کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے اور
خواب مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور مین آتے ہین **تبصرہ چہارم** غائب بینی اوسکو کہتے ہین
کہ بلا مدد آنکھون کے معمول فاصلے کی اور غائب اشیا کو دیکھے اور ابتدا مین جب
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاتا ہے تو باوجود بند آنکھون کے سونیوالا خود بخود دریافت کرنیکے
کہتا ہے کہ مین عامل کے ہاتھ کو دیکھتا ہون اور اکثر یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مجھکو انگلیون سے
روشنی نکلتی نظر آتی ہے اگر ہاتھ بند آنکھون کے سامنے یا سر کے پاس یا سر کے اوپر یا پیچھے
یا ایسی جگہہ ہو کہ حس باصرہ ظاہری اصلی معمول کی اوسکو نہ دیکھ سکے تو ان سب جگہون مین معمول
اوسکو دیکھ سکتا ہے لیکن پٹی کے باندھنے سے معمول کی قدرت غائب بینی مین کمی ہو جاتی ہے
حقیقت یہ ہے کہ بغیر آنکھون پر پٹی باندھنے کے آنکھین دو طور پر قدرتی بند ہو جاتی ہین چنانچہ
اون صورتون مین کہ جب حالت خواب بیداری خود بخود و بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہو جاتی ہے
ہمیشہ آنکھ کی پتلی بالکل قائم ہوتی ہے اور اوسپر روشنی کا کچھ اثر بھی نہین ہوتا ہے اور آنکھونکو
زور سے کھولدینے سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر پتلی فقط قائم بھی نہین ہوتی ہے بلکہ اوپر کی طرف
اولٹی ہوتی ہے حتی کہ اگر آنکھون کو زور سے کھولا بھی جاوے تو بھی پتلی نظر نہین آتی ہے پہلے سونیوالا
ہاتھ کی دیکھنے کی واسطے بہت کوشش کرتا ہے اور اگرچہ آنکھین اوسکی بند ہوتی ہین لیکن
آنکھونکی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اونکے استعمال کے واسطے بہت جہد کرتا ہے اوسکی
صورت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے سامنے دیکھ رہا ہے گو ہاتھ سر کی پشت پر ہو ظاہر ہے
کہ سونیوالے کی باطنی آنکھ یعنی حس باصرہ باطنی ہاتھ کی شکل کو دریافت کرنیکے واسطے کوشش
کرتی ہے اور ابتدا مین جب سونیوالا ہاتھ کو دیکھتا ہے تو اوسکو دھندلا نظر آتا ہے [illegible] لیکن

رفتہ رفتہ جب خواب اعلیٰ کی نوبت پہونچتی ہے تو تاریکی زائل ہوجاتی ہے اور ہاتھ صاف صاف
قدرتی رنگ مین نظر آتا ہے پہلی پہلے ہاتھ کا رنگ بھورا سا نظر آتا ہے اگر کمرے مین کچھ بھی
کام کیا جاوے اور جتنا بھی چاہے اوسکو پوشیدگی سے کرین تو اگر سونیوالے کا دھیان
کسی اور طرف متوجہ ہوگا تو وہ فوراً بتا دیگا کہ فلان شخص نے فلان حرکت کی ہے علاوہ یہ بات
اور عامل کی ہاتھ کا دیکھنا اکثر معمولون مین دیکھا ہے غرضکہ یہ آثار عمل مقناطیسی کی روزانہ ظہور مین
آتے ہین اس بیان سے ظاہر ہے کہ بلا استعمال حس باصرہ ظاہری کی معمول اشیا کو صاف دیکھتا ہے
اس بات کی صحیح ہونے مین کچھ شک نہین ہے اور اس بات کی وجہ دریافت ہونی بھی ایسی مشکل ہے
جیسی غائب بینی کی اور صورتون کی باعثون کا دریافت کرنا دشوار ہے سوال یہ ہے کہ سونیوالا
بند آنکھون سے دیکھتا ہے اوسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعہ سے پہونچتا ہے اسمین تو ہرگز شک نہین
کہ جب تک دماغ مین اثر نہین ہوتا ہے تب تک کسی شی کو معمول دیکھ نہین سکتا ہے لیکن یہ فرما ہے
کہ وہ کس قسم کا اثر ہے جو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہونچ سکتا ہے حس باصرہ ظاہری تو
کام مین نہین آتی اوس واسطے کہ آنکھین بند ہوتی ہین اور قطع نظر اسکے پتلی اوس وقت مین
اس قابل نہین ہوتی ہے کہ روشنی کا اثر اوسپر ہو پس ہمکو یہ بات ضرور ماننی پڑیگی کہ اجسام سے
کوئی خاص اثر ایسا ہے جو بلا ذریعہ آنکھون کے دماغ تک سرایت کر جاتا ہے حیرت کی بات یہ ہے
کہ جب سونیوالا کسی شی کو صاف نہین دیکھ سکتا ہے تو صاف دیکھنے کے واسطے اپنی پیشانی
یا سر یا پشت سر پر اوس شی کو رکھ لیتا ہے اور اس ذریعہ سے اوسکو صاف صاف دیکھ سکتا ہے
پس معلوم ہوا کہ یہ چیز مثل حرارت کی سقف سر یعنی کھوپڑی کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت
کر جاتا ہے اور غالب ہے کہ جب معمول ایسی اشیا دیکھتا ہے جو اوسکے سر سے چھوئی ہوئی
نہین ہوتین تو اون اشیا سے بھی یہ چیز کھوپڑی پر گرکے اوسکے اندر گذر جاتا ہے
تو ہم یہ بات جان جاتے ہین کہ کوئی شی ایسی ہے جسکے ذریعہ سے اوسکی حس باطنی پر
اثر ہوتا ہے اور حالت اصلی انسان مین اوسکا اثر نہین ہوتا یا اگر ہوتا بھی ہے تو حواس ظاہری پر اثر

ایسا قوی ہوتا ہے کہ جو اثر حس باطنی پر ہوتا ہے تو وہ دب جاتا ہے ایسی حالت میں یہ بات آسانی سے
تیار ہو ذہن میں آجاتی ہے کہ عمل مقناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا ہے تو جسکے سبب سے سب اشیا
قریب و بعید کو دیکھتا ہے یہ جوہر اس قسم کا ہے کہ تمام عالم میں مثل نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کو
آسانی سے دوڑ جاتا ہے اور مثل حرارت کو سب اشیا میں حتی کہ خشتی دیواروں میں بھی اوسکا
گذر ہو جاتا ہے وسمس سنگ صاحب نے اس جوہر کا نام اوڈیل رکھا ہے اس جوہر کی یہ کیفیت ہے
کہ نور آفتاب سے جو اسکی رفتار رکھتا ہے اور حرارت کی نسبت بعض اجسام میں زیادہ آسانی سے نفوذ
کر لیتا ہے دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگر کسی شی کو کاغذ میں لپیٹ کر یا صندوق میں
بند کر کے تو معمول اسکو دیکھ لیتا ہے بلکہ سرنامہ اور مضمون بند خط کا صاف صاف پڑھ دیتا ہے
لیکن سب معمول ایسے نہیں ہوتے ہیں بعض معمول ایسے ہیں کہ بلا خواب مقناطیسی کے پیدا ہوئے
وہ بند تحریر پڑھ لیتے ہیں مگر کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال ہی کے
سبب سے یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ غائب بینی کے سبب سے وہ تحریر پڑھ لیتا ہے لیکن
یہ بات ضرور ہے کہ کسی وقت معمول پڑھ سکتا ہے اور کسی وقت نہیں ہم ابتدا میں تفصیل
بیان کر چکے ہیں کہ معمول کی قوت مقناطیسی میں کن کن باعثوں سے حرج واقع ہوتا ہے
وہی باعث ایسے وقت میں بھی حارج ہو جاتے ہیں بعض عامل ایسے ہیں کہ اونکے معمولوں کو یہ قدرت
حاصل ہوتی ہے اور بعضوں کے معمولوں کو یہ قدرت کبھی نہیں حاصل ہوتی اور بعض غائب بین
کسی وقت غائب بینی اور کسی وقت شرکت خیال کے سبب سے پڑھ اور دیکھ سکتے ہیں اور کسی وقت
نہ صریح غائب بینی کی قوت اونمیں ہوتی ہے نہ شراکت کے ذریعہ سے یہ قدرت اونکو حاصل ہوتی ہے ایک اور
صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہو اوسکے اوپر یا نیچے یا پہلو میں جو دوسرا مکان ہو
اوسمیں جو چیزیں ہوں معمول اونکو دیکھتا ہے اور خود بخود حال اونکا بیان کرتا ہے جس سے معلوم
باب میں یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ معمول سوا عامل کے یا اوس شخص کی آواز کے جسکے ساتھ
اوسکو رابطہ دلا دیا گیا ہو اور کسی کی آواز بالکل نہیں سنتا ہے اور حس شامہ کا یہ حال ہے کہ غلط بھی بات

نہیں ہوتی ہے کہ ان اشیا کو جو معمول دیکھتا ہے اونکی بو کا حال بیان کرتا ہے بلکہ معمول انکی
رنگ و صورت بتاتا ہے اور اکثر یہ بات بھی بتاتا ہے کہ اون میں سے کچھ روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے
ظاہر ہے کہ یہ امر حس شامہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا اور اگر کوئی اپنے ذہن میں یہ سمجھ لے
کہ حس شامہ کے تیز ہو جانے سے صورت اور رنگ اور شفافی یا تاریکی اشیا کی حالت خواب
مقناطیسی میں معلوم ہوتی ہے تو یہ بات ماننی پڑیگی کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے ایک حس کا فعل
دوسرے حس کو منتقل ہو جاتا ہے اگر اس بات کو مانیں تو یہ اور بھی زیادہ عجیب تر عمل مقناطیسی کا
ہوگا یہ موقع اس بات کی بحث کا نہیں ہے کہ اصل ماہیت اوس جوہر کی کیا ہے کہ جسکے سبب سے قوت
باصرہ باطنی کام میں آتی ہے اب دو ایک بات کا ذکر میں اس جگہ کرتا ہوں کہ جو اشیا معمول
دیکھتا ہے اون میں سے اوسکو ہمیشہ ایک قسم کی روشنی نکلتی معلوم ہوتی ہے چنانچہ معمول بتاتا ہے
کہ عامل کی ہاتھوں میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سب اشیا میں سے
کچھ نہ کچھ چیز نکلتی ہے نام اوسکا ہم جو چاہیں رکھ لیں چنانچہ ریشن بیگ صاحب نے علاوہ
عمل مقناطیسی کی بہ تجربہ دریافت کیا ہے کہ جمیع اشیا مادی میں سے ایک خاص قسم کا جوہر
نکل کر تمام عالم میں پھیلا ہوا ہے اور اکثر آدمیوں میں سرایت کرتا ہے اور اس جوہر کا اثر
خاصکر اون آدمیوں پر زیادہ ہوتا ہے جنکو خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوتی ہے
اور ان نتائج کا ثبوت عمل مقناطیسی سے بھی حاصل ہے اسواسطے کہ معمول کو اشیا میں سے روشنی
نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہوتا ہے
اوس سے علیحدہ کسی مکان کو قوت باصرہ باطنی سے دیکھتا ہے میں نے اکثر یہ بات دیکھی ہے
کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال نہیں ہوتی یا بلا شرکت خیال کے دیکھتا ہے اور اسکا
ثبوت کئی وجہ سے ہو سکتا ہے اول یہ کہ معمول کا بیان اس طور پر ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شے کو دیکھ کر
اور اوسکا بیان کرے اور دوسرے دور کی چیزوں کا معمول بیان کرتا ہے اور اکثر جب تک اوسکو
اشارہ نکیا جاوے خاص اوس چیز کا ذکر نہیں کرتا جسکی طرف عامل کا خیال اوس وقت ہوتا ہے

دوسری یہ کہ جو آدمی اوس مکان مین ہون اور جو کچھہ وہ کر رہی ہون سب کا حال بیان کرتا ہی
اور عامل نہ تو اون آدمیون سی واقف ہوتا ہی اور نہ جانتا ہی کہ وہ کیا کرتے ہین چنانچہ ایک بار ایک عورت پر
لیوس صاحب نے عمل کیا اور حالت غائب بینی اوسکو دفعتہً حاصل ہو گئی اوس عورت نے میرے
گھر کا حال بیان کرنا شروع کیا اور بتایا کہ ایک کمرے مین ایک عورت اور ایک مرد موجود ہی اور سیاہ
پوشاک عورت پہنی ہوے ہی اور وہ عورت پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہی اور ایک مرد میز کے پاس
ہاتھہ ٹیکے ہوے کھڑا ہی اور اوسکے دست چپ کی چھوٹی اونگلی مین ایک چھلا ہی اور جو کچھہ
وہان کا حال تھا وہ سب بتایا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جس وقت کا ذکر معمول نے
کیا تھا اوس وقت یہ سب باتین درست تھین فقط اتنی غلطی نکلی کہ اوس مرد کی دست راست کی
اونگلی مین چھلا تھا اور معمول نے دست چپ مین بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر کیا کرتے ہین
چنانچہ بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ وہ ہمیشہ راست کو چپ اور چپ کو راست اور جنوب کو شمال
اور شمال کو جنوب اور مغرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتے ہین اس سے یہ بات ثابت ہی کہ
معمول جو کچھہ بیان کرتے ہین عامل کی شرکت خیال سے نہین بیان کرتے ہین اسواسطے کہ عامل تو
سمت درست جانتا ہی پس معمول بھی سمت درست بتاتا ایک دفعہ ایک اور معمول کے بیان مین
جو اطراف و سمت کی غلطی ہوئی تو مین پہلے پہل بہت متعجب ہوا لیکن جب مین نے اوسکی سب باتین
ملائین تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ کیا کرتا ہی مین اس بات کی وجہ نہین بتا سکتا ہون
کہ ایسی غلطیان معمول کیون کیا کرتے ہین لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھہ قاعدہ کلیہ نہین ہی
کہ سبھی معمول ایسی غلطی کرین کوئی غلطی کرتا ہی کوئی نہین کرتا ہی ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی
کہ معمول عامل کی خواہش سے اور اکثر خود بخود بھی مقامات اور ممالک دور و دراز کی سیر کرتا ہی اور وہانکے
آدمیون کا حال بیان کرتا ہی بعض اوقات تو یہ امر بسبب شرکت خیال کے کہ عامل کو ساتھہ معمول کو
ہوتی ہی پیدا ہوتا ہے لیکن بہت سی صورتین ایسی ہین کہ شرکت خیال ہرگز نہین ہوتی
مثلاً معمول اون مکانات اور ملکون کی سیر کرتا ہے جو عامل کو معلوم بھی نہین ہوتی

نہ کسی اور شخص موجود کو اون مقامات سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اس سے جب اون ممالک کا
بیان کرتا ہے تو ویسے جزئیات اور تغیرات کا بیان کرتا ہے جو کسی کو بھی معلوم نہین ہوتی ہین
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ معمول گویا ہی جی مین اوس ملک کو جاتا ہے اور پہلے پہل تو اوسکو
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور کسی خاص جگہ مین ساکن نہین اور بعد تھوڑی
دیر کے کہتا ہے کہ اب مین وہان پہونچ گیا اور شہر کا حال اور درخت اور مکانات اور معبد
اور حمام اور لوگ جو چلتے پھرتے ہین سب کا حال بہت خوش ہو کر بیان کرتا ہے اور اگر مکرر
سہ کرر اوسی شہر مین بھیجا جاوے تو وہان کا سب حال مطابق بیان اول بیان کرتا ہی
فقط آدمیون کے حال مین اختلاف ہوتا ہے اس واسطے کہ آدمی ہمیشہ اوسکو ایک طور پر
نہین مل سکتے اور معمول دور و دراز ملکون کی سیر بغیر اس بات کے کہ ایک نئی حالت اوس مین
پیدا ہو نہین کر سکتا ہے یہ نئی حالت اکثر خود بخود پیدا ہو جاتی ہی اگر خود بخود نہو تو ترکیب
معروف یا عامل کی مرضی سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے یہ نئی حالت یعنی حالت سیاحی
جب پیدا ہو جاتی ہے تو معمول کا نقشہ کچھ اور ہو جاتا ہی مثلاً ایک معمول کو مین نے
دیکھا کہ پہلی حالت روشن مین پس پشت یا دوسرے کمرے کا حال یا باہم ربط کے جسم کا حال صحیح صحیح
بتا دیتا تھا اور جو شخص جس طرح کا سوال اوس سے کرے اوسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تھا
لیکن اکثر اس معمول کو خود بخود ایک نئی حالت پیدا ہو جاتی تھی اور اس نئی حالت مین وہ کوئی
آواز بھی نہین سنتا تھا حتی کہ عامل بھی جب تک اوسکے اونگلیون کو سرون سے اپنا منھ
نہ لگا دے تب تک عامل کی بھی بات نہین سنتا تھا اور اگر کوئی شخص غیر بھی سوا عامل کے
اوسکے اونگلیون کی ذریعہ سے بات کرتا تھا تو وہ سن لیتا تھا لیکن جب کوئی شخص اس
ترکیب خاص سے بات کرتا تھا تو معمول ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اوسکی ہوتی تھی
تو فقط یہی بات نہین ہوتی تھی کہ جہان چاہو اوسے بھیجدو بلکہ وہ خود بخود کسی دور و دراز
ملک مین پہونچا ہو وہان کی سیر مین مصروف ہوتا تھا ایسی حالت مین وہ کہتا تھا کہ اب مین

فلانی جگہ چلا گیا یا اگر عامل کے حکم سے بھیجا جاتا تھا تو کہتا تھا کہ اب مجھے فلان جگہ لے گئے اور
اگر تھک جاتا تھا تو کہتا تھا اب مجھے واپس لے چلو اور عامل تھوڑی سی ترکیب سے اوسے
واپس لے آتا تھا جب وہ اپنی پہلی حالت مین آجاتا تھا تو جو کچھ اوس نے سیر کی تھی اوسکا
حال اوسے یاد رہتا تھا ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس شخص کو عامل کے
اوسکو معمول شکل لیے ہوا مین تیرتا دیکھتا ہے اور غائب مین جس آدمی کو دیکھتا ہی خواہ تو
اوسکو اوس سے رغبت ہوتی ہے خواہ تنفر ہوجاتا ہی اور اوس آدمی کا چہرہ اور نقش ونگار
اور رنگ اور بال اور آنکھین اور وضع بہت صحت سے بتاتا ہے اور جو کچھ وہ کر رہا ہو اوسکا
حال بیان کرتا ہے یاد رکھنا چاہیے کہ جن آدمیون کا یا مقامات کا نام نہین جانتے ہون
تو معمول سے اوسکا نام حاصل نہین ہوسکتا ہے فقط اونکا حال بیان کرتا ہی بعض غائب بین
ایسے ہوتے ہین کہ جن آدمیونکو وہ دیکھتے ہین اونکے ساتھہ شرکت خیال ہوجاتی ہے یعنی
اوس شخص کے خیال دریافت کر لیتے ہین اور حال گذشتہ اوسکا بلکہ جو کچھ اوسکی ارادے
ہوتے ہین وہ بھی دریافت کر لیتے ہین یہ نہ کہ فقط اس صورت مین ظاہر نہین ہوتا کہ عامل
اوس شخص کا نام بتا دے جسکا نظر آنا چاہتا ہی بلکہ اوس صورت مین یہ بلکہ نمایان ہوتا ہی کہ کوئی شی
مثل بال یا چھلا یا تحریر اوسکے ہاتھہ کی معمول کے ہاتھہ مین رکھہ دیجاوے تو معمول بآسانی اوسکا
حال بیان کر دیتا ہے اور پہلے معمول بال یا تحریر کو اپنے ہاتھہ مین دبا لیتا ہی اگر وہ آدمی اوسکو
فوراً نظر نہ آوے تو اوسی بال یا تحریر کو اپنے سر پر رکھہ لیتا ہی اور کہتا ہی کہ اب مین نے
اس چیز کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھہ لیا حالانکہ اوسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین جب یہ ترکیب
کر چکتا ہے تو اوس آدمی کو دیکھنے لگتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کچھ وہ آدمی کر رہا ہو معلوم ہوجاتا ہی
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس وقت کا حال معلوم ہوتا ہی جب اوسنے وہ کاغذ جو معمول کے
ہاتھہ مین ہی لکھا تھا کبھی کسی پہلے وقت کا حال دریافت ہوتا ہی اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے
کسواسطے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ رہے تو خیال ہوسکتا ہی کہ معمول غلطی کر رہا ہے حالانکہ

حقیقت مین وہ کچھ بھی غلطی نہ کرتا ہوا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول اوس آدمی کا تمام حال زمانہ ماضیکا
زمانہ حال تک بیان کرتا ہے اور جن شخصون کو وہ اس طرح دیکھتا ہی اونکی خیالات دریافت
کرلیتا ہے زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ وہ اونکے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور وہ اوسکو جواب بھی دیتا
لیکن جواب کا دینا فقط قرائن او رمعمول کی گفتگو کی وضع سے معلوم ہوجاتا ہی یہ گفتگو معمول کی
اون لوگون کی ساتھ کسی کو سنائی نہین دیتی اور معمول اونکے ساتھ کلام بھی اس طرح کرتا ہے
کہ گویا آپس مین بہت رسم اور ربط ہی مثلاً کبھی کبھی وہ اون لوگون کو تنبیہ کرتا ہے کہ تم اپنے
عزیزون یا دوستون کو خط کیون نہین لکھتے اور جو کچھ وہ عذرات کرتے ہین اونکو توجہ سے
سنتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اونکی عذرات کو منظور یا نامنظور کرتا ہی اور معمول مصر ہوکر کہتا ہی
کہ مین اون لوگون سی گفتگو کر رہا ہون اور یہ بھی بیان کرتا ہی کہ مین اون لوگون کے ذہن مین
اپنا خیال ڈال سکتا ہون بلکہ ایسا کرسکتا ہون کہ وہ خواب دیکھنے لگین چنانچہ ایک آدمی کی
تحریر معمول کو ہاتھ مین تھی اوسنے جب اوس آدمی کو دیکھا تو اوس نے کہا کہ فلان وقت جب تم
بیمار تھے تو تمھین اپنی بی بی نظر آئی تھی اس طور پر کہ گویا وہ تمھارے دیکھنے کے واسطے آئی تھی اور
بعد ازان دریافت ہوا کہ حقیقت مین اوس شخص کو اوسکی بی بی اوسی طور پر نظر آئی تھی جس طور پر
معمول نے بیان کیا تھا جس شخص کو ایسی حالت مین معمول دیکھتا ہے اوسکی طرف اوسکو
رغبت ہوجاتی ہے یا متنفر ہوجاتا ہی اور اگر کوئی چیز بد یا کمینہ پن کی دیکھے تو اوسکو نہایت
نفرت ہوتی ہے ایک معمول نے ایک مسروقہ گٹھری اور چور کا پتا لگایا اور اوسنے اکثر
مال مسروقہ اس طور پر پیدا کردیا ہے کہ خواہ تو مال کے ساتھہ خواہ اوس کے مالک کو
ساتھہ کسی طرح کا اوسکو ربط دلایا گیا چنانچہ اوسی نے بہت سے کھوئے ہوئے کاغذ بھی
پیدا کردیے ہین عجائب مین سے یہ ہے کہ جب کسی شخص کے بال یا اوسکی تحریر رکھی جاوے
تو فقط ایسے ہی اشخاص کو نہین دیکھتا ہے جنکو ہم پوچھتے ہین بلکہ اس قبیل سے
ایسے آدمیون کو بھی دیکھتا ہے جو زندہ نہین ہین ایک غائب بین نے اکثر میری

درخواست کی جب مین نے نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان کیا ہے کہ وہ مدت سے
مر چکے تھے اور اوسکو اونکی زندگی کی کبھی واقفیت بھی نہ تھی اکثر اوسکو وہ آدمی مشکل
ہمارے یعنی زندہ نظر آتے تھے لیکن اوس نے اپنے بھائی کو کہ پانچ برس ہوئے مر گیا تھا
جب دیکھا تو شکل ہمارے سے بتایا بلکہ بالکل مختلف بتایا لیکن بھائی کے مردہ ہونے کے
خیال سے کچھ اوسکو غم ہوتا تھا اور طبیعت پر تغیر ہوجاتا تھا اور غائب بین مردہ
آدمیون کو دیکھکر نہین ڈرتے ہین بلکہ اونکو دیکھکر کچھ خوش ہوتے ہین لیکن آپ کر
آدمیون کی نسبت لفظ مردہ زبان پر نہین لاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ڈھکے ہوے ہین بلکہ
بڑی بڑے اپنے پیچ کی تقریر کرتے ہین تا وقتیکہ کوئی خاص لفظ نہین پیدا کر لیتے ہین غائب بین
فقط مردہ آدمیون ہی کو نہین دیکھتے ہین بلکہ پہلے زمانے کے آدمیون کو بھی دیکھتے ہین اور
جو کچھ واقعات اون سے متعلق ہوتے ہین اوسکا بیان کرتے ہین مجھکو یقین ہے کہ اگلی
قرینے کو غائب بینون کے ذریعہ سے واقعات تواریخی کہ جنکے نسبت شبہ ہوتا ہے
مفصل دریافت ہوجاوینگے اور بلکہ شہادت اونکے تصدیق کی حاصل ہوگی یہ بلکہ گذشتہ
حالات کو دریافت کرنی کا حقیقت مین نہایت عجیب اور غریب ہے اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے
کہ جو چیزین گذر گئی ہین یا دنیا مین موجود ہین کسی نہ کسی طرح کا ایسا نشان چھوڑ جاتے ہین کہ
حس باصرہ باطنی انسان پر اوسکا اثر ہوتا ہے غائب بین کو ایک اور یہ ملکہ ہوتا ہے کہ اپنے
جسم کے اندر جو رگ یا عضو ہے اوسکے شعبون اور اوسکی نادر ترکیب کو دیکھ لیتا ہے اور ہر چیز
اوسکو شفاف نظر آتی ہے بعض غائب بین ابتدا مین ایسی نادرات کو دیکھکر ڈر جاتی ہین لیکن رفتہ رفتہ
یہ خوف جاتا رہتا ہے اور اون چیزون کو دیکھکر خوش ہوتی ہین اکثر غائب بینون نے انسان کے
جسم مین جو نادرات چیزین ہین اونکا بہت سلیس اور پر معنی عبارت مین بہ کمال فصاحت حال
بیان کیا ہے اور جتنا اوسکے کلام سے دل پر نقش ہوجاتا ہے اوس سے نصف بھی بیانات
حکما کا اثر نہین ہوتا ہے حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہوتا ہے

اور باوجود ناواقفیت کے پٹھون اور ہڈیون اور رگون اور دماغ اور پھیپھڑا اور دیگر اعضا اور
رگون کے شعبون کا اور کل اعضا کی حسن ترکیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسی صحت اور فصاحت سے
بیان کرتا ہی کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے لیکن سب
غائب بینون کو یہ ملکہ حاصل نہین ہوتا غائب بین کو جس شخص کے ساتھہ ربط دلایا گیا ہو
اوس شخص کے جسم کا حال اور تمام اعضا کی ترکیب اور جو اوسمین مرض ہو بیان کرتا ہے
جو طبیب حاذق مریض کا معالج ہوتا ہے اوسکی رائے تشخیص مرض مین غائب بین کی رائے کی
مطابق ہوتی ہے بلکہ غائب بین زیادہ تشریح اور تفصیل سے بیان کرتا ہی اور طبیب دانا اوسکو مسلم
مانتا ہی غائب بین اگر وہ علاج جسکا اوسکو خود تجربہ ہوتا ہے یا جو اوسکو کسی طبیب سے سکھایا سنا ہو
بیان کرتا ہی تبصرہ پنجم اب مین عمل مقناطیسی کے ایک اثر خاص کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے غائب بین کو
قدرت پیشین گوئی حاصل ہوتی ہے اور اسکی شہادت تو بہت ہی کہ حالات گذشتہ اور گذران کا
بیان غائب بین کرتا ہے اور جب وقوع غائب بینی اور گذشتہ حالات کی دیکھنے کا ثبوت ہو گیا
تو پیشین گوئی کے وقوع کا بھی امکان ہی یعنی جس طرح یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ حالات گذشتہ
اور گذران دریافت ہو جاتے ہین گو اوس وجہ کو ہم سمجھ نہین سکتے ہین اسی طرح ممکن ہی
کہ حالات آیندہ بھی دریافت ہو سکین اگر کوئی کہے کہ یہ بات نسبت واقعات آیندہ کے
قیاس مین نہین آسکتی ہے تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر واقعات گذشتہ کے نسبت بھی جو
ثبوت کامل حاصل نہوا ہوتا تو لوگ اوسکے نسبت بھی ایسی ہی تقریر کرتے کہ یہ بھی اسواسطے
کہ خواہ قیاس مین آسکے خواہ نہ آسکے وجہ وقوع دونون کی دشوار ہی اور یہ بیان ہو چکا ہی
کہ بہت سی معمول پہلے بتا دیتی ہین کہ ہم اتنی دیر تک خواب کرین گے اور اگر اون سی [illegible]
دریافت کیا جاوی تو ہر بار وقت صحیح بتاتی ہین اور جب معمولون کو یہ قدرت حاصل
ہوتی ہے اون سی خطا شاذ و نادر ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص پر جو عمل کیا گیا تو ۵۳
بار کے عمل مین اسو بار معمول نے وقت اپنی جاگنے کا صحیح بتایا اور دو مرتبہ تو معمول سے

حالت بیداری دریافت ہی نہین کیا گیا اور دو مرتبہ مین کچھ حرج ہو گیا اور پیشین گوئی کی صورت
مختلف ہوتی ہے بعض معمول تو عامل کی گھڑی سے وقت بتا دیتے ہین گو گھڑی اونکو
دکھائی نہین جاتی ہے اور بعض کسی خیالی ساعت سے بتاتے ہین مثلاً بعض کہتے ہین
کہ مین آٹھ بجے تک سوؤنگا بعض کہتے ہین نو بجے پر جب ۴۳ منٹ گذرین گے
تب جاگونگا بعض تعداد گھنٹون اور منٹون کی بتاتے ہین چنانچہ ایک معمول کو مین ایک گھنٹہ تک
سلایا کرتا تھا جب اوس سے ایک بار دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سوؤگے تو اوسنے کہا
۳۵ منٹ اور سوؤنگا اور جب مین نے ۲۱ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھ کر پوچھا کہ اب کتنی دیر
سوؤگے تو اوسنے ۱۴ منٹ بتائے پھر جو ساڑھے چودہ منٹ پیچھے مین نے اوس سے
پوچھا کہ اب اور کتنی دیر سوؤگے تو اوسنے کہا کہ ابھین ساڑھے ۱ منٹ اور سونا باقی ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون طریق وقت بتانے کے اس بات پر موقوف ہین کہ وقت معمول کو
کس طرح سے معلوم ہوتا ہے جو معمول طریق اول سے وقت بیداری بتاتے ہین وہ گھنٹون کو یا کسی
ساعت خیالی مین یا اپنی حالت روشن کے سبب سے عامل کی گھڑی مین ہر وقت دیکھ لیتے ہین چنانچہ
بعض معمول کہتے ہین کہ ہمکو کسی قسم کی گھڑی سے وقت دریافت ہوتا ہے اور ہم اپنے جی مین
جان جاتے ہین کہ جس وقت ہمکو جاگنا ہوگا اوس وقت گھڑی کی سوئیان فلانی موقع پر ہونگی
دوسری صورت پیشین گوئی کی یہ ہے کہ اکثر معمول اپنی طبیعت مین جو اختلاف یا بیماری
ہونیوالی ہے وہ پہلے سے خود بخود ٹھیک ٹھیک اس طرح بتا دیتے ہین کہ فلان وقت فلان بیماری
اور مرض کی شدت اس خاص درجہ کی ہوگی اور اتنے عرصہ تک مرض قائم رہیگا اور
اکثر یہ پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سے ہوتی ہے پس جو مراتب احتیاط اور تقدم
حفظ صحت کے ہین ملحوظ رہ سکتے ہین اور معمول اکثر یہ بھی بتا دیتے ہین کہ جب بیماری نوبت
اول یا دوم یا سوم علی ہذا القیاس فلان وقت اور فلانے گھنٹے واقع ہوگی تو وہ نوبت
اخیر ہوگی یعنی اوسکے بعد پھر وہ بیماری نہوگی لیکن یہ پیشین گوئیان اوس صورت مین

ہوتی ہیں کہ جب مریض کا علاج عمل مقناطیسی سے کیا جاتا ہو اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ معمول کو یہ پیش گوئی اپنی یاد نہیں رہتی ہے معمول اکثر بتا دیتا ہے کہ مجکو حالت روشن کب حاصل ہوگی اور وہ حالت روشن درجہ غایت کو کب پہونچے گی تو بتا دیتا ہی کہ فلانے روز میں فلان شخص یا فلانے مقام کو دیکھہ سکونگا یا بتا سکونگا اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ فلانے وقت فلانی حالت مجھپر واقع ہوگی اکثر یہ بھی بتا دیتا ہی کہ کونسی ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کریگی آیا یہ ترکیب کہ عامل اوسکی طرف نظر کرتا رہی یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر ہاتھہ رکھے یا ہاتھہ اوسکے جسم پر نیچے اوتارے یا اوسکی پشت کی پیچھے یا سر کے گرد گذارے یا اوسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا معدے پر دم کرے یا یہ ترکیب کہ اوسکے ہاتھوں کو پکڑ کر عمل کرے سونیوالا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کتنی مرتبہ اور کب کب اور کتنی کتنی دیر تک اوسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب وہ ترکیب عمل پہلے بتا دیتا ہی اور یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اوس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اوسکا بیان ہمیشہ صحیح ہوتا ہے سونیوالا اکثر اون آدمیوں کی نسبت جنکی ساتھہ اوسکو ربط دلایا گیا ہے وقوع مرض اور اوس بیماری کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہے چنانچہ ایک معمول نے اپنی موت واقع ہونے کا وقت چھہ برس پہلے بتا دیا تھا اور مجکو معتبر اطلاع پہونچی ہی کہ جو وقت اوسنے بتایا تھا اوسی وقت وہ شخص قدرتی موت سی مرا ایک اور معمول کی پیشین گوئی سی ثابت ہوتا ہی کہ معمولون کو قوت اس بات کی پیشین گوئی کی حاصل ہی کہ اگر کسی آدمی کو کوئی عارضہ یا اوسکی طبیعت مین ہیج واقع ہونیوالا ہو تو اوسکو پہلے سی بتا دیتے ہین گو اوسکو خود خبر نہین ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص بہت ذی عزت اور عالم اتفاقیہ ایسی جگہ وارد ہوے کہ جہان ایک معمول پر حالت غائب بینی اوس وقت طاری تھی اور یہ عالم اپنی نزدیک بہت صحیح اور تندرست تھا لیکن غائب بین فی اوس سی کہا کہ تمھاری ہاتھہ پانوان کے سرے ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے اور تمھارے پہلو مین سخت درد ہی چونکہ اس عالم کو ان دونون

آثنا میں سے کوئی بھی اوس وقت معلوم نہیں ہوتا تھا اوس نے غائب بینی کو کاذب اور غلط
جانا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد جس پہلو میں غائب بین نے درد بتایا تھا اوس پہلو میں سخت
درد ہونے لگا اور ہاتھہ پانوں میں سردی معلوم ہونے لگی تب اوس حالم کو یاد آیا کہ
غائب بین کے پاس آنے سے پہلے میں نہایت سرد ہوا میں بہت باریک پاجامہ پہنکر بیٹھا تھا
اور اوس وقت مجھکو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اسکے وہ بات مجھکو فراموش ہو گئی تھی
اور اب جو مرض جسم پر غالب اور ظاہر ہوا تو وہ بات یاد آئی اس صورت میں یہ بات صاف ثابت
ہوتی ہے کہ غائب بین نے اعضاء شخص مذکور میں اوس وقت کچھہ حرج دیکھہ لیا تھا کہ جب
صاحب مرض کو کچھہ بھی آگاہی اوس مرض کی نہیں تھی اور دو حال سے یہ امر خالی نہیں یا تو
غائب بین نے جو امر شدنی تھا بتا دیا یعنی پیشین گوئی کی یا یہ کہ جو بات آیندہ ہونے والی تھی اوسکو
موجود دیکھہ لیا اس صورت میں پیشین گوئی نہیں بلکہ پیشین بینی کی اور اکثر غائب بین نے جو کچھہ
صدمہ یا غش یا مرگی یا کسی طرح کا عارضہ اوسکو ہونے والا تھا پیشتر سے بتا دیا ہے اگرچہ
مفصل یہ نہیں بتا سکتا ہے کہ وہ صدمہ کس قسم کا ہوگا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے
کہ کس وقت وہ صدمہ واقع ہوگا اور اوسکے نتائج کیا ہونگے اکثر غائب بین ایسے واقعات کی
نسبت پیشین گوئی کرتا ہے جو اوس سے متعلق نہیں ہوتی چنانچہ عامل سے غائب بین بتا دیتا ہے
کہ تمھارے پاس کل یا کئی دن یا کئی ہفتے کے بعد ایک خط آوے گا اور فرستندہ کا
نام اور خط کا مضمون بھی بتا دیتا ہے ظاہر ہے کہ بہت خواب ایسے واقع
ہوتے ہیں کہ جو راست اور مطابق واقع ہوتے ہیں پس ان خوابوں کا بھی ہونا
کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہے بلکہ بادی النظر میں یہ بات غالب معلوم ہوتی ہے
کہ غائب بینی اکثر حالت خواب میں واقع ہوتی ہے اور حالت روشنائی میں شاذ و نادر
واقع ہوتی ہے سب جانتے ہیں کہ اکثر خواب بہت بے ربط ہوتے ہیں لیکن غالب ہے
کہ سب خواب غائب بینی کے سبب سے واقع ہوتی ہیں آپ میں بعض آثار عمل تنفس طبیعی کا

ذکر تفصیلاً کرتا ہون اسواسطے کہ وہ اکثر واقع نہین ہوتے ہین غالب ہی کہ جب تحقیقات
کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول مین اکثر موجود ہوتے ہین مگر خاص مدارج مین ہونے سے
نظرانداز ہوجاتے ہین تجربہ کرنے والون کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے مین توجہ تام
رکھین اول یہ اثر ہے جو سابق مین بھی بیان کرچکا ہون کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام
یا چیز کا نام نہین بتانا جانتا ہے اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو نام کی تلاش مین
دقت ہوتی ہے اور اگر بہت تاکید کیجاوے تو وہ اپنا نام غلط بلکہ اکثر عامل کی نام سے
اپنا نام بتاتا ہے اکثر معمول اپنی نسبت یہ بات نہین کہتا ہے کہ مین غائب بینی کی حالت
یا روشن حالت مین ہون بلکہ یہ کہتا ہے کہ مین روشن یا گرم ہون یا یہ کہ مجھکو فلانی جگہ
بھیجدیا ہے یا لیگئے ہین اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائب بین
ایسے ہین کہ وہ نام موت کا نہین لیتے ہین بلکہ بہت پیچدار تقریر کرتے ہین کہ موت کا نام
نہ لینا پڑے اس بات کی وجہ یا تو یہ ہی کہ اونکو مردہ شخص نظر نہین آتے ہین یا یہ کہ اونکو موت کے
خیال سے تنفر ہوتا ہے جب غائب بین کسی شخص کے باب مین کوئی خاص لفظ استعمال مین
لاتے ہین تو اوس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہین اور کوئی شاذ معمول ایسا ہوتا ہی
کہ جو خاص الفاظ کام مین نہین لاتا چنانچہ ایک معمول اکثر اشخاص مردہ کی نسبت
لفظ ڈھکا ہوا اور حالت روشن کی نسبت لفظ گرمی کا استعمال کرتا تھا اور باقی
معاملات مین غائب بینون کی تقریر بہت شستہ اور صاف ہوتی ہے اگرچہ عمل
مقناطیسی کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین گذرتا ہی اوسکو یاد نہین رہتا لیکن اگر
عامل چاہے اور معمول کو حکم دیوے تو خواہ سب خواہ کچھ حال اوسمین سے حالت بیداری مین یاد
رہتا ہے عامل کے حکم کا معمول پر اتنا بڑا اثر ہوتا ہے کہ اگر عامل معمول کو خواب کی حالت مین
کچھ حکم دیوے تو اوسکی طبیعت پر بیداری کے وقت اوسکے آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ
اگر حالت خواب مین وہ سست اور افسردہ ہو اور عامل حکم دیوے تو خوش اور خرم بیدار ہوتا ہے

علی ہذا القیاس اب مین ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون کہ لوگ اوسکو شاذ جانتے ہین وہ یہ ہی
کہ سوا رو قوف اصلی انسان کے اور اوس وقوف کی جو عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہی
ایک اور قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ دونون وقوفون سے جدا ہوتا ہے
اگر یہ تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو معمول کا حال ہر ایک مین جدا ہوتا ہے اور جس طرح
وقوف مقناطیسی کی حالت مین اوسکو وقوف اصلی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہی اوسیطرح
اس تیسرے وقوف کی حالت مین اوسکو دوسرے درجے کا وقوف یعنی رسمی حالت
مقناطیسی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہے اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف مقناطیسی مین
کچھہ ربط نہین اسی طرح وقوف اصلی اور تیسرے وقوف مین بھی کچھہ ربط نہین ہوتا ہی اور
جس قسم کا وقوف اوسکو کسی وقت حاصل ہو اوس وقت اوسکو اوسی قسم کے وقوف کی
حالت یاد آجاتی ہے گاہ گاہ ایسا ہوتا ہی کہ معمول پر ایک ہی وقت مین دوچند اگانہ حالات
ہوتی ہین اور اوسکو دوگانہ وقوف حاصل ہوتا ہے **مثلاً** معمول گفتگو کر رہا ہے اور
جو کچھہ اوسکے سامنے گذرتا ہے وہ دیکھہ رہا ہی تو بغیر اس بات کی کہ سلسلہ تقریر مین
کچھہ فرق ہو معمول دفعتہً ایسے اشیاء اور اشخاص کو دیکھنے لگتا ہی جنکا اوسکو خیال بھی
نہ تھا حاصل اوسکے بیان ہی فوراً پہچان لیتا ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہی کہ دماغ کے
دو حصہ مین جس طرح دو آنکھین اور دو ہاتھہ مین وہ دونون حصہ ایک وقت اپنا فعل
نہین کرتے ہین پس ممکن ہے کہ ایک حصہ اپنی حالت ذاتی مین ہو اور فعل اپنا کرتا ہو اور
دوسرا حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی مین خود بخود پڑجاوے اور جیسے ایک آنکھہ دونون آنکھون کا
کام کرسکتی ہی اسی طرح دماغ کی ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتون کو واسطے کافی ہے
پس جس حصہ پر حالت مقناطیسی طاری ہوگئی ہے اوسکو پہلی مقناطیسی حالتون کی کیفیات
نظر آتی ہین یا یہ ہوتا ہے کہ جو فعل غائب ہنی کا اون اشیا کی نسبت ہوتا تھا جو سابق مین
نظر آتی تہین اس حالت مین اوس فعل کی تکرار ہوجاتی ہے اس امر کی واقع ہونیکی حقیقت مین

وجہ معلوم نہین ہے مین فقط قیاس سے کہتا ہون کہ شاید یہ امر بسبب برابر ہونے اتصال حص
دماغی کے واقع ہوتا ہو اور غالب ہے کہ اگر مشابہ آثار عمل مقناطیسی کی تحقیقات
اچھی طرح کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تنقیح ہوجاوے مین نے ہنوز ایک اثر کافی کا
بیان نہین کیا وہ یہ ہے کہ حس ایک عضو کی دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے
یہ بیان تو مکرر ہوچکا ہے کہ غائب بین کی آنکھین اگرچہ بند ہوتی ہین الا کسی اور راہ سے
اوسکے دماغ تک خاص شعاعین پہونچتی ہین اور یہ بھی کہہ چکا ہون کہ غائب بین اکثر کسی شے کو
بخوبی دیکھنے کی واسطے اپنے سر پر رکھہ لیتا ہے لیکن اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بصارت
ظاہری سے علیحدہ کسی خاص عضو مین قوت باصرہ پیدا ہوجاتی ہے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ قوت باصرہ
معدے مین یا اونگلیون کی سرون مین یا سر کے پشت مین یا پیشانی مین یا سر مین پیدا ہوجاتی ہے
مین نے ایک بڑے عالم سے سنا ہے کہ ایک معمول کی قوت باصرہ اوسکے کف پا مین
نمودار ہوتی تھی اور سر اور ہاتھہ اور معدے مین اکثر یہ قوت پائی جاتی ہے وجہ اسکی ظاہر ہے
کہ سر دماغ کے بہت قریب ہے اور ہاتھہ مین اس سبب سے کہ جن کونسے حس لمس ہوتا ہے
اونکا فعل بہت تیز ہوجاتا ہے اور معدے مین اس وجہ سے کہ وہان بہت سے اعصاب
اور رگین موجود ہین جنکے سبب سے شرکت حس حاصل ہوتی ہے اور ہر معمول مین یہ بات
دیکھی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن ہر چیزون کا رنگ
اوسکو بخوبی نظر آتا ہے حس سامعہ کی انتقال کا ذکر مین پہلے کرچکا ہون کہ معمول حالت خواب مین
کسی کی آواز نہین سنتا ہے حتی کہ نقارہ بھی بجایا جاوے اور طپنچہ بھی چھوڑا جاوے
کبھی حس ذائقہ بلکہ قوت شامہ معدے مین ہوجاتی ہے اور چونکہ حس لامسہ ہر عضو مین موجود ہے
اس واسطے یہ کبھی منتقل نہین ہوسکتی اور انتقال حس کی یہ وجہ نہین ہے کہ حس ظاہری
مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے بلکہ یہ سبب ہے کہ جس
عضو مین حس پیدا ہوتی ہے اوس عضو کے اعصاب اور رگین گویا اس بات کا ذریعہ

ہوجاتی ہیں ... وہ جو ہر کہ جسکے ذریعہ سے یہ اثر ظاہر ہوتا ہی دماغ تک پہونچے پس انگلیان
مشعل یعنی شمع نہین کرتی ہین کہ شعاعون کو جمع کرکے اونکو محل بصر پر مرتسم کرین
اور بطور آئینہ یا منظرہ و مرایا کے دماغ تک اوس ارتسام کو لیجاوین بلکہ انگلیون کو
احساس ... ذریعہ اون جو ہر کو سیدھا دماغ تک پہونچا دیتی ہین اور دماغ مین نقش ہوجاتا ہی
پھر حال ... قیاس کام کرتا ہے جسکی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے آیت ۵
التعلیم ... ایک عجیب اثر یہ ہے کہ ظاہر ہین جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو
معلوم ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر مین یا دانت مین درد ہو یا وجع مفاصل کا
عارضہ ہو تو اکثر ایسا عامل کو اپنے جسم پر یہ تکلیفین معلوم ہوتی ہین گو اوسکو
پہلے سے یہ بات معلوم نہو کہ معمول کو اس طرح کی تکلیف ہی اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ جس وقت عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہے تو اوس وقت معمول کو آرام ہوجاتا ہی
جسکا یہ یقین سمجھنا نہین ہی کہ یہ دو اثر اس طرح آپسمین مثل علت و معلول ربط رکھتے ہین اسواسطے
کہ عمل مقناطیسی کی سبب ہو اس طرح بھی معمول کی تکلیف جاتی رہتی ہے کہ عامل کو تکلیف
معلوم نہو اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل کو تکلیف معلوم ہو اور معمول کو آرام کچھہ بھی
نہ معلوم ہو لیکن یہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب عامل یہ ارادہ اس واسطے عمل کرے کہ معمول کی تکلیف
رفع ہوجاوے تو گویا وہ درد عامل کو دوڑکر لاحق ہوجاتا ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول کی
تکلیف بھی رفع ہوجاتی ہے اور مگر اس وجہ سے نہین کہ عامل کی جسم پر منتقل ہوجاتی ہی بلکہ فقط
اس سبب سے کہ معمول پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے ایک اثر یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر کسی شخص کو
کسی عضو مین تکلیف ہو تو اگر ایک رومال یا دستانہ اوس عضو پر رکھہ کر عامل کے پاس
بھیجدیا جاوے تو عامل کو وہ تکلیف ہونے لگتی ہے کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر عامل کو
کچھہ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر عمل کرے تو اوسکا درد معمول پر منتقل ہوجاتا ہی
اور یہ بات اکثر نہین ہوتی اسواسطے کہ عموماً یہ قاعدہ ہی کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک

وہ عمل مقناطیسی نہین کیا گیا تھا لیکن مین نے ایک بار دیکھا ہی کہ عامل کے سر کا درد معمول پر
منتقل ہوگیا اور تمام دن معمول کے سر مین درد رہا اور عامل کو بالکل صحت حاصل ہوگئی
تیسرے وہ شخص ہین اور یہ بیان کر چکا ہون کہ بہت عجیب آثار بعض اشخاص پر حالت
بیداری اصلی مین روزانہ اس طرح پیدا کیے جاتے ہین کہ اوپر عمل مقناطیسی بطور معروف
کیا جاوے یعنی اونکی طرف نظر جما کر دیکھا جاوے یا ہاتھون سے اس طور پر عمل کیا جاوے
کہ نوبت خواب نہ پہونچے یا عامل خواب کا پیدا کرنا نچاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین ہونے
یہ آثار اکثر اس طرح کے ہوتے ہین کہ عامل کو معمول کے حرکات و سکنات اور خواہش اور احساس
وغیرہ پر اختیار ہوتا ہے چنانچہ ہر ایک کا مقام مناسب پر جداگانہ ذکر ہوچکا ہے اب مین
ایک اور ترکیب کا ذکر کرتا ہون جس سے وہ پیدا ہوسکتے ہین فقط اتنی بات یاد دلانی ضرور ہی
کہ یہ آثار دونون حالتون مین ترکیب معروف سے پیدا ہوسکتے ہین یعنی حالت خواب مین بھی
اور حالت بیداری مین بھی اور اس طرح بھی پیدا ہوسکتے ہین کہ عامل کی ذات کا اثر
معمول پر نہو بلکہ ذات معمول کا عمل اوسپر ہو چنانچہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب یہ ہی
کہ ایک شخص کو دست چپ کی ہتھیلی پر ایک چھوٹا سکہ یا ایک جست کی چیز جو دونون طرف سے
محدب ہو اور اوسکے بیچ مین ایک مسی چکچھوٹا سا جما ہوا ہو رکھدیتے ہین اور جو شخص
آزمایش پر راضی ہوا اوس سے کہتے ہین کہ دس یا پندرہ منٹ تک اوسکی طرف دیکھتا رہو
شرط یہ ہی کہ وہ شخص طبیعت کو جما کر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہی اور عمل کے
ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے ان ڈاکٹر صاحب کا قول ہی کہ ہم نے ترکیب
پوشیدہ نہین رکھی ہے اور جو شخص سکہ کی طرف نہ دیکھی اور عمل کی اثر پذیر ہونے سے
طبیعت کو روکے تو اوسپر تاثیر عمل کی نہین ہوتی ہی اور جو لوگ برضامندی قبول اثر
عمل سکہ کی طرف دل لگا کر اور نظر جما کر دیکھتے ہین اون سے پہلے ڈاکٹر صاحب دریافت
کرتے ہین کہ اون اشخاص مین سے کس پر اثر ہوا ہے اور ترکیب اسکو دریافت کرنے کی یہ ہی

کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھین بندکرلو اور پھر وہ اوسکی پیشانی اور آنکھون کو
اونگلی سے چھوتے ہین اور آنکھون کے اوپر ہاتھ گذارتے ہین پلکون کو ذرا انگشت ہاے سے کو
ہاتھ نزدیک لا کر اور تیز حرکت دیکر دبا دیتے ہین اور پھر اوس شخص سے کہتے ہین کہ تم
اپنی آنکھین کھول نہین سکتے ہو اگر باوجود اونکے حکم کے وہ شخص آنکھ کھول سکے تو وہ اوسکا
ہاتھ پکڑکے کہتے ہین کہ ہماری طرف دیکھو اور خود بھی اوسکی طرف نظر جماکر دیکھتے ہین
اور پھر وہی عمل کرتے تھے جو پہلے کیا تھا اگر نوبت دوم بھی آنکھ کھول سکے تو اوس وقت
اوس پر یہ عمل نہین کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہین اور جن لوگون پر تاثیر عمل ہوتی ہے
اونکو وہ پھر آزماتے ہین کہ آیا اثر عمل کا اونپر قائم ہے یا نہین اور یہ آزمایش اس طرح ہوجاتی ہے
کہ اونکو آنکھون کے کھولنے کا اختیار نہین ہوتا ہے تب اونھون نے دیکھ لیا کہ آنکھین نہین
کھول سکتا ہے تو اپنے ہاتھون سے اوسکے دونون ہونٹ دبا دیتے ہین اور اوسکے پیچھے
ذرا ہاتھ کو حرکت دیکے کہتے ہین کہ اب تم منہ نہ کھول سکوگے اگر ایسا ہوا کہ وہ آدمی
منہ نہین کھول سکتا ہے تب اوسکے وہ کہتے ہین کہ اپنے ہاتھ ملا دو اور اوسکی دونون
ہتھیلیان ملا دیتے ہین اور ذرا دباکر کہتے ہین کہ اب تم ہتھیلیان جدا نہین کرسکتے ہو
چنانچہ اونکے علیحدہ کرنے کا اختیار اوس شخص کو نہین رہتا ہے یا وہ معمول سے کہتے ہین
کہ اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھدو اور پھر کہتے ہین کہ اب تم اپنے ہاتھ سر پر سے نہین اوٹھا سکوگے
تب ہاتھون کا اوٹھانا اوس شخص کو ناممکن ہوتا ہے ان سب صورتون مین تب وہ کہتے ہین
کہ اب تم بات کر سکوگے یا فقط خبر کہتے ہین تو پھر اوسکو اختیار علیحدہ کرنے کا ہوجاتا ہے
علی ہذا القیاس معمول کی حس مین یہان تک فرق آجاتا ہے کہ اگر سخت تکلیف اوسکو دیجاوے
تو بھی معمول کو معلوم نہین ہوتی ہے یا اگر کوئی سرد شے مثل برف کی ہو تو ڈاکٹر صاحب کے
کہنے سے معمول کو بہت گرم اور گرم ہو تو سرد معلوم ہوتی ہے یا اوسکو پانی کا مزا
دودھ کا سا یا پانی کو شراب کا سا معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کو ارادی

اور حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہے اگر وہ کہین کہ ایک منٹ مین سو جا تو وہ سو جاتا ہے یا
گانے لگتا ہے اور اگر ایک رومال فرش پر رکھدین اور اوس سے کہین کہ اسپر سے قدم
کود نہین سکتی ہو تو وہ ہرگز نہین کود سکتا ہے معمول اون کے حکم سے اپنا نام یا اور
کسی شخص کا نام بھول جاتا ہے بلکہ حروف تہجی تک بھول جاتا ہے اور جس چیز کو
وہ چاہین ویسا ہی معمول سمجھ لے مثلاً گھڑی کو ناسدان یا کیری کو کتا سمجھ لے یا جہان
کچھ بھی چیز موجود نہو وہان جو وہ چاہین معمول وہ چیز دیکھ لے مثلاً خالی مکان مین
جہان چڑیا نہو معمول چڑیا دیکھنے لگے یہ دھوکا کامل ہوجاتا ہے اور ممکن ہی کہ معمول
اپنی تئین حسب مرضی ڈاکٹر صاحب کی کوئی اور شخص سمجھ لے مثلاً کوئی نواب
یا وزیر یا بادشاہ سمجھ لے اور بعینہ ان لوگون کی نقل کرنے لگے اگر ڈاکٹر صاحب
چاہین تو کسی مضمون علمی مین درس دینے لگتا ہے یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہی اور
خالی سپاہ سے قواعد لینے لگتا ہی علاوہ ان سب باتون کے ڈاکٹر صاحب کو معمول کی
جذبات پر اختیار ہوتا ہے مثلاً اگر معمول ہنستا ہو تو غمگین بنا دیتے ہین یا ناخوش ہو
تو اوسکو نہایت خوش کردیتے ہین اور اگر اوس سے دریافت کیا جاوی تو بالکل وجہ
ہنسنے کی نہین بتا سکتا ہی مین نے ان سب اختیارات کا عمل سیکڑون طور پر ہوتے
دیکھا ہے اکثر یہ اثر فوراً ہوجاتا ہے اور عامل کے کہنے سے فوراً جاتا بھی رہتا ہی اور
اس عمل مین کوئی امر پوشیدہ نہین یہ آثار اس طرح ہوتے ہین کہ گویا قدرتی ہین اور
ہر شخص اسکو آزما سکتا ہی اور پیدا کرسکتا ہے شاید ابتدا مین ہر شخص برابر صاحب موصوف کے
عمل نکرسکے لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہوسکتا ہی
اور پیوس صاحب کا عمل اس طرح ہوتا ہی کہ صاحب موصوف فقط پانچ منٹ مین طبیعت کو جما کر
معمول کی طرف دیکھتے ہین اور معمول اونکی طرف دیکھتا ہی یا کسی اور شی کو دیکھتا ہی جو اونکی طرف
واقع ہی باقی شرطین وہی ہین جو ڈاکٹر صاحب موصوف کے عمل مین ہوتی ہین بعد دیکھنے کے پیوس صاحب

بعض حرکتین اور کرتے ہین جس سے معمول پر بخوبی عمل کا اثر ہوجاتا ہی ہین اور یہ ذکر کر چکا ہون
کہ دونون ترکیبون سے ایک ہی سی حالت فقط اس معنی مین واقع ہوتی ہے کہ عامل کو معمول پر
اختیار کلی ہوتا ہے لیکن میرے ذہن مین ہے کہ دونون حالتون مین در اصل کچھ فرق ضرور ہوگا
اسواسطے کہ ایک حالت مین معمول کے اپنی ذات کا عمل بسبب اسکی کہ ایک شئی کی طرف
نظر جماکر دیکھتا ہے زیادہ ہوتا ہے اور دوسری حالت مین شخص غیر یعنی عامل کا زور اوسپر
پہونچتا ہے اور مجھکو تجربہ نہین ہے کہ دونون ترکیبون مین کون قوی تر ہے اسواسطے کہ بعض
اوقات ایک ترکیب کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے اور بعض اوقات دوسری ترکیب کا
اور یہہ بات دونون ترکیبون مین ہے کہ جب شرائط بخوبی پوری ہوتے ہین تو اثر قوی ہوتا ہے
بلکہ جن آدمیون کو علم طب مین دخل ہے اونکو واضح ہوگا کہ یہ خاص جسکا ذکر ہو رہا ہے اور
جو آثار حالت بیداری مین پیدا ہوتے ہین تلقین پر موقوف ہین پس اگر ہم یقین کے زور سے
اثر مقناطیسی پیدا کرنا چاہین تو غالب ہے کہ تاوقتیکہ ایسے آدمی پر عمل نکیا جاوے کہ جسکی
طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل نہوگا بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہین کہ اگر اون پر
ایک مرتبہ عمل کیا جاوے تو پھر بھی اوس عمل کا اثر اونپر بلا کسی سامان کے ہو سکتا ہے
اور جس سبب سے وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ جسمین یقین کا اثر ہوتا ہے اوسکی حقیقت
اور پھر مقناطیسی کی حقیقت جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہے حقیقت مین ایک ہے
اسواسطے کہ اگر تلقین کا زور زیادہ دیر تک کیا جاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہے
اور جملہ آثار اوس خواب کی نمودار ہوتے ہین مگر فرق اتنا ہے کہ صاحب موصوف کی
ترکیب مین عامل کا اتنا حیوانی زور معمول پر نہین پہونچتا ہے اور رسمی ترکیب دیگر مین
عامل کا زور معمول پر بڑا ہوتا ہے قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے
کہ جو حالت نظام عروقی یا مقناطیسی یا حیوانی انسان کی ہوتی ہے اوس حالت مین بسبب
عمل کرنیکے فرق آجاتا ہے پس یہ بات قابل لحاظ اور دریافت ہے کہ یہ فرق کس طور پر پیدا

ہوتا ہے اگر قوت ذاتی انسان مین اس طرح فرق آوے کہ اوسکے اپنے ذاتی فعل ہو وہ قوت
متفرق ہو کر خواہ سر کی طرف خواہ جلد پر خواہ سر مین خواہ کسی اور عضو مین زیادہ ہو جاوے
اور اوسکے مطابق کہین کم ہو جاوے تو اونکی برابری مین ضرور فرق آجاویگا اور قوت مجموعی
کچھ زیادہ نہین ہوینگی لیکن اگر شخص خفیہ یا نو کسی آدمی کے دماغ پر یا کسی اور عضو پر ڈالا جاوے
تو وزن کی برابری مین بھی فرق آویگا اور یہ نسبت اور اعضا کی اوس خاص عضو مین زیادہ
ہو جاویگا اور باہمہ دیگر اعضا مین جتنی قوت پہلے تھی وہ قائم رہتی ہے پس معلوم ہوا
کہ ان دونون ترکیبون سے ایکسی حالت پیدا نہین ہوتی ہے اور آثار مین بھی بہت فرق
ہوتا ہے اور یہ اختلاف حالت خواب اور مدارج اعلی مین زیادہ نمایان ہوتا ہے اور اس
حال مین عامل کے ایما کا اوسپر ایسا زور ہوتا ہے کہ اوس ایما کی اثر کا روکنا اوسے ممکن
نہین ہوتا ہے اگر عامل اوس سے کہے کہ تم فلان کام نہین کر سکتے ہو تو فوراً معمول اپنی ذات مین
اوس کام کرنے کی قوت نہین پاتا ہے اوسکی جسم کے پٹھے اوس درجہ تک بیکار ہو جاتی ہین کہ
جہان تک اونمین اوس خاص کام کرنے کی طاقت نہ ہے اور اوس سے زیادہ کچھ نہین ہوتے ہین
مثلاً اگر معمول کی مٹھی بند ہو اور کوئی چیز ہاتھ مین ہو اور اوس سے کہا جاوے کہ تم مٹھی کھول
نہین سکتے اور اوسکو گرا نہین سکتے ہو تو وہ اپنی بازو کو تو اوٹھا کر گرا سکیگا اور جس طرف
چاہے حرکت دے سکیگا لیکن اتنی طاقت اوسکی اونگلیون کی رگون مین نہوگی کہ وہ
مٹھی کھول سکے یا اگر اوس سے کہا جاوے کہ تم اپنا نام نہین بتا سکوگے تو فقط اس امر مین اوسکا
حافظہ زائل ہو جاتا ہے کچھ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ وہ بالکل بول نہ سکے یا کسی اور آدمی کا
نام نہ بتا سکے جب وہ پانی پیتا ہے اور اوسکو نہایت تیز برانڈی شراب کا معلوم ہوتا ہے
تو وجہ یہ ہے کہ اوسکا ذائقہ اصلی ذائقہ تلقینی سے مغلوب ہو جاتا ہے جس طرح اوس
حالت مین کہ اوسکے منہ مین کچھ نہو اور آدمی کو برانڈی شراب خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ
یاد آجاتا ہے اسی طرح سے جب معمول کو ذائقہ شراب کی تلقین کیجاتی ہے تو وہ اپنے اصلی ذائقہ کو

فراموش کرکے شراب کا ذائقہ لینے لگتا ہی لیکن یہ بات چند روز سے معلوم ہوتی ہی کہ تلقین کا
اثر بہت آدمیون پر چند منٹ مین جب عامل چاہے ہوجاتا ہی اور اغلب ہی کہ صبر اور
استقلال کے ذریعے سے سب آدمیون پر یہ حالت پیدا ہوسکتی ہے اور غالب ہے کہ عمل
مقناطیسی کا اثر شفاء مرض کے واسطے اسباب پر موقوف ہے کہ معمول کی طبیعت اثر پذیر
عمل کی ہوجاتی ہے اور یہ حالت اوسکے طبیعت کی خواب کی صورت مین ہوسکتی ہے
اگرچہ بہت سی علاج مقناطیسی اوس صورت مین بھی ہوسکتے ہین کہ معمول پر خواب کی
نوبت نگذرے نہ کچھ اوسکے آثار عمل کے نمایان ہون مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہی کہ اوسکی
طبیعت اثر پذیر ہوجاتی ہے اور کچھ اثر نہین ہوتا ہے بہرحال عمل مقناطیسی بہت
بکار آمد ہی ایسا مین برڈ صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہون اور مین نے اون صاحب کو خود عمل کرتے ہوے
دیکھا ہے وہ یہ ہی کہ ایک شخص کی آنکھون کی ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا
اونچی رخ کوئی شے مثلاً ایک سلائی رکھدیتے ہین اور معمول سے کہتے ہین کہ اوسکی
طرف دیکھتا رہے تھوڑے سی عرصہ مین اون آدمیون سے جنپر یہ عمل کیا جاتا ہی
سوجاتے ہین اوس ترکیب سی بہتر اور کوئی ترکیب اس بات کی نہین ہی کہ جب نیند
نہین آتی ہے تو اس ترکیب سی فوراً نیند آتی ہے بعض آدمیون کے حق مین ایسی
کتاب کا مطالعہ جسکا مضمون دلچسپ نہین ہی ایک اثر منوم رکھتا ہی علاوہ وجہ دقت عبارت
اور مضمون کی غالب ہی کہ کثرت الفاظ مین سی معنی نکالنے کے واسطے جو فکر کرنی ضرور ہوتی ہی
اور طبیعت کو جمانا پڑتا ہے اوسکا بھی اثر ہوتا ہے کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب مقناطیسی کے
پیدا ہوتی ہے سب سی اچھا اور سہل طریقہ نیند پیدا کرنے کا یہ ہی کہ ذرا فاصلے سے ایک
روشن چیز آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اوسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو
ایسا تاننا ضرور ہو جیسے کوئی احول دیکھتا ہے تو اس ترکیب سی ایک خوش آیند اور شیرین خواب
آنے لگتا ہے اور فی الحقیقہ خواب کا اثر ایسی حالت مین نہایت لطیف اور کامل

اور آرام دہ ہوتا ہے اگر شبہہ یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی بہت محنت کرکے تھک کر کہیں
بیٹھ جاوے یا لیٹ رہے اور اوسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے جس طرح
بریڈ صاحب کی معمول جب سو جاتے ہین اگر آزمایش کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ
خواب مقناطیسی مین ہین اسی طرح غالب ہے کہ جس وقت ہم خود اس ترکیب سے سو رہین
یعنی کسی روشن چیز کو اپنی آنکھون سے اونچا رکھکر دیکھتے ہین اور سو جاوین اگر کوئی شخص
آزماوے تو ہم پر خواب مقناطیسی کی حالت معلوم ہو خواب مقناطیسی اور نوم معمولی
انسان مین کچھہ اس سے فرق نہین ہوتا ہے کہ بدن کو مقناطیسی خواب سے کچھہ اور طرح کا
آرام ہوتا ہے اور خواب معمولی سے کچھہ اور آسایش حاصل ہوتی ہے حقیقت مین فرق
یہ ہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار رہتے ہین اور جسم اور حواس ظاہر سو جاتے ہین
اور فراموشی کی حالت مین مستغرق ہوتے ہین بریڈ صاحب کی ترکیب سے جو خواب پیدا
ہوتا ہے اوسکے کل آثار کا بیان مکرر کچھہ ضرور نہین اس واسطے کہ ایک خاص درجے تک
یہ آثار مثل آثار خواب مقناطیسی کے نمایان ہوتے ہین یعنی وقوت جداگانہ کی حالت
ہوتی ہے بعض حواس بند ہو جاتے ہین اور خیال کا انتہا معمول پر بہمہ جہت یعنی اوسکی تلقین کا
مطلق اختیار اور زور ہوتا ہے سوالات کا جواب سوتے مین فورًا دیتا ہے آخری یہ بات ہے
کہ آثار شفاء مرض بہت نمایان ہوتے ہین بریڈ صاحب کا یہان تک زور چلتا ہے کہ بعض
عورتون کو جنکے کسی عضو مین حرج ہوتا ہے حالت خواب مین بالکل اچھا کر دیتے ہین اور
کئی بار متواتر عمل کرنے کے سبب سے عضو از کار رفتہ مین پھر قوت حاصل ہو جاتی ہے اور
زور طبیعت صاحب موصوف کے سبب سے حالت بیداری مین بھی اوسکا اثر قائم رہتا ہے
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دبلے ناتوان آدمی بریڈ صاحب کے حکم سے ایسے طاقت کی
کام کرتے ہین جو توانا آدمیون سے نہو سکین اور ایک انگلی سے اتنا بھاری بوجھہ اوٹھا لیتے ہین
کہ حالت بیداری مین دو ہاتھون سے کبھی نہ اوٹھا سکین لگر بڑے تعجب کی

یہ بات ہی کہ یہ صاحب اپنے معمولون مین آثار اعلی مثل غائب بینی پیدا نہین کر سکتے مین اسکی
باب مین دو قیاس ہو سکتے ہین ایک یہ کہ شاید برنڈ صاحب اون شخصون مین سے ہون جو ایسے
آثار پیدا کرنے کی قوت نہین رکھتے ہین چنانچہ بہت سے عامل ایسے ہین جو اپنے عمل سے
بیماری کا علاج اور خواب کی حالت پیدا کر سکتے ہین لیکن حالت غائب بینی نہین پیدا کر سکتے
خلاصہ مختلف عاملون کا معمولون پر اثر مختلف ہوتا ہے دوسرا قیاس یہ ہی کہ اس
ترکیب خاص مین معمول کی ذات کا اثر اوسپر موثر ہوتا ہے اسواسطے شاید بعض آثار
نمایان نہ ہوتے ہون اور چونکہ برنڈ صاحب نے حالت غائب بینی کسی معمول پر نہین دیکھی ہی
اسواسطے اونکو غائب بینی کے واقع ہونے سے انکار محض ہی بلکہ مجکو صاحب معصوف سے
تعجب ہی کہ اونھون نے بلا خوض مناسب یہ سب نتیجہ بہت جلدی نکال لیا حالانکہ بہت معتبر
اور معقول آدمیون سے اسکی شہادت ملتی ہے کہ اونھون نے اپنی آنکھہ سے اعلی آثار
غائب بینی و شرکت خیال وغیرہ دیکھے ہین اور مین نے فقط آثار اعلی کو پیدا ہوتے ہی نہین
دیکھا ہے بلکہ خود پیدا کیے ہین اور یقین کامل ہی کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھہ
عمل کی مشق کریگا وہ ان آثار کو پیدا کر لے گا سواے شاذ و نادر آدمیون کو کہ جنکی طبیعت
اصلی ایسی واقع ہوتی ہو کہ وہ بعض آثار پیدا نہین کر سکتے الغرض جو کچھہ اوپر بیان ہوا اوس سے
معلوم ہوتا ہی کہ عمل معروف مقناطیسی اور برنڈ صاحب کی اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی
ترکیب در اصل ایک ہین اور حقیقت مین عمل مقناطیسی معروف کے یہ دونون معنی ہین لیکن خیال ہی
کہ ہر ایک ترکیب مین بعض خاص فوائد اور خاص مضرتین ہون اب اسکی تحقیقات نہایت احتیاط
اور محنت سے کرنی چاہیے اور اسکا اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسے اور قدرتی حقائق کو دریافت
کرنے سے بہت فائدے نکلتے ہین ویسے ہی اس سے فوائد پیدا ہونگے اسواسطے کہ ہنوز اس علم مین
کسی کو اچھی طرح دخل نہین ہی اور ایسا حال ہی کہ جیسے تاریکی مین کوئی شے ٹٹولتا ہے
اور ہنوز اتنی دستگاہ نہین ہی کہ جو خالق مطلق اور حکیم برحق نے اس قوت روحانیہ انسان کو

عطا کرنے سے غرض رکھی ہے یعنی اس قوت سے جو مطلب رکھا ہے کہ ایک آدمی کا اثر
دوسرے آدمی پر ہوا اوس کیفیت کو نہ ہم جانتے ہین نہ اوسکی قدر کر سکتے ہین
تجربۃً ہفتم اب مین عمل مقناطیسی کے اوس اثر کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے
حالت سلب حواس یعنی حالت مسکوت اور حالت سلب حواس مع انتقال حواس
واقع ہوتی ہے اس حالت کا ذکر بہت تشریح سے نکرونگا اسواسطے کہ جس طرح
اور آثار کا مین نے تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے اس طرح مجکو اس اثر خاص کی تجربہ کا موقع
نہین ملا ہے اور اسی سبب جو بیان اس حالت کی نسبت لوگون نے کیے ہین اونکو مطابق
مین بھی بیان کرتا ہون اور چونکہ اور آثار مذکورۂ بالا کی نسبت اونکا بیان مین نے راست اور درست
پایا ہے اسواسطے تا وقتیکہ اس حالت خاص کی نسبت اونکی غلطی ثابت نہو مین اونکی بیانات کو
صحیح اور درست سمجھتا ہون پہلے یہ بات خیال مین رکھنا چاہیے کہ ان دونون حالتون مین فرق ہے
ایک تو حالت مسکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کی نمایان ہوتی ہین دوسری حالت
ایسی ہے کہ ظاہرا معمول ایک اعلیٰ تر حالت زندگی مین داخل ہوتا ہے اور ایسی ایسے خیالات اور
مشاہدہ فضاہای خوش آیند مین مستغرق ہوتا ہے کہ اس دنیا کے تمام عیش اوسکے مقابلے مین
بیحقیقت اور ناچیز معلوم ہوتی ہین بعض عالمون کو ان دونون حالتون مین تمیز نہین ہوئی ہے اور
دونون حالتون کا نام اونھون نے حالت مسکوت رکھا ہے اسواسطے کہ دونون حالتون مین
معمول گویا ایک وقت کیواسطے اس دنیا بلکہ اس زندگی کو چھوڑ دیتا ہے لیکن مین ایک
حالت کو حالت مسکوت کہونگا اور دوسری حالت کو مسکوت مع انتقال حواس کہونگا
حالت مسکوت خود بھی واقع ہو جاتی ہے چنانچہ ایک کتاب مین ایک مزدور کا ذکر لکھا ہے کہ وہ
کئی ہفتہ تک اس حالت مین رہا اس عرصہ مین اوسنے فقط ایک یا دو دفعہ کچھ کھانا کھایا اور
ایک یا دو بار رفع حالت بھی اوسکو ہوئی غرضکہ اوسکی حالت ایسی تھی کہ جیسی بعض جانور
موسم سرما مین حالت مسکوت مین رہتے ہین اور اون جانورونکو کچھ کھانے پینے کی ضرورت نہین

ہوتی ہے اور حرارت غریزی بھی اونکی اس طرح قائم رہتی ہے کہ جو چربی بحالت بیداری تھا وہ پوشیدہ یا
وہ جانور اپنے جسم میں جمع کرتا ہے وہ چربی حالت مسکوت میں اوسکی حیات کی قیام کے واسطے
صرف ہوتی جاتی ہے یہ فرد اوس تمام عرصہ میں کوئی آواز نہیں سنتا تھا اور کبھی اوسنے
کلام نہیں کیا اور جب وہ جاگا تو اوسکو بالکل ہوش نہیں تھا کہ میں کتنے عرصہ تک سویا ہوں
بلکہ وہ جانتا تھا کہ جتنے عرصہ تک ہر روز سوتا تھا اوتنا ہی سویا ہوں اور اوسکو عرصہ تک
اپنے سونے کا جب یقین ہوا کہ جب اوسنے خیال کیا کہ سوتے وقت جو زراعت سبز تھی
اوسکے جاگنے کی وقت پختہ ہو کر قابل کاٹنے کے ہو گئی تھی یہ حالت مسکوت صدمہ اتفاقیہ سے بھی
ہو جاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گر پڑا اور اوسکا سر پھٹ گیا اور کئی
مہینے تک حالت بیہوشی میں پڑا رہا کبھی کبھی حالت بیخودی میں کچھ کھانا کھا لیتا تھا کئی مہینے کے
بعد وہ لندن کو گیا اور وہاں اوسکا علاج ہوا اور اوسکو ہوش آیا تو اوسکو فوراً اوسی وقت کا
خیال آیا جس وقت وہ گر پڑا تھا اور اوسکو کچھ بھی ہوش نہیں تھا کہ اوس صدمہ کو واقع ہوئے کتنا عرصہ ہوا
یہ مثالیں جو حالت مسکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے یا کسی صدمہ اتفاقیہ کی باعث سے واقع
ہونیکی بیان کی گئیں انسے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات میں یہ قدرت ظاہر کرے
کہ عرصہ تک کھانے پینے کی بغیر رہ سکے تو اوسکو مکار نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ بعض اشخاص روپے کے
لالچ سے بھی بطریق فریب کاری بحسب ظاہر یہ حالت اپنے اوپر واقع کرتے ہیں الا کلام
حالت حقیقی میں ہے ایسی ہی بنیاد پر ممالک مشرقی میں وہ قصے مشہور ہیں کہ بعض آدمی
کسی پہاڑ کے کھوہ میں سو رہے اور جب وہ جاگے تو ایک گذری دنیا دیکھی یعنی صورت دنیا کی
اوس وقت کی مقابلے میں جب وہ سوتے تھے اوسمین بدلی ہوئی نظر آئی خدا کی قدرت سے
ایسے امور کچھ بعید نہیں ہیں اور ایسی ہی حالت عمل مقناطیسی بھی ساختہ پیدا ہو جاتی ہے
اور جبکہ خود بخود واقع ہوتی ہے تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس میں آتا ہے ساختہ
حالت کے جزئیات کی تفصیل کچھ ضرور نہیں اس واسطے کہ جو آثار حالت مسکوت قدرتی کی

ہوتے ہیں وہی ساختہ حالتیں ہوتی ہیں اور جب خواب مقناطیسی کی اصلی حالت
ہوتی ہے اور نیند نہایت گہری آتی ہے تب یہ حالت پیدا ہوتی ہے حالت سکوت مقناطیسی
اور حالت خواب مقناطیسی میں تمیز کرنی ضرور ہے خواب مقناطیسی کی مدت تھوڑی ہوتی ہے اور
معمول کو ایک طرح کا ہوش رہتا ہے اگرچہ وہ ہوش اسکا اصلی ہوش سے جدا ہوتا ہے اور معمول
بولتا ہے اور سوچتا ہے اور کچھہ کام بھی مطابق حکم عامل کرتا ہے اور حالت سکوت میں بظاہر
معمول بیہوش ہوجاتا ہے اور حالت سکوت بہت عرصہ تک قائم رہتی ہے بعض درویشوں کو
جس وقت چاہیں اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنیکی قدرت حاصل ہوتی ہے اور یہہ بھی اختیار
ہوتا ہے کہ تھوڑی عرصہ کے واسطے فعل حیات کو روک دیتے ہیں چنانچہ کرنیل ٹونسنڈ صاحب
اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کرلیتے تھے اور اطبا جب انکی نبض دیکھتے تھے تو انکو شبہ
ہوتا تھا کہ مبادا مرگ حقیقی واقع ہوجاوے اور تھوڑی دیر کے بعد کرنیل صاحب موصوف
اس حالت سے پیدا ہوجاتے تھے دل دھڑکنے لگتا تھا نفس پیدا ہوجاتا تھا اور تمام افعال حیات کے
پھر نمایاں ہوتے تھے برنڈ صاحب نے بشہادت معتبر لکھا ہے کہ ہندوستان میں کئی فقیر اپنے اوپر
حالت سکوت پیدا کرلیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ ان فقیروں کو ایک صندوق کے اندر
بند کرکے زمین میں کئی ہفتوں تک دفن کردیا اور جب ان فقیروں کو زمین سے نکالا تو انکو
بدن کو ملنے اور نہلانے سے پھر آثار حیات نمایاں ہوئے اس حال کو راست ہونے میں
کسی طرح کا شک و شبہہ نہیں ہے یہہ بات تو معلوم ہوچکی ہے کہ انسان اپنے اوپر ایسی
حالت پیدا کرلیتا ہے جس سے تلقین کا اثر اوسپر ہوجاوے بلکہ حالت خواب مقناطیسی بھی
اس طرح پیدا ہوجاتی ہے اور وجہ اسکی بھی بیان کی گئی کہ معمول اپنی طبیعت کو خوب جماکر
جب کسی شی کی طرف دیکھتا ہے تو طبیعت کی جمع ہونے سے یہہ بات حاصل ہوتی ہے پس
اگر ذرا فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا جماؤ اور معمول کی توجہ بدرجہ غایت
ایک طرف ہو تو حالت سکوت کا پیدا کرنا کچھہ عجب نہیں جس طرح کرنیل صاحب اور ہندوستان کے

فقرا ایسی حالت پیدا کرلیتے ہین ممکن ہی کہ بعض صورتون مین بعض آدمی مثل کرنیل صاحب ہو صوف کے
دل کی فعل یعنی حرکت قلبی کے تھمادینی کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہون حالانکہ ایسی قدرت ہونی
نادرات سے ہے اور اگرچہ فقرائی ہند کی وجد مین انفعال حیات بھی نمایان ہوجاتی ہین لیکن ایسے
تجربات اندیشہ سے خالی نہین ہین حالت سکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہے کہ یہ حالت
شاذ اور نادر پیدا ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ یا تو شاید عاملان عمل کو ایسی حالت کے
واقع ہونے کی امید نہین ہوتی ہے کہ وہ ایسی حالت کو پیدا کرنیکی خواہش نہین رکھتے ہین
یہ حالت بحالت سکوت اول ہی اس باب مین مشابہ ہی کہ معمول اصلی زندگانی سے بالکل علحدہ
ہوجاتا ہے اور اگر اس حالت مین زیادتی ہو تو اندیشہ زیان جان اور ہلاکت کا ہی اسواسطے
میری ذہن مین یہ بات بھی ہوئی ہے کہ ایسا تجربہ اندیشہ سے خالی نہین ہی لکھا ہی کہ یہ دونون
حالتین یعنی حالت سکوت اولی اور اعلی مستورات پر گاہ گاہ خود بخود بھی واقع ہوجاتی ہے
درحالیکہ مستورات مذکور نازک طبع ہون یا کہ مرض متعلق معروق اونکو لاحق ہو جب یہ حالت
گذرتی ہی اونکو ارواح اور فرشتی یا کہ بہشت نظر آتا ہے اور جو کچھہ وہ دیکھتے ہین اوسکا حال
بہت تفصیل سے بیان کرتے ہین جب معمول کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوجاتی ہی اوسکو واسطے
یہ بات ہوسکتی ہے کہ خواہ وہ خواب مقناطیسی مین ہو خواہ نہو جو کچھہ عامل چاہتا ہی اور حکم
کرتا ہی وہی معمول کو نظر آتا ہی چنانچہ بہت سی فقرا کو علم عمل مقناطیس روحانی سے واقفیت ہی اور
اس عمل کو پوشیدہ کیا کرتے ہین اور عامل کی خواہش سے معمول کو ارواحین یا فرشتی نظر آتی ہین
اور اگر فقیر عامل اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھی تو معمول جس طرح سے
عامل کی ذہن مین ہی بہشت مین پارسا اور دوزخ مین بدکار گنہگار آدمی دیکھتا ہی اور اس
بات کا ثبوت کہ یہ حالت جب خود بخود واقع ہوجاتی ہی تو اوسکا باعث وہی ہی جس سے یہ حالت
عمل مقناطیسی کی پیدا ہوتی ہی یہ ہے کہ ان معمولون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہے اور
خود بخود بہت آثار حالت اولی عمل مقناطیسی کے اونمین ہوتے ہین اغلب ہی کہ جو قدرتی اشیا

یا اشخاص سے معمول دیکھتے ہین اس سبب سے دیکھتے ہین کہ اونکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی ہی
ایسے اشخاص کی حالت کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اشیا یا اشخاص موقع
عمل پر موجود ہوتے ہین اونمین معمولون کو کچھہ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہی بلکہ بعض
اوقات خود ان معمولون کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا معلوم ہوتا ہی اور یہ بات
کچھہ خیالی نہین ہی ریشن بیگ صاحب نے بدلائل ثابت کیا ہی کہ سب چیزون مین سے اور خصوصًا
آدمیون کے سر اور ہاتھون مین سے لمعات نور نکلتے ہین اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو
اندھیرے مین یہ لمعات نور نظر آتے ہین اور جن لوگون کو یہ حالت خواب بیداری واقع
ہوتی ہے وہ تو اکثر بلکہ ہمیشہ ایسے لمعات نور دیکھتے ہین فرض کرو کہ معمول کو عروج کی حالت
ایسی ہی کہ یہ لمعات نور جمع ہو کہ تیز ہو جاوین تو اگر نازک طبع آدمی اون معمولون کے قریب جاوین تو
یقین ہی کہ بعض کو روز روشن مین معمول کے جسم سے یہ لمعات نکلتی ہوئی نظر آوینگی اور تاریکی مین
زیادہ آدمیون کو نظر آوینگی اور اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاوین تو غالب ہے کہ دیکھنے والونکو
ایسی حیرانی اور استعجاب ہو کہ وہ اس رونق کو ایک معجزہ اور کرامت جانکر اوسکے
بیان مین مبالغہ کرین گو جرمین نے لکھا ہی کہ اکثر ایسے ہالے آدمیون کے سر کے گرد نظر آتے ہین
جو حالت مرگ مین ہوتے ہین اور اس بات کا تمام عالم کو اعتقاد ہی کہ حالت مرگ مین
آدمی اکثر صورتین دیکھتے ہین غالب ہے کہ یہ صورتین اونکو بسبب واقع ہو جانے حالت غائب بینی کے
نظر آتی ہین عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت مین بہت آثار اس قسم کے ہین جیسے ہوا مین
معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہی چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت ایسی قوت
کشش حاصل ہوتی ہی کہ بعض بہت طاقتور عامل اپنی قوت کشش کے سبب سے یہ نوبت پیدا
کر دیتے ہین کہ معمول فرش پر سے بلند ہو جاتا ہی اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کے ایسے موقع
ہوا مین معلق رہتا ہے کہ جس موقع مین ایک لحظہ تک بجز تاثیر قوت عامل کے نہین ٹھہر سکتا ہی
اور فرش پر گر نہین پڑتا ہے حالت سکوت اصلی جو عمل مقناطیسی کی حالت مین واقع ہوتی ہی

اس معنی میں حالت ساختہ کہی جا سکتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اور غالب ہے کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا نہوا گرچہ کبھی تندرست اور بہت تر بہ پر لوگون پر خود بخود واقع ہو جاتی ہے اور عمل مقناطیسی مین یہ حالت مسکوت اعلی اس طرح واقع ہو جاتی ہے کہ اوسکے پیدا کرنیکی تلاش نہین ہوتی ہے اور بعض اوقات معمول ارادۃً خود بھی پیدا کرسکتا ہے جب یہ حالت کسی پر واقع ہو تو عامل عقیل کو چاہیے کہ اپنے خیالات کی تلقین نکرے بلکہ معمول کو بالکل اسی طرح چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی سے اوسکا بیان کرے تو نہایت عجیب باتین دریافت ہوتی ہین اسوقت لوگون کو اختیار ہے جس طرح چاہین اوس حالت کو تغیر کرین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول خواہ مریض ہو خواہ تندرست وقوع حالت مسکوت اعلی کا عرصہ پہلے سے ٹھیک ٹھیک اور دن اور گھنٹہ اور منٹ بتا دیتا ہے کینہٹ صاحب نے اپنی کتاب مین ایک عورت غائب مین کا حال لکھا ہے کہ وہ اپنے عامل کی اجازت سے نہایت اعلی درجہ حالت مسکوت مین داخل ہو جاتی تھی اور کہتی تھی کہ مین نہایت خوش ہون اور مین فرشتون سے باتین کرتی ہون اور اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہون اور بالکل میرا جی دنیا مین پھر آنیکو نہین چاہتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتی تھی تو اون صاحب کو بہت برا بھلا کہتی تھی کہ پھر اس دنیا مین کسواسطے مجکو لے آئے ایک دفعہ جو اوسکی یہ حالت تھی تو صاحب موصوف نے اوسکی اصرار کے سبب دو روز تک اوسکو اوس حالت مین رہنے دیا اور احتیاطاً ایک لڑکیکو جو بہت روشن غائب مین تھا اوس عورت کے ساتھ ہم ربط کرکے اوسکو حکم دیا کہ بہت احتیاط سے اوسکا نگران رہے تھوڑی دیر تک تو وہ عورت بیہوش رہی اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکے جسم کا حال ایسا تغیر ہو گیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوتی نبض تھم گئی اور بدن سرد ہو گیا تنفس موقوف ہو گیا وہ لڑکا جو اوسکا ہم ربط تھا کہنے لگا کہ یہ عورت چلی گئی اب مجکو نظر نہین آتی صاحب موصوف کو اس بات کا بہت اندیشہ ہوا اور بڑی دشواری اور محنت سے خدا خدا کرکے عورت کے جسم پر حرارت نمایان ہوئی اور تنفس

اور آثار حیات ظاہر ہوئی جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اوسنی صاحب موصوف کو بہت
لعنت و ملامت کی کہ کس واسطے مجھے پھر دنیا مین لائے تب صاحب موصوف نے اوسکو فہمایش کی کہ
اوسکی یہ خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی عائد ہوتی اور نفس کشی گناہ عظیم ہے حقیقت یہ ہے
کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص اثر حالت سکون اعلی کا ہے اور نہایت درجہ عالی اس
حالت کا یہ ہے کہ جس مین معمول پر حالت مشابہ مرگ طاری ہوتی ہے اور جسکا ذکر اوپر ہوا
یہ حالت بہت شاذ پیدا ہوتی ہے جمیع نوع انسان کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ضرور ہے
تو ممکن ہے کہ ایسے معمولون کا بیان جو حالت سکون اعلی مین ہوتے ہین کم و بیش راست ہوگا
اس وجہ سے کہ مختلف معمولون کے بیانات آپسمین اتفاق رکھتے ہین اور مین ان بیانات کو ہر طرح معتبر
اور راست سمجھتا ہون اور تعجب کی یہ بات ہے کہ جو باتین اصل مین اونکی نسبت ہمیشہ مختلف
معمولون کے بیانات موافق اور مطابق ہوتے ہین چنانچہ جملہ سکان عالم ارواح سے باتین کرتے ہین
اکثر اوسکی نام بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فلانے دوست یا رشتہ دار کی روحین ہین یا وہ تعجب کی
یہ بات ہے کہ اس طرح کا ربط سکان عالم ارواح سے ایسی حالت مین حاصل ہوتا ہے کہ معمول
خواندہ ہو خواہ ناخواندہ اور اگرچہ عامل کو اعتقاد اس عالم ارواح کا نہو مگر معمول کو
اوس عالم کی لوگون سے ربط پیدا ہوجاتا ہے جو کچھ جواب یا باتین ان ارواح مین سے
کوئی روح کرتی ہے اوسکا حال مفصل بتاتے ہین بعض اون مین کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے
ہمراہ ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے بعض معمول اپنی قدرت سے یا اپنے ہمراہی
فرشتہ کی مدد سے جب چاہتے ہین کسی اپنے مردہ دوست یا رشتہ دار کی روح کو بلا لیتے ہین
اگرچہ معمول یا عامل یا موجود لوگون مین سے کسی نے اوس شخص کو کبھی نہ دیکھا ہو تب بھی
اوسکی روح طلب کر لیتے ہین اور جو مفصل حال اوسکا بیان کرتے ہین عند التحقیقات اکثر
صحیح پایا جاتا ہے اور بھی زیادہ عجیب باتین اس قسم کی لکھی ہوئی ہین **تبصرہ ہشتم**
جب بعض معمولون پر حالت مقناطیسی واقع ہوتی ہے تو اگر بعض مقامات انکی سر کے

چھوئے جاویں تو خاص مقامات کے چھونے سے خاص خاص حواس باطنی کے افعال نمایاں ہوتے ہیں اور ان حواس کے افعال کا نمایاں ہونا علم قیافہ کے مطابق ہوتا ہے ایک بڑے عالم نے ایک کتاب میں یہ قول درج کیا تھا کہ دماغ کو حواس باطنی سے کچھ علاقہ نہیں ہے لیکن یہ قول غلط محض ہے روزانہ یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ اگر سر کو کوئی صدمہ سخت پہونچے تو حواس خمسہ باطنی میں خلل آجاتا ہے اور یہ بات تو ثابت ہے کہ جن لوگوں کے سر کا دور چودہ انچ سے کم ہوتا ہے اونکو عقل انسانی نہیں ہوتی اور بلاشک سر کے اچھے انداز اور شکل پر عقل کا ہونا موقوف ہے اور اگر بلند اور فراخ پیشانی ہو تو عقل زیادہ ہوتی ہے اور اگر سر کی پشت بڑی اور فراخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہے اگر سر کی چاند اچھی فراخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک حاصل ہوتی ہیں اکثر آدمیوں کو دماغ کے ان تین قسموں میں اعتقاد ہے لیکن جزئیات میں اونکو تامل ہے چونکہ میں اصول علم قیافہ کو مانتا ہوں اگرچہ بسبب اسکے کہ یہ علم فرنگستان میں بنا ہے سب فروع کو اس علم کے مکمل نہیں سمجھتا ہوں اسواسطے مجھکو امید ہے کہ جو باتیں علم قیافہ کی حالت بیداری کی انسان میں ثابت ہوتی ہیں وہی باتیں عمل مقناطیسی کی حالت میں بھی ظاہر ہونگی ایسی اون باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو فی الحقیقہ عمل مقناطیسی کی حالت میں دیکھی جاتی ہیں بعض معمول کے سر کے اگر خاص مقام کو چھوا جاوے تو اوس مقام کے مطابق آثار نمایاں ہوتے ہیں جس طرح ستار کے خاص پردے کے دبانے سے اور تار پر مضراب لگانے سے خاص آواز پیدا ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر کے راگ کے مقام کو اونگلی سے چھوا جاوے تو معمول فوراً گانا شروع کرتا ہے اگر خود بینی کے مقام کو چھوا جاوے تو معمول فوراً اکڑنا شروع کرتا ہے اور اوسکے تمام انداز سے خود بینی نمایاں ہوتی ہے اگر مقام محبت اطفال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت محبت پدرانہ سے پیار کرنے لگتا ہے اگر فیاضی کا مقام چھوا جاوے تو اوسکے چہرے سے رحم نمایاں ہوتا ہے اور معمول فوراً

اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر جو کچھ اوس میں سے نکال کر دیگا کیواسطے ہاتھ بڑھاتا ہے اگر
طمع کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے انداز میں فوراً بخل کے آثار ظاہر ہوتی ہیں جو
ہاتھ میں دینے کیواسطے جیب سے نکالا تھا پھر جیب کے اندر فوراً ڈال لیتا ہے اگر احتیاط کا
مقام چھوا جاوے تو معمول کے چہرے سے خوف نمایاں ہوتا ہے اگر امید کا مقام چھوا جاوے
تو چہرہ سے غبار رفع ہوتا ہے اور آثار خوشی کے عیاں ہوتے ہیں اب تنقیح طلب یہ بات ہے
کہ یہ آثار کس واسطے پیدا ہوتے ہیں یہ بات کہنی ضرور ہے کہ یہ سب باتیں اوس
حالت میں بھی پیدا ہوتی ہیں کہ عامل کی طرف سے کچھ اشارہ یا تلقین معمول کو نہیں ہوتی ہے
اس باب میں دو قیاس کیے جاتے ہیں ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کے بسبب
اور اس باعث سے کہ معمول کو عامل کے ساتھ ہمہ وجوہ شرکت حاصل ہوتی ہے پیدا
ہوتے ہیں دوسرا یہ کہ فی الحقیقہ یہ سب آثار فقط خاص مقامات سر کے چھوئے جانے سے
پیدا ہوتے ہیں میری رائے یہ ہے کہ یہ دونوں قیاس صحیح ہیں وقوع بعض آثار مطابق
قیاس اول ہوتا ہے اور بعض آثار مطابق قیاس ثانی مثلاً جب نیوس صاحب
عمل اس طرح پر کرتے ہیں کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین کے سبب سے یہ آثار
پیدا ہوجاتے ہیں اگر معمول کو کہیں کہ تم پادری ہو تو فوراً نہایت فصیح وعظ
کہنے لگتا ہے اگر اوس سے گانے یا منہ چڑھانے کے واسطے کہا جاوے تو وہ یہ حرکتیں
کرنے لگتا ہے اور اگر اوسکو کہیں کہ تم بالکل برباد ہوگئے تو اوسکے چہرے اور انداز سے
سخت پریشانی نمایاں ہوتی ہے میں نے اکثر خود یہ باتیں بچشم واقع ہوتی دیکھی ہیں
اور مجھکو یقین واثق ہے کہ مرضی ناگفتہ یعنی عامل کا دل میں قصد وخواہش کرنا بجائے
تلقین کے عمل کرتا ہے لیکن اکثر عامل ایسے ہیں کہ جو علم قیافہ سے آگاہی نہیں رکھتے اور خاص
مقامات حواس باطنی کے صحیح صحیح نہیں بنا سکتے ہیں تو اس صورت میں گمان تلقین اور
شرکت خیال عامل کا نہیں ہوسکتا ہے اور بہرنوع قیاس ثانی درست ہوتا ہے قطع نظر اسکے

یہ آثار اس طرح بھی پیدا ہوتے ہین کہ سر کے تمامات کو چھوا نجاے بلکہ اور اعضا کے مقامات چھوے جاوین حتی کہ بعض صورت مین اگر سر کے تمامات کو چھوا جاوے تو ایسے آثار نمودار ہوتے ہین اس واسطے کہ اگرچہ شرکت خیال کا ہونا لابدی ہے اور معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت مین کسیطرح کا جوش اور عامل کی طبیعت بالکل ٹھہری ہوئی ہو مثلاً عامل شرارت سے ہنس رہا ہو اور معمول کسی اور فعل و خیال مین مستغرق ہو اور اوسکی ہنسی سے ذرا بھی فرق اور حرج اسکی خیال و فعل مین نہ آوے بس اور بہت آثار ایسے ہین کہ اونکی واقع ہونے پر یہ قیاس اور شرکت خیال و تلقین مرضی عامل صادق نہین آتا ہے اور ہمین نے بہت سی احتیاط اس باب مین کی ہے کہ کسی طرح کا دھوکا نہو اول یہ بات غور طلب ہے کہ اگر معمول علم قیافہ اور مقام حواس باطنی کا بالکل نجانتا ہو تب بھی جب کسی مقام کو اوسکے سر کے چھوا جاوے اثر مطابق اوس مقام کے نمایان ہوگا دوسرے یہ کہ عامل خود علم قیافہ سے ناواقف ہو تو جو آثار پیدا ہوتے ہین اونکو وہ دیکھکر حیران ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ جب کسی مقام سر کو چھوتا ہے تو نہین جانتا ہے کہ اسکا کیا اثر ظاہر ہوگا بس معلوم ہوا کہ شرکت خیال و مرضی عامل کو اس صورت مین اصلاً و مطلقاً دخل نہین ہے بلکہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام سر کا کسی شی سے مثل کرسی یا میز کی چھوا جاوے یا اتفاقیہ ہاتھ عامل یا کسی اور شخص کا سر کے کسی خاص مقام پر لگ جاوے تو ایسے آثار پیدا ہوتی ہین جو قواعد علم قیافہ کی مطابق ہوتی ہین اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل علم قیافہ سے واقف ہے اور سر کے خاص مقام کو چھوکر وہ ایک خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس اثنا مین وہ کسی سے بات کرنے لگا اور جس مقام کا قصد رکھتا تھا نہ چھوا بلکہ کسی اور مقام کو اوسکا ہاتھ بھٹک کر لگ گیا جسکا ارادہ اوسکو دل مین نہین تھا تو ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ جو عامل پیدا کرنا نہین جانتا ہے اور حیران ہوتا ہے آخرکار فکر اور غور سے اوسکو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے

معلوم اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل کسی خاص مقام سر کو چھوتا ہو تو اوسکو کسی خاص اثر کے
پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے اور حقیقت میں ایک مختلف اثر نمایان ہوتا ہے چنانچہ میں نے
ایک دفعہ بہت سے مقامات کو چھوتے چھوتے وزن کے مقام کو چھو لیا اگرچہ اس
مقام کے چھونے سے مقابلہ کا اثر پیدا ہونے کی امید ہو سکتی تھی لیکن وہ
معمول جس پر اس مقام کو آزمایا اور میں نے ذرا بھی نہیں سمجھا تھا کہ اسکا کیا اثر ہوگا
ایک معمولی فرنیچر کا ہوا بیٹھا تھا فوراً اوس نے اپنے جسم کو سیدھا کر لیا اور ایک ٹھنڈی سانس
کھینچی اس اثر کو اپنے دل میں خیال کر کے میں نے دوسرے شخص پر آزمایش کی یہ شخص فوراً
آگے کو جھک گیا اور اوسکے چہرے سے نہایت خوف نمایان تھا اور کہنے لگا کہ میں بہت
بھیت چاہتا ہوں جس سے کہ میں گر جاتا ہوں یہ دونون آثار وزن کے مقام سے متعلق ہیں
جس وقت میں نے آزمایش کی تھی اوس وقت اون دونون میں سے ایک
کو بھی توقع نہیں تھی جس وقت میں نے ایک معمول کے قدنمی جسامت کو مقام
چھوا تو وہ فوراً کہا کہ میں ایک بڑا کالا جانور دیکھتا ہوں جو چالیس فٹ اونچا ہے
یہ شخص ناخواندہ تھا ایک مرتبہ جو پہلے میں نے اس مقام کو آزمایا تھا تو معمول کو
بہت فراخ میدان اور مسافت معلوم ہوتی تھی مجھکو اس مرتبہ بھی مسافت کو
نظر آنے کی امید تھی جانور کی امید نہیں تھی اس طرح کی بہت مثالیں پیش کرنے
طول کلام کچھ ضرورت نہیں چوتھے یہ کہ جب میں نے دو مقام کو ایک مرتبہ چھوا
تو مختلف آثار ایسے ہی جلدی نمایان ہوئے جیسے متفرق نمودار ہوتے تھے اور مجھکو
خیال بھی نہیں تھا کہ کیا اثر پیدا ہوگا چنانچہ جب میں نے طمع اور فیاضی کے
مقامات دونون چھوئے تو معمول نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال لیا اور پھر نکالا
اور ایک خیالی فقیر سے تقریر کرنے لگا کہ غریب آدمیون کی نصیحت سے مدد
کرنی چاہیے روپیہ نہ دینا چاہیے ایک مرتبہ اور اتفاقیہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اس

تجربہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک بار کوئی خاص مقام سر کا چھوا جاوے تو اثر
اوسکا کچھ دیر تک رہتا ہے کسی معمول پر زیادہ کسی پر کم ایک معمول کو سر کا مقام
پارسائی جب مین نے چھوا تو اوسنے سجدہ کیا اور اوسکے چہرے سے عبادات اور پارسائی
اور خاکساری نمایان تھی جب خودبینی کے مقام کو چھوا تو آثار شیخی اور غرور بدرجۂ غایت
نمایان تھے اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اتفاقاً ایک میرے دوست اوس موقع پر
وارد ہوے اور اونھون نے باصرار یہ بات کہی کہ ہم پارسائی کے آثار دیکھا چاہتے ہین
جب حسب استدعا اونکے مین نے پارسائی کے مقام کو پھر چھوا تو مجکو یقین تھا
کہ وہی آثار خاکساری و پارسائی پھر نمایان ہون گے لیکن اس مرتبہ پارسائی نمایان تو
ہوئی الا مختلف صورت سے ظاہر ہوئی یعنی بجاے سجدہ کے معمول سیدھا کھڑا
ہوگیا اور اس طرح نماز پڑھنے لگا اور مناجات کرنے لگا کہ یا خداوندا مین تیرا بہت
شکرگذار ہون کہ تو نے مجکو اور سب آدمیون سے زیادہ اچھا اس بات مین بنایا ہے
کہ مین سچا ہون اور آدمیون کے بہ نسبت بہتر جانتا ہون اور اس شخص کی آواز خاکساری کی
نہین تھی بلکہ شیخی اور پارسائی ملی ہوئی تھی پس ان امثلہ سے ثابت ہوا کہ وجہ ظہور آثار
مطابق تحقیقین یا مرضی عامل کی کلیۃً نہین ہے اس واسطے کہ وجہ وقوع ان آثار کی
قواعد علم قیافہ سے کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے یہ نتائج نکلتے ہین عامل کو بھی [illegible]
مجکو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیون کے حواس باطنی حالت ہوش و بیداری
اور معمولی مین بہت تیز ہوتے ہین اور اونکے سر کے مقامات مناسب چھونے سے آثار
نمایان ہوتے ہین چنانچہ ایک عورت معمولہ نے مجھسے بیان کیا کہ مجکو [illegible] شکلین
بہت نظر آتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ عضو حواس سے رنگ اور شکل معلوم ہوتی ہے وہ قوی تھا
اس عورت کو یا وقت تھی چنانچہ مین نے مقامات شکل اور رنگ اور [illegible] پیشانی [illegible] کو
چھوا تو اور بہت سی چیزین اوس عورت کو نظر آئین کبھی [illegible] اور کبھی یکجا کبھی [illegible]

اور غیر مرتب کبھی سفید اور کبھی اور رنگوں کے اور کبھی بڑے قد اور کبھی چھوٹے قد اور کبھی
لا انتہا فاصلہ تک نظر آتے لیکن جس وقت مقام و زمان کو چھوا تو اوس عورت کو ایسا
معلوم ہوا کہ گویا میں خواب دیکھتی ہوں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے
نیچے گرتی ہوں یا زمین پیروں کے نیچے سے نکل جاتی ہے اور ان آثار کے دیکھنے سے
قیاس حکما کا صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بھوت و پریت وغیرہ بسبب حالت ماؤف حواس
دریافت کے نظر آتے ہیں اگرچہ کچھ اور بھی اسکے وجوہ ہوں اسی لیے اس بات کا ذکر کیا گیا
دعوی مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر بھی ہوتا ہے اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگی
کہ عمل مذکور کا اثر ہونا کچھ خیال پر موقوف نہیں ہے اور اوسمیں فریب و شبہہ کا بھی کچھ
دخل نہیں ہو سکتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت میں عامل کا اثر معمول پر ہوتا ہے
چنانچہ ایرلینڈ میں ایک شخص گھوڑے کا رام کرنے والا اور سلیوانی نامی مشہور تھا اور
اوسکا حال یہ تھا کہ تھوڑی دیر تک گھوڑے کے ساتھ اوسکو ایک جگہ بند کر دیتے تھے
اور جب وہ باہر نکلتا تھا تو گھوڑا ایک ہی معلوم ہوتا تھا اور یہ شخص کچھ پوشیدہ عمل
کرتا تھا اور اغلب ہے کہ یہ عمل بہت سہل اور آسان ہو ورنہ اوسکے نتائج اور ظاہر ہو جانیکا
اسکو بہت اندیشہ ہوتا انگلستان میں بھی ایک شخص تھا کہ کیسا ہی شریر گھوڑا پاس اوسکے
آتا تو وہ اوسکو فوراً رام کر لیتا تھا کہتے ہیں کہ بہت لوگ جو وحشی جانوروں اور درندوں کو
رام کر لیتے ہیں اون جانوروں کے متعلق یہ وہم کیا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے اس عمل کو
آزمایا ہوا اونکو دریافت ہوا ہے کہ اس عمل میں بہت اثر ہے اب یہ بات لائق لحاظ ہے کہ وہم
ایسے کا عمل مقناطیسی میں بہت استعمال ہے اور وہم کرنے کا اثر بہت ہوتا ہے یہ بھی
سب لوگ جانتے ہیں کہ انسان کی آنکھ کا اثر حیوانات پر بہت ہوتا ہے ایم برک نامی
اور ایک کوئی آدمی شیروں کو فقط آنکھ کے زور سے رام کر لیتے تھے یہ شخص فی الواقع کبھی ایسی
بھی ہوتی اور تیز نظر کو جانوروں کی آنکھ سے علیحدہ نہیں کرتے تھے اور جب تک اون

جانورون کی آنکھ اونکی نظر سے مقابل رہتی تھی تب تک وہ جانور ہرگز اون پر حملہ نہین کر
سکتے تھے یہ بات مشہور ہو گئی کہ اگر آنکھ سے تاثیر پیدا ہووے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات ثابت
ہو چکی ہے کہ نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے جیسے کہ
ابتدا مین سے آدمی ہر جیا ترکیب کرتا ہون کہ اوسکے آنکھون کی طرف پانچ یا دس منٹ تک
نظر کو جما کر دیکھا کرتا ہون چنانچہ ببوس صاحب بھی جب عمل کرتے ہین تو نظر ہی جما کر کیا کرتے
اور جو لوگ اونکو عمل کرتے دیکھتے ہین اونکو یقین ہوتا ہے کہ آنکھ مین بہت بڑی قوت ہے
چند روز ہوئے ببوس صاحب نے کئی آدمیون کو روبرو ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط
اوسکی طرف نظر جما کر دیکھنے سے کر دیا ایک شخص نے اسی طرح ایک کتے پر کامل عمل مقناطیسی
کر دیا تھا ایک عورت کی ایک مادہ گاؤ تھی جو بیمار تھی اس طرح عمل کیا تھا اور اوسکی بیماری فقط
اس عمل سے دور کر دی تھی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عقل اور علم سے مبرا
ہوتے ہین اسواسطے عمل مقناطیسی کا اثر اون پر بہت جلد ہوتا ہے غالب ہے کہ اگر انسان بھی
اپنی مادر زاد حالت مین ہوتا تو اوسپر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جاتا وہ فقط یہی بات نہین ہے کہ انسان کا
اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر بھی دوسرے حیوان پر ہوتا ہے سانپ مین جو قدرت ہے
کہ چڑیا کو بالکل اپنے بس مین کر لیتا ہے یہ قدرت اوسکی خاص عمل مقناطیسی سے مشابہ ہے
یہ بات اکثر دیکھی جاتی ہے کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار کر دیتا ہے ببوس صاحب
لکھتے ہین کہ ہم نے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ باوجودیکہ سانپ اور بلی مین فاصلہ بہت ہوتا ہے
بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہے اور آدمی پہلے کہین سانپ کو نہین دیکھتے لیکن جب
تلاش کیا جاتا ہے تو ضرور دیکھا جاتا ہے کہ ایک سانپ کہین چھپا ہوا بلی کے اوپر
نظر جمائے ہوئے بیٹھا ہے اور بلی سانپ کی طرف کھنچی جاتی ہے اور بالکل بے اختیار
اور بے حس و حرکت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہو تو سانپ کا شکار آسانی سے
ہو جاتی ہے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جب سانپ کو دفعۃً مار ڈالین یا ہٹا دین تو فقط اس سبب سے

کہ سانپ کی فطری بل سے دفعتہ علیحدہ ہو جاتی ہے بلی فوراً مرجاتی ہی چنانچہ لیوس صاحب نے
یہ بات بچشم خود مشاہدہ کی ہے اس بات سے وہ بات ہمکو یاد آتی جو پہلے بیان ہو چکی کہ حالت
سکوت عمل حفظ طبعی سے موت کو واقع ہونے کا اندیشہ ہی اور عامل کو بسا اوقات شخص
حیات کو پھر پیدا کرنے مین دشواری ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات باہم کوئی
ایسی سبیل اتفاق اور باتین کرنے کی ہی جو ہمکو معلوم نہین بعض آدمی کہتے ہین کہ یہ بات
حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل ہوتی ہے لیکن حقیقت اوسکی دریافت نہین ہوتی
کہ شعور حقیقت مین کیا شے ہی یہ شعور مشہور ہی اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ کتے مین بہت [illegible]
اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتا آدمیون کے پاس بہت رہتا ہی اور لوگ اوسکی تعلیم
کرتے ہین لیکن اور حیوانات کا شعور بھی بر سبیل تذکرہ اکثر کتابون مین مندرج ہے
کوون کی عدالت اور بعض اقسام کے جانورون کا خاص خاص موسم مین سفر کرنا کسی
باعث پر یقیناً موقوف ہی اسکی کیا وجہ ہے کہ کتا اپنے مالک کو تلاش کر لیتا ہی یا یہ بات
کہ کوئی چیز جو اوسکے مالک نے چھوئی ہو اور چھپائی گئی ہو اوسکو ڈھونڈ لیتا ہے اسکی کیا
وجہ ہی کہ ایک کتے کو جہاز پر چڑھا کر بلکہ ایک تھیلے مین بند کرکے لیجاوین اور پھر اوسے
چھوڑ دین تو سیدھی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہے ایک ذکر تحریری ہے کہ ایک کتا
ایک جگہ وارد ہوا وہان ایک اور کتے نے اوسکو زخمی کیا وہ مجروح کتا [illegible]
جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا گیا اور وہان سے ایک اور کتا اپنے ساتھ لیکر
اوسی جگہ آیا جہان وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست کتے کی مدد سے اوس
کتے کو جس نے اوسے پہلے زخمی کیا تھا آکر زخمی کیا اور اپنا بدلا لیا اب کوئی [illegible]
معقول نہین بتا سکتا ہے کہ یہ عقل اوسمین کہان سے آئی اگر یہ بات کہی جاوے
کہ کتا اپنی قوت شامہ کے سبب سے اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے تو ایسی قوت شامہ کا
پہنچانا تو ایک نادر جس کہنا چاہیے اسواسطے کہ اکثر ایسا ہوا ہی کہ [illegible]

مالک سے علحدہ ہوا تھا وہان جاتا ہے اور اگر وہان اوسکا مالک نہ ملا تو اور بہت سی جا
تلاش کرتے کرتے آخر اوسکو ڈھونڈھ لیتا ہے یہ بات خیال مین نہین آتی ہے کہ قوت
شامہ معمولی سے یہ بات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے میری رای یہ ہے کہ جملہ حیوانات مین
آپسمین شرکت مقناطیسی بدرجہ کثیر ہے سب جانتے ہین کہ مختلف اقسام کے حیوانات مین
آپسمین ایسا انس اور ایسا تنفر پایا جاتا ہے جیسا انسانون مین عامل و معمول عمل مقناطیسی مین
ہوتا ہے چنانچہ دو شخص دس سال سے ایک فرانس مین اور ایک نئی دنیا مین ابتک تجربہ
کر رہے ہین اونکے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھونگھون مین آپس مین بہت ہمدردی اور انس
ہوتا ہے یعنی اگر بہت سے یہ جانور ایک جا رکھے جاوین تو مدت تک اون مین آپس مین باہم دردی
رہتی ہے اگرچہ کتنے ہی فاصلے پر لیجا کر اونکو علحدہ کر دین اور اس امر کے ذریعہ سے
تجویز یہ ہوئی ہے کہ ایک ذریعہ خبر رسانی کا مقامات بعیدہ مین نکالا جاوے
چنانچہ جن دو شخصون کا ذکر ہے کہ اونھون نے اس ذریعہ سے آپس مین تحریر کی
اگرچہ ترکیب مفصل مجکو معلوم نہین ہے لیکن تجویز مذکور مجملا یہ ہے کہ دو گھونگھون کا نام الف
فرض کیا اور اون دونون کو آپس مین تھوڑے عرصہ تک ساتھ رکھا اور بعد ازان اونکو
علحدہ کر لیا اور اسی طرح دونون گھونگھون کا نام بے اور دو کا نام تے اور علی ہذا القیاس
جتنے حروف تہجی ہین دو دو گھونگھون کے نام مطابق حرف کے رکھے لیے اور اونکو تھوڑی
دیر تک ایکبار رکھ کے پھر علحدہ کر دیا احتیاطاً کئی گھونگھے ایک ہی حرف کے نام
رکھتے ہین اگر ایک سال تک ان جانورون کو کچھ کھانے کو نہین ملے تو بھی زندہ
رہتے ہین اب فرض کرو کہ لفظ شام لکھنا منظور ہے ایک شخص کلکتہ مین اور ایک لاہور مین ہے
لاہور والے نے ایک برقی آلہ سے اوس گھونگھے کو چھوا جسکا نام شین ہے کلکتہ والا
بیٹھا ہوا اپنے گھونگھے کو دیکھ رہا ہے اور ایک آلہ سے ہر ایک کو چھو کر دیکھتا ہے اتفاقاً
آزماتے جو گھونگا اوسکے پاس شین کے نام کا ہے وہ مثل شین لاہور کی تڑپنے لگتا ہے پس

کلکتہ والے نے شین لکھ لیا علی ہذا القیاس الف و میم بھی لکھ لیا تو اونکو ملا کر لفظ شام بن گیا
بادی الرای میں اول اس ذکر کو سن کر ہنسی آتی ہے اور ایک امر بیہودہ کا معلوم ہوتا ہی
لیکن جب بغور خیال کیا جاوے کہ انسان میں جس طرح آپس میں بدرجہ غایت انس و تنفر
ہوتا ہے حیوانات میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور عمل مقناطیسی کا اثر بہت ہوتا ہے تو کچھ
عجب نہیں اگر ان جانوروں میں اس شدت کی ہمدردی کا اثر پیدا ہوا اور جب تک امتحان اور
تحقیقات کے بعد کوئی بات غلط نہ معلوم ہو تب تک اوسکو نامعتبر سمجھنا جاوے دو بڑے فاضل
اس تجربہ پر دس برس سے مصروف ہیں یقین ہے کہ دو سال میں مشتہر کرینگے اور
ہر ایک شخص اپنی جگہ پر امتحان کر لیگا اگرچہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان صحیح نکلا تو تار برقی
جو فی زمانہ مروج ہے اوسکی قدر بہت کم ہوجاویگی اس واسطے مثل تار کے کوئی شی نہیں ہے
کہ جس کے ٹوٹنے کا یا غنیم کے کاٹنے کا اندیشہ ہو صرف بھی بہت کم ہوگا فقط چند مجرد گھونگھے اور
دو آلات دو مقام میں جہاں سے تحریر کرنی منظور ہوگی درکار ہونگے اور معلوم ہوتا ہے
کہ یہ ترکیب بھی کچھ نئی نہیں ہے مدت سے ایک قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اور قلعہ والوں کو کسی جگہ
تحریر کرنی منظور تھی تو اونھوں نے بذریعہ شرکت حیوانی تحریر کی تھی **تتمہ ششم**
اب میں ذکر کرتا ہوں کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیا کا مثل مقناطیس مصنوعی
وغیرہ کے کیا اثر ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر ضرور
اثر ہوتا ہے یعنی اگر مقناطیس کو ہاتھ میں لیکر وہی ترکیب کیجاوے جیسی ہاتھوں سے
کیجاتی ہے تو اوسکا اثر بھی ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ہاتھ کے عمل کا ہوتا ہی بیشک اس
ترکیب سے ہاتھ کا اثر اور مقناطیس کا اثر دونوں مجتمع ہوجاتے ہیں اور اس طرح بھی
تجربہ ہوا ہے کہ مقناطیس کا بلا حائل کے ہاتھ کی استعمال کیا گیا ہی یا ایک
آدمی کی ہاتھ میں مقناطیس دیکر عمل کیا گیا ہے کہ جس کے ہاتھ کی تاثیر کچھ بھی معلوم
نہیں ہوتی تھی اور اس صورت میں بھی مقناطیس مصنوعی کا اثر جسم انسان پر ایسا نمایان

ہوا ہے جیسے عامل کے ہاتھ کا اثر نمودار ہوتا ہے یہانتک کہ اگر معمول فاصلہ پر ہو تو مقناطیس
مصنوعی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ خواب مقناطیسی معمول پر واقع ہو جاتا ہے بلکہ کبھی ہاتھ پیر اکڑ
جاتے ہین اور تشنج پیدا ہو جاتا ہے اور مقناطیس مصنوعی کا اثر تندرست آدمیون پر
ہوتا ہے یہ اثر مقناطیسی جملہ اشیاء مادی کے درمیان مین سے گذر جاتا ہے اور اس لحاظ مین
یہ اثر الکٹریسٹی یعنی برق سے علیحدہ ہے کیا معنی کہ اثر برقی سیسہ اور رال مین نہین گذر سکتا ہے
اور جملہ فلزات مین سے بآسانی گذر جاتا ہے اور مثل کیفیت الکٹریسٹی اور مقناطیسی مطلق کی
یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر کرتا ہے قطبین مین منتشر ہوتی ہے اس کیفیت کا نام
ریش نبگ صاحب نے اوڈایل رکھا ہے یہ کیفیت اوس کیفیت کے ساتھ مشترک ہے
جسکے اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جس وقت لٹکائی جاتی ہے تو شمال کی طرف
مڑ جاتی ہے اور جسکے اثر سے سنگ مقناطیس مصنوعی لوہے کے ٹکڑون کو کھینچتا ہے اور
جسم انسان مین جو یہ کیفیت ہوتی ہے کیفیت مقناطیس مصنوعی سے مشترک نہین ہوتی
لیکن جہان یہ کیفیت موجود ہوتی ہے خواہ مقناطیسی مصنوعی مین خواہ جسم انسان خواہ
بلور مین ہر جگہ اوسکا ظہور بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جیسا ظہور جسم کے ایک سرے پر
ہوتا ہے اوس سے دوسرے سرے پر مختلف ہوتا ہے اس کیفیت اوڈایل کا یہ خاصہ ہے کہ مثل
کیفیت حرارت روشنی اور الکٹریسٹی یعنی بجلی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف
روان ہوتی ہے اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو لمعات نور تاریکی مین نظر آتے ہین
یہ روشنی بہت ضعیف ہوتی ہے روشنی آفتاب اور روشنی شمع سے مغلوب ہو جاتی ہے الا
جن لوگون کی طبیعت بدرجہ غایت نازک ہے اونکو دن کو بھی روشنی نظر آتی ہے اوڈایل کی
روشنی کا رنگ قوس قزح کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے لیکن مقناطیس مصنوعی کے شمالی قطب کی طرف
رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف سرخ رنگ زیادہ نظر آتا ہے یہ کیفیت اوڈایل فقط
مقناطیس مصنوعی مین ہی موجود نہین ہوتی بلکہ جس جسم کی حیثیت قطعہ رکرسٹل ہو اوس مین بھی

پائی جاتی ہے اور کرسٹل اوسکو کہتی ہین جو روشن اور شفاف اور پہلو دار چیز ہو اکثر شیشہ کی چیز
جو ایسی ہوتی ہے اوسکو کرسٹل کہتے ہین اور نازک طبع آدمیون کو اجسام کرسٹل یعنی بلورینہ
سے بصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے کرسٹلون کا اثر بھی بلحاظ قطبین ہوتا ہے اور
اوسکا فعل مقناطیس مصنوعی اور انسان کے ہاتھہ کو فعل سے ضعیف ہو لیکن اس
شئی سے مشابہ ہوتا ہے نازک طبع آدمیون پر بھی انسان کے جسم کا ایسا ہی اثر ہوتا ہے
جیسا مقناطیس مصنوعی کا اثر ہوتا ہے اور جو روشنی معمول کو خواب مقناطیسی مین حالت
اونگلیون کی سرون سے نکلتی ہوئی نظر آتی ہے یہ روشنی روشنی اوڈ ائل ہوتی ہے
دونون ہاتھون کے سرے دو قطب اور سر اور آنکھین اور منھہ نقاط باسکے
ہوتے ہین جہان یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھون کی
گذرانے اور نظر جماکر دیکھنے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے
ریشن بیگ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ یہ کیفیت اوڈ ائل جملہ اجسام مادی اور
درختون مین موجود ہی ہرچند مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کی نسبت ان اجرام مین
کم ہوتی ہے اور روشنی آفتاب اور مہتاب اور ثوابت مین بھی موجودگی اس کیفیت کی
دریافت کی ہے ایک بڑی بات قابل غور کے یہ ہی کہ جسم انسان پر مقناطیس ارضی کا
اثر بہت قوی ہوتا ہے بہت آدمی ایسے ہین کہ جب تک اونکا پلنگ سمت الراس مقناطیس ارضی کے
مطابق شمالاً جنوباً نہوا اور اونکا سر شمال کی طرف نہوتب تک اونکو نیند نہین آتی مین نے ایسی
آدمی خود بہت دیکھی اور سنی ہین لیکن اسکی وجہ کوئی نہین بتا سکتا ہے یہ بات بہت غالب معلوم
ہوتی ہے کہ اگر مریض کا پلنگ اس انداز سے بچھایا جاوے تو بعض بعض امراض سے جلد صحت
حاصل ہوتی ہے چنانچہ بعض مریض ایسے ہوتے ہین کہ اگر اونکا پلنگ سمت الراس مقناطیس
ارضی کے متقاطع بچھایا جاوے تو اونکو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور ذرا بھی برداشت
نہین ہوسکتی اس بات کا تجربہ لوگون نے کیا ہی اور اس بات کا یہی تجربہ ہے کہ جب

شخص پر عمل مقناطیسی کرنا منظور ہو اوسکو اس طور پر بٹھایا جاوے کہ اوسکا سر شمال کی طرف ہو
اور چہرہ جنوب کی طرف ہو اور اوسکے پانون بھی جنوب کی جانب پھیلے ہوئے ہون
تو اور طرح کی نشست کے بہ نسبت اس انداز مین اوسپر عمل بہت جلد ہوتا ہو اگرچہ
بہت آدمی ایسے ہین کہ اونکو کسی رخ بٹھا دین عمل ہو جاتا ہے اور روشنی اوڈائل کو
بخوبی دیکھنے کے واسطے یہ بات بہتر ہے کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹھے اور اوسکا سر شمال کی طرف ہو
ریشن بنبگ صاحب نے بہت سی عجیب باتین اس باب مین کہ کیفیت اوڈائل جسم انسان مین
باوقات مختلف کس طرح منتشر ہوتی ہے دریافت کی ہین صبح کے وقت او شفق پیچھے بلکہ
طلوع آفتاب سے یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے صبح کے کھانا کھانے سے پہلو اشتہا کو سبب
کم ہونے لگتی ہے پھر اوسکی ترقی ہوتی جاتی ہے اور شام کے کھانا کھانیکے وقت سے
پہلو دفعۃً بہت بڑھ جاتی ہے پھر شام تک بڑھتی ہے اور رات بھر کم ہوتی رہتی ہے
چنانچہ طلوع آفتاب سے پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہے ان حقائق کو ملحوظ رکھنے سے
انسان کی درستی اچھی طرح محفوظ رہ سکتی ہے بکمال تحقیق دریافت ہوا ہو کہ اوڈائل کا فعل
بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جس شے مین مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کیفیت
اوڈائل موجود ہوتی ہو اوسکی دونون قطبون کا فعل علحدہ علحدہ ہوتا ہے سالبہ یعنی قطب
شمالی مین جو روشنی نکلتی ہے اوسکا اثر خنک اور رنگ اودا ہوتا ہے اور موجبہ یعنی جنوبی
قطب کی روشنی کا اثر ناگوار گرم اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہے دست راست آدمی کا سالبہ
اور خنک ہوتا ہے اور دست چپ موجبہ اور گرم ہوتا ہے آفتاب کی شعاع سالبہ ہی
اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آیند اثر کرتی ہے چنانچہ انگیٹھی کا رنگ بہت نازک طبع
آدمی پر تا وقتیکہ وہ بہت قریب انگیٹھی کے نہ آیا ایسا اثر ہوا کہ جیسے کسیکو بخار معلوم ہوتا ہی
اور جب وہ انگیٹھی کو قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر معلوم ہوا اس خنکی کی وجہ یہ تھی
کہ انگیٹھی مین بھی لمعات سالبہ اوڈائل کے نکلتے ہین اور بعض آدمیون پر گرچہ گھر کی بہت تا

شعاعون کی روشنی کا بہت خشک اثر ہوتا ہے کہ قوت عقل کی پہونچ جاتی ہے چاند کا اوڈائل
موجب ہوا اور نازک طبع آدمیون پر جا پڑے شعاع کا اثر گرم ہوتا ہے جیسے ستارون آفتاب سے
مستنیر یعنی روشن ہو کر چمکتے ہین اونکا اوڈائل موجب ہوتا ہے اور گرم اثر رکھتا ہے
خلاصہ اوڈائل تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اس بات مین حرارت اور روشنی
اور الکٹریسٹی سے مشابہ ہے اور ریشن بیگ صاحب نے بڑی تحقیقات سے ثابت
کیا ہے کہ ایک کیفیت سیال جس کا نام جو چاہو رکھ لو اور جس کا وزن کچھ نہین موجود ہے
جو کیفیات حرارت اور روشنی اور الکٹریسٹی اور قوت جاذبہ زمین سے جدا ہے
لیکن ان سب کیفیات سے یہ کیفیت مشابہ ہے اور اوسکے ساتھ مشترک ہے
ممکن ہے کہ آئندہ زمانہ شاید کوئی ایک کیفیت ایسی دریافت ہو جو ان سب
کیفیات کی جامع ہو لیکن تاوقتیکہ ایسی کوئی کیفیت دریافت نہو تب تک اوڈائل کو
کیفیات معروف سے بالکل علحدہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ فی زمانا کیفیت الکٹریسٹی اور حرارت کو
اور روشنی کو آپس مین علحدہ سمجھتے ہین اور جن لوگون پر حالت بیداری مصنوعی اور جن
شخصون پر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوتی ہے اونکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے
حتی کہ اونکو روز روشن مین عامل کے ہاتھ اور اور اشیا مین سے روشنی اوڈائل کی نکلتی ہوئی
نظر آتی ہے پس یہ بات قابل شک نہین ہے کہ کیفیت اوڈائل جو انسان کے ہاتھ مین
اور مقناطیس مصنوعی مین ہوتی ہے جس کے سبب سے خواب مقناطیسی پیدا ہو سکتا ہے
انسان کے ہاتھ کے اوس جوہر سے مشابہ ہے جس سے عمل مقناطیس روحانی کا
اثر ہوتا ہے غرض کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل مقناطیسی
روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہین حقیقت مین وہی اوڈائل ہے جسکو ریشن بیگ صاحب نے
دریافت کیا ہے اب یہ بات بخوبی سمجھ مین آسکتی ہے کہ ایک نازک طبع آدمی پر
دوسرا شخص بغیر اوسکے چھونے کے خواب بیداری کی حالت پیدا کر سکتا ہے

اس واسطے کہ اگر مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے تو انسان کے
ہاتھ سے کیون نہو سکے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ جو جوہر مقناطیس مصنوعی مین ہے
وہی جوہر انسان کے ہاتھ مین ہے اور ریشن بیک صاحب نے جو تجربات مقناطیس
مصنوعی اور کشش اور انسان کے ہاتھ کے ذریعہ سے کیے ہین وہ سب یقیناً صحیح ہین
اور تلاش رکھین تو اثر پذیر آدمی آسانی سے مل جاتے ہین اور ہم تجربہ کر سکتے ہین
اب مین دو فائدون کا جو ان تجربات سے نکلتے ہین بیان کرتا ہون اول یہ کہ جو فعل
کیمیائی ہوتا ہے اور گل جانا جسم کا ایک فعل کیمیائی ہے اس مین کوئی شبہہ نہین مردہ
اجسام مین سے جب وہ گل جاتی ہین روشنی اوڈائل نکلتی ہے اور کیفیت اوڈائل
پیدا ہوتی ہے اور تنفس اور انہضام طعام مین بھی فعل کیمیائی ہوتا ہے اسی سبب سے
نازک طبع آدمیون کو مردون پر خصوصاً قبرون مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اور یہ کچھ وہم یا
خوف کی بات نہین ہے اور جو لوگ روشنی قبرون سے نکلتی ہوئی دیکھتے ہین اونکی طبیعت
نازک اور اثر پذیر ہوتی ہے اور زمانہ مین ایسے اونکا بہت مشہور ہین غرضکہ جس طرح
مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہے اسی طرح زمین مین سے کہ عظیم
مقناطیس ہے روشنی نکلتی ہے اور یہ روشنی زمین کی بسبب عظیم ہونے کے لوگون کو
علی الخصوص نازک طبع لوگون کو زیادہ نظر آتی ہے اور یہ بات فقط قیاسی نہین ہے بلکہ
تجربہ سے ثابت ہے ابھی تک مین نے ایک قسم کے عمل کا ذکر نہین کیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ عامل کو یہ قدرت ہے کہ بعض اشیا مین مثل پانی وغیرہ کے کیفیت مقناطیسی پیدا کر دے
اور جو معمول خواب مقناطیسی مین ہوتا ہے اوسکو بلا علم اس بات کے کہ پانی پر
یہ عمل کیا گیا ہے فوراً تمیز ہو جاتی ہے کہ اس پانی مین اثر مقناطیسی ہے اور جو معمول
کہتے ہین کہ اوسکا مزا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکا بیان اچھی طرح نہین ہو سکتا اور جب
وہ پانی پیا جاتا ہے تو ایک خاص قسم کی گرمی پہنچانے والی جسم مین پیدا ہوتی جاتی ہے

بعض معمول کہتے ہین کہ یہ پانی بالکل مزہ ایسا ہوتا ہے جیسے بارش کا پانی یا کشیدہ پانی یعنی
کچھ مزہ نہین ہوتا اور اگر پانی پر عمل مقناطیسی نہ کیا جاوے تو جیسے اصل پانی کے
ذائقہ مین ایک طرح کی تیزی پائی جاتی ہے ویسی ہی معمول کو بھی معلوم ہوتی ہے
مقناطیسی پانی کا مجکو بھی اکثر تجربہ ہوا ہے اور پانی مین کیفیت مقناطیسی اس طرح پر
پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک برتن مین پانی بھر کر اوس برتن کو دست چپ کی ہتیلی پر رکھکر
اونگلیون سے اوسکو پکڑین اور دست راست کو برتن کے اوپر چکر دیتے رہین یا دست
راست کی اونگلیون کو پانی کے سطح کے قریب لگا کر ذرا اوپر سیدھا رکھین یا اسی طرح
مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کو پانی کے سطح پر رکھین اور جو لوگ نازک طبع ہین اگرچہ اونپر حالت
خواب مقناطیسی واقع نہو تب بھی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی مین تمیز کر سکتے ہین
اثر مقناطیسی اکثر تھوڑی دیر رہتا ہے اور اگر اوس کا ثقل پانی مین بھر گیا ہو تو اوسکا اثر
کبھی گھنٹون تک رہ سکتا ہے مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جن لوگون کو ترکیب حروف سے
خواب مقناطیسی واقع ہوا کرتا ہے اون پر خواب مقناطیسی فقط بذریعہ مقناطیسی پانی کے
واقع ہو جاتا ہے اور مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جن لوگون پر پہلے عمل مقناطیسی کبھی نہین
کیا گیا ہے لیکن اصلی طبیعت اونکی عمل مذکور کی اثر پذیر ہے اونکو مقناطیسی پانی دیتے ہی
معمولی نیند جیسے روزمرہ انسان کو آتی ہے نہایت آسایش اور آرام سے آتی ہے
اور احتمال ہے کہ اونپر خواب مقناطیسی بھی واقع ہو گیا ہو لیکن چونکہ مدعا اس پانی کے
پلانے سے یہ تھا کہ اونکو نیند آجاوے اور اون کو حقیقت مین نیند آگئی تو کسی طرح کی تفتیش
اسکی نہین کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی ہونے کا حال واضح ہوتا یہ کیفیت مقناطیسی
سوای پانی کے اور اشیا مین بھی پیدا ہو سکتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل خود
نہین جا سکتا ہے تو معمول کے پاس کوئی شے کیفیت مقناطیسی سے بھر کر بھیج دیتا ہے
اور اوس شے کے پہنچتے ہی معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کو

کوئی دھوکا دینا چاہے یعنی کوئی شے اوسکو ایسی دے جس مین کیفیت مقناطیسی بھری ہی
نہین ہوتی ہے تو اوسکو اس بات کی تمیز ہوجاتی ہے کہ اس مین کیفیت مقناطیسی
موجود نہین ہے اور معمول دھوکا نہین کھاتا ہے **تبصرۂ دہم** جاننا چاہیے کہ کیفیت
مقناطیس مطلق کو ابتدا مین لوگ سمجھتے تھے کہ فقط سنگ مقناطیس و ردو مین فلزات مین
ہوتی ہے لیکن اوس زمانے مین بھی زمین کو ایک مقناطیس عظیم ماننا پڑتا تھا فریدی صاحب نے
حال مین دریافت کیا ہے کہ اوکسیجن گاس کو مقناطیس مصنوعی کھینچتا ہے اور اوکسیجن گاس
کرہ ہوا کا ایک جزو ہے اس سے ثابت ہو کہ ابھی بیشمار باتین علم مقناطیس مطلق مین ایسی ہین
جو ہمکو دریافت نہین ہین اور آیندہ دریافت ہونگی ریشن بیک صاحب کو دریافت ہوا ہی
کہ نازک طبع آدمیون پر جملہ اجسام کا اثر ہوتا ہے اور جس طرح مقناطیس مصنوعی مین سے
روشنی نکلتی نظر آتی ہے اوسی طرح جملہ اجسام مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے چونکہ کیفیت
اوڈائل تمام عالم مین پھیلی ہوتی ہے اس واسطے یہ خیال لائق ہو کہ مثل حرارت اور
روشنی رسمی کے یہ کیفیت بھی جسم انسان پر کچھہ اثر کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت
کہ اسطرح کا اثر ضرور ہوتا ہے یہ ہو کہ کرسٹلون کا اثر نازک طبع آدمیون پر ہوتا ہی یہ کیفیت
مثل حرارت اور روشنی کے بطور تنویر عرصۂ عالم مین متحرک ہی اور اجسام کو اندر بھی
چلتی ہے روشنی کے نسبت اوڈائل کی رفتار کم ہو لیکن اجسام مادی مین حرارت کی
نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہے جملہ اجسام معروف کو اندر اوڈائل آسانی سے گذرتا ہی
لیکن ریشہ دار اجسام مین سے گذرنے مین اتنی آسانی نہین ہوتی جیسے بے ریشہ اجسام
مین سے گذرتے مین ہوتی ہے مثلاً کپڑے اور کاغذ مین اوڈائل آسانی سے
نفوذ نہین کرسکتا ہے لایہ اجسام دیر تک اوسکے دخل کو نہین روک سکتی
حرارت سوائے فلزات کو اور اجسام مین آہستہ آہستہ دخل کرتی ہے
اور الکٹرسٹی کا دخل بھی ان چیزون مین جو فلزاتی نہون کم ہوتا ہے بلکہ فقط فلزات اور

کو مانہ اور بعض اوقات یعنی پہنچنے والی چیزون مین سے اوسکا دخل ہوتا ہی اگر عامل کے
جسم کی کیفیت اوڈ وائل مثل کیفیت جسم معمول کے تناؤ کی حالت مین ہوتی ہے معمول کے
ہاتھ اپنے ہاتھون سے پکڑے اس طرح کہ اپنے دست راست مین اوسکا دست چپ
اور اپنے دست چپ مین اوسکا دست راست ہو تو عامل کے دست راست سے موج اوڈ وائل
معمول کے دست چپ مین جاکر اوسکے بازوے چپ پر چڑھ کر اوسکے سینہ مین گذر کر اور پھر بازوے
راست مین اوتر کر اور پھر عامل کے دست چپ مین ہوکر اوسکے بازوے چپ پر چڑھ کر اور پھر عامل کے
سینے مین سے ہوکر اوسکے بازوے راست مین اوتر آویگی اور حلقہ پورا ہو جاویگا اس صورت مین
معمول کا جسم بھرا اوڈ وائل رہا ہوتا ہے جن لوگونکی طبیعت بہت اثر پذیر اوڈ وائل کی ہوتی ہے
اونپر اس موج کا اثر بہت تیز ہوتا ہے اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کی کیفیت کی
موج کے موافق ہوتی ہے تو اسکا اثر خوش آیند ہوتا ہی الا بعض اوقات یہ آثار بہت تیز
ہوتے مین حتی کہ اگر دیر تک یہ حال رہے تو نوبت غشی یا تشنج کی پہونچ جاتی ہی اور بعد التحقیق معمول کے
بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی شی بدن مین چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اوسکے چلنے کی راہ اس طرح
بتاتے ہین جس طرح مین نے موج اوڈ وائل کی راہ اوپر بیان کی ہے لیکن اگر عامل کے ہاتھ سرد ہوتے
ہوں اور وہ معمول کے ہاتھ پکڑے تو عامل و معمول کی امزاج اوڈ وائل بجاے موافق ہونیکے
مناقض ہو جاتی ہین یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونون امزاج مین ایک قسم کی لڑائی ہو جاتی ہے
اور معمول ایک منٹ تک بھی اس عمل کی برداشت نہین کرسکتا ہے اور اوسکو نہایت تکلیف
مثل غش اور تشنج کے ہوتی ہی عامل کو جو مدرکات اور حواس اور حافظہ اور قوت متخیلہ معمول پر
حالت خواب اوڈ وائل مین اختیار ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہی کہ عامل کی کیفیت اوڈ وائل معمول کی
کیفیت اوڈ وائل سے اعلیٰ اور قوی تر ہوتی ہے اور بسبب اس بات کے کہ اوڈ وائل بجا بجا موجود
ہوتا ہے اور اوسمین یہ خاصہ ہی کہ اوسکے رہگذر وار پہنچنے مین عامل کو اپنی کیفیت کا اوسمین داخل کرنا مستقیم

جو معمول کے جسم مین چلی گئی ہے۔ ربط رہتا ہو اگر کیفیت اوڈائل کوئی قوت عرفی یا قوت حیوانی ہے تو ممکن ہے کہ عامل کی کیفیت اوڈائل جو غالب ہوتی ہے معمول کے اعصاب کے حرکات اور حواس پر فعل کرتی ہے اور معمول کو جو روحانی اور جسمانی کشش عامل کی طرف ہوتی ہے اوسکی بھی ایسی ہی وجہ ہے چنانچہ معمول اکثر بیان کرتا ہے کہ عامل کو گرد ایک روشنی بھی ہوتی ہے کہ وہ روشنی معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہے اور تحقیق ہے کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نہ فقط عامل کی اونگلیوں سے بلکہ اوسکے کل جسم مین سے نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم مین جاتی ہوئی نظر آتی ہے عمل مناقض مقناطیسی کا جو ناگوار اثر ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیات آپس مین مناقض ہوتی ہین اور کچھ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب ہوای عامل کے اور لوگ معمول کے ہاتھ پکڑ لیتے ہین تو امواج اوڈائل مین انقلاب ہو جاتا ہے معمول کو جو بعض اشیا سے تنفر ہوتا ہے اوسکی بھی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسی کیفیت اوڈائل اونکی مثبت یا منفی بہ لحاظ کیفیت معمول کے ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا اثر معمول پر ناگوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس انس یا شرکت حس اس طرح سے پیدا ہوتی ہے کہ عامل کی کیفیت کا فعل اوس حالت مین کہ جب حالت اوڈائل معمول بڑھی ہوئی تھی معمول پر خوش آیند ہوتا ہے اور دونون کی کیفیات مین توافق ہوتا ہے اور یہ بات بہت آسانی سے فہم مین آتی ہے کہ اس تانس اور شرکت حس کی تاثیر کی پیدا ہونیکا ذریعہ اور واسطہ اوڈائل ہوتا ہے شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر پایا جاے تو غالبًا اوڈائل اوسکے واقع ہونے کا ذریعہ ہے چونکہ عامل اور معمول کی کیفیت اوڈائل باہم گر متداخل ہوتی ہین اور عامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہے اسواسطے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جو خیالات اور افعال عامل کے ہوتی ہین اون مین معمول شریک ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے معمول عامل کی خیالات کو پڑھ لیتا ہے اور میری قیاس مین یہ یا شاتی ہے کہ غائب بینی کے واقع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوڈائل سے ہے اور جو شے معمول دیکھتا ہے

اوڈوائل کی روشنی مین دیکھتا ہے مین نے ایک غائب بین کو دیکھا کہ جب کبھی وہ لکھا
جاننا تھا تو وہ کاغذ کی طرف اپنے سر کے چاند سے دیکھتا تھا اور آنکھین اوسکی بالکل بند اور
ایسی موقع پر ہوتی ہین کہ اگر کھلی بھی ہوتین تو بیکار آمد نہوتین اور جب غائب بین سے دریافت کیا
جاتا ہے کہ شی کو تم فاصلے سے کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہے کہ اوس چیز مین سے ایک
روشن بادل سا اوٹھ کے میری طرف آتا ہے اور ایک ایسا ہی روشن بادل میرے جسم مین سے
اوٹھکر یہ دونون بادل ملجاتے ہین اور اون دونون متفق بادلون مین اوس شی کو دیکھتا ہون
اول تو وہ دھوندلی نظر آتی ہے لیکن بعد ازان روشن نظر آتی ہے اور جیسا اوسکا قدرتی
رنگ ہے ویسا ہی رنگ نظر آتا ہے یہ بیان بھی ہمارے اوس قیاس کے موافق ہے کہ کیفیت
اوڈوائل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے اور خواب مقناطیسی مین یہ بات اکثر پائی جاتی ہے
کہ وہ حواس ظاہری مین سے جن پر ہر وقت باہر سے اثر پہونچتا رہتا ہے یعنی حس باصرہ
اور حس سامعہ بند ہو جاتے ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حواس باطنی مین ان دونون حواس ظاہری کی
شغل غالب سے انتشار نہین ہوتا ہے اور لمعات اوڈوائل کا اثر حواس باطنی پر اچھی طرح
ہوتا ہے اور اون لمعات کی شغل کو واسطے حواس ظاہری کا ذریعہ درکار نہین ہوتا ہے اور
جو کچھ تحریک آواز ہاے بعید اور کیفیت باصرہ مین نسبت اشیاے دور کو ہوتی ہے وہ تحریک
ان حواس باطنی پر اثر کرتی ہے اور چونکہ یہ کیفیت اوڈوائل کا ہے اوسکے ذریعہ سے ایک تار واسطہ
اوسکے حواس باطنی تک پہونچنے کا حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو
اور اوسکے حواس ظاہری بالکل مسدود ہون تو ایسی حالت اس بات کی پیدا ہونیکو اعلی
سب سے زیادہ تر موافق ہے کہ اوسپر حالت روشن واقع ہو جاوے لیکن جو کچھ تاثیرات اوسکو
دریافت ہوتے ہین فی الحقیقت نئے نہین ہوتے پہلے اس تاثیر کو اسواسطے نہین دریافت کر سکتا تھا
کہ وہ تاثیر بہت ضعیف تھی اب اوسپر اس واسطے توجہ ہوتی ہے کہ وہ تاثیر تیز ہو جاتی ہے
یعنی جو تاثیرین دماغ تک پہونچتی ہین اون سب مین اس قسم کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے چنانچہ

حالت روشن خودبخود بھی واقع ہوجاتی ہے اور اوسکے وقوع سے پہلے نیند یا خواب بیداری یا فکر عمیق ہوتی ہے اور انھین تینون مین سے ہر ایک کے سبب ہمیشہ یہ بات ہوتی ہی کہ حواس ظاہری کے فعل کا اثر بہم پہنچنا نہین ہوتا اور اس سبب سے حواس باطنی پر اوڈائل کی کیفیت کی زیادہ تاثیر ہوتی ہے بعض آدمی اپنے اوپر حالت ہوش مین تعمق فکر اور خیال کو فقط ایک طرف متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کر لیتے ہین چنانچہ میجر بکلی صاحب حالت روشن اکثر آدمیون پر حالت ہوش ہی مین پیدا کر دیتے ہین لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہی کہ جب حالت روشن ہموار ہونے لگتی ہے تو اونکی ترکیب کا بڑا جز یہ ہے کہ بجائے معمول وہ اپنے چہرے پر یا اون اشیا پر جنکا دکھانا منظور ہوتا ہے ہاتھون سے عمل کرتے ہین معمول کہتے ہین کہ ان فنون ترکیبون سے ایک قسم کی اودی روشنی اوس شے پر پڑتی ہے اگر ہاتھون سے بہت مرتبہ عمل کیا جاوے تو یہ روشنی گہری ہوجاتی ہے اور پھر وہ شے اچھی روشن نظر نہین آتی ہے لیکن اگر پھر اولٹا عمل کیا جاوے تو گہرا پن دور ہوجاتا ہی اور وہ شے اچھی طرح نظر آتی ہے جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنے جسم یا اور لوگون کے جسم کی دیکھتے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ تمام اعضا روشنی سے ملبس اور بالکل شفاف نظر آتے ہین چنانچہ ریش نبگ صاحب کے معمولون کے سامنے جب ایک موٹی سلاخ لوہے کی رکھی گئی تو اونکو وہ سلاخ شیشے کی مثل شفاف نظر آئی جب غائب بین کے ہاتھ مین ایک خط یا بال کی لٹ دیجاتی ہے تو اوسکی بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لمعات اوڈائل اون چیزون مین ملصق ہوتی ہین اون کے ذریعہ سے یہ بات معلوم ہوجاتی ہے کہ یہ خط اور بال کس شخص کے ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کے خط یا بال ہوتے ہین وہ بالکل اوس شخص سے جدا نہین ہوجاتے بلکہ اون مین اور اوس شخص مین ایک قسم کا تعلق اوڈائل قائم رہتا ہے بہرحال یہ بات تو تحقیق ہے کہ فقط غائب بین اوس آدمی کو دریافت کر لیتا ہے بلکہ اگر اوس اثنا مین وہ بال اور خط کئی آدمیون کے ہاتھون سے گذرے ہون تو غائب بین کو اوس خاص شخص کے دریافت کرنے مین جسکو وہ حقیقت مین ایک وقت

اور پریشانی ہوتی ہے بعض اوقات غائب بین اوس آدمی کو دیکھتا ہے جسکے ہاتھہ مین نوبت دخیر
وہ اشیا تھین لیکن عقل سے وہ پہچان جاتا ہے کہ یہ چیزین اس آدمی کی نہین ہین اکثر
غائب بین عامل سے کہتا ہی کہ یہ مزاحمت جو کچھہ اوسکے حواس کی فعل کے ساتھہ ہوتی ہے
وہ دور کردی چنانچہ عامل ایک جزئی ترکیب سے یہ بات کردیتا ہی اور جب کبھی صحیح آدمی
معمول کو دریافت ہوجاتا ہے تو پھر اوسکو ذرا بھی اوسکے پہچان لینے مین تامل نہین ہوتا
ایک شخص جو اپنے اوپر حالت روشن پیدا کرلیتا ہے اور اوس حالت مین جن شخصون سے وہ واقف
نہین اونکو اور اشیاء بعیدہ کو دیکھتا ہے جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر دیکھہ لیتے ہو
تو اوسنے کہا کہ مین کچھہ ترکیب نہین بتا سکتا ہون تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی کتا قید سے
چھوٹ کر اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے اسیطرح مین بھی آدمیون کو فاصلہ پر سے دیکھہ لیتا ہون
اور بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کسی شئے کو دیکھنے کے واسطے اوس سے کہا تو وہ اوس آدمی کی
کیفیت اور حال کا پتا مستفسر کے دلمین دیکھہ لیتا ہے پھر اوس شے کا سراغ اوس وقت تک لیجاتا ہی
کہ جب وہ آدمی اور مستفسر وقت اخیر ایکجا تھے اوس وقت سے آگے پھر وہ فقط آدمی کا سراغ لگاتا ہی
اور تھوڑی دیر کے بعد اوسکو ڈھونڈ کر دیکھہ لیتا ہے جب غائب بین واقعات گذشتہ کو
دیکھتا ہے تو ہم خیال کرسکتے ہین کہ بجای پیچھے کی طرف پتا لگانے کی وہ کیفیت اور حال کا
اوپر کی طرف پتا لگاتا ہے یہ قیاس ہمارا اوس قیاس سے موافق ہی کہ جو کچھہ دنیا مین واقع
ہوتا ہی ایک ایسا نشان چھوڑ جاتا ہے کہ جب تک یہ دنیا رہیگی کبھی نہ زائل ہوگا اسی قبیل پر
جادو اور سحر اور منتر قدیم سے سب ملکون مین ہوتا رہا ہے سمجھہ مین آسکتا ہی اور ظاہر ہی
کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کی شیوالون کے پنڈت علم و عمل مقناطیس روحانی سے بخوبی
واقف تھے اور اونکو حالت غائب بینی کی ترکیبین پیدا کرنی معلوم تھین تصویرات سے ثابت ہی
کہ جو ترکیب عمل مقناطیسی کی فی زماننا رائج ہے اسی قسم کی ترکیب مصر مین کیجاتی تھی
اور ظاہر ہی کہ ہلکا راگ اور ذرا دھوندلی روشنی اور دھونی خوشبو دینی سب ملکون کے ساحرونکو

استعمال مین تھی بت پرستون کے دیوتاؤن اور روایات مین بہت نشان عمل مقناطیسی کے
موجود ہین اور ہمکو جو فی زمانہ دستگاہ علم مقناطیسی و حالی مین حاصل ہے وہ بہت کم ہے کہ اگر
آئندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص نے ایسی ترکیب دریافت کر لی ہے کہ جسکی سبب ایک وقت مین
بہت آدمیون پر دفعتًا اوسکا عمل چل گیا ہے تو کچھ تعجب کی بات نہو گی اس ترکیب سے ممکن ہے
کہ کوئی شخص اپنے حافظ کی نظر بچا جاوے اور بلکہ جس آدمی کو یہ اسرار معلوم ہو ایک ایسے
مکان مین سے نظر بچا کر نکل سکتا ہے کہ جہان بہت آدمی جمع ہون اس ترکیب سے کہ اپنی
ہیئت اور صورت اون آدمیون کی ذہن مین بدل کے پہلی جو روایتین ہین کہ آدمی غائب
ہو جاتے تھے اب ایسی باتین روزانہ ہوتی ہین عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر ایسی حالت
پیدا کر لے کہ یا خود یا کوئی اور شخص معمول کو بالکل نظر نہ آوے چنانچہ مین نے بچشم خود دیکھا ہے
کہ دو دو روز ہوئے ایک آدمی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے مکان مین آیا دروازے مین داخل ہوتے ہی اون
صاحب نے اوسپر یہ حالت پیدا کر دی کہ اوس نے ایک گٹھری کو شلجم اور ایک اپنے دوست کو
شمعدان سمجھ لیا اور دیکھا کہ فرش پر سے ایک آتشبازی کا برج ہوا پر چڑھتا ہے اس عمل سے
یہ عمل تھوڑے ہی درجہ پر دور ہے کہ کسی ساحرہ یا چڑیل کو آسمان پر چڑھتے ہوے دیکھ لین یا کوئی
دیو کسی بکری کی پشت پر سوار ہو کر ہوا مین چڑھتا ہوا نظر آوے زمانہ جہالت مین جس شخص کو
اس علم مین دستگاہ تھی اوسکو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے شیطان سے
یہ علم سیکھا ہے آسیب کا ہونا بھی جس مین لوگون کو بہت اعتقاد تھا صرف ایک اثر
حالت مقناطیسی کی خود بخود واقع ہو جانیکا تھا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزین
نظر آتی ہین جو اوسکے گرد و پیش کے آدمیون کو نظر نہین آتی ہین اور چونکہ اصل حال سے
کسی کو آگاہی نہین تھی تو وہ خود بھی اور اور لوگ سمجھتے ہین کہ اوسکو آسیب کا خلل ہے اور اگر
اسپر حالت سکوت اصلی گذر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جسنے اوسکو پکڑ رکھا ہے دیکھ
لیتا ہے اسمین شک نہین کہ غائب بینی کا اثر اسیواسطے کام مین لایا جاتا تھا کہ جادوگری کی عمل

آدمیون سے بعض آدمیون کو اون لڑکون نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا میری راے یہہ ہی کہ جب
لڑکیون نے ذہن کر شکل کی طرف دیکھا تو جو کیفیت اوس وقت اونمین تھی اوسکی طرف نظر جا کر
دیکھنے کے سبب یہہ حالت پیش ہوئی یہہ حالت مقناطیسی اون لڑکیون مین پیدا ہو گئی اور
اونپر حالت روشن واقع ہو گئی بہت عالمون نے ریچولا بیان کیا ہی کہ جب بانرگستان طبیعی آدمی
مقناطیسی پانی کیطرف دیکھتے ہین تو اوسمیں پانی مین اونکو شکلین نظر آتی ہین چنانچہ مین نے سنا ہی کہ
انگلستان مین گول یا مصنوعی شکل کے شیشے بنائے جاتے ہین اور جاہل آدمیون کے ہاتھ
بڑی قیمت سے فروخت کیے جاتے ہین اس واسطے کہ فروشندہ کہتے ہین کہ انکو ذریعہ سے غیب بینی
اور فال گوئی کی قدرت حاصل ہوتی ہے کہتے ہین کہ جو لوگ اونکو خریدتے ہین کچھ عمل اوپر کرتے ہین
اور پیچھے اونکا بیان ہے کہ جب تک یہہ عمل اوپر کیا جاوے تب تک اون سے فال نہیں
حاصل نہین ہوتی ہے غالب ہی کہ وہ عمل عمل مقناطیسی ہوگا جب اوس شیشہ کو کوئی خریدنا
چاہتا ہے چنانچہ مستورات اگر خریدتی ہین تو فروشندہ اون سے کہتے کہ جس شخص کو تم
دیکھنا چاہتی ہو اوسکا خیال کرکے اس شیشہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتی ہین تو وہی
آدمی اوس شیشہ مین نظر آتا ہے آئینہ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہی جب کہ شکل جادو کا بیان کیا گیا
یہہ آئینہ بھی اس ترکیب سے بنایا جاتا ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حالت روشن پیدا ہوجاوے ایک
صاحب فرانسیسی نے آئینہ جادو کے بنانے کی ترکیب اب پھر دریافت کی ہی کہ یہہ آئینہ شیشہ کا
نہین ہوتا ہے بلکہ کسی سیاہ چیز کا ہوتا ہی جسکو مصفا کر لیتے ہین اور اوسمین شکلین نظر آتی ہین
میرے نزدیک اگر تحقیقات کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہہ آئینہ ایسی کسی شے کا بنایا جاتا ہے
کہ یا تو اوسمین کیفیت زائل بہت ہوتی ہے یا اوسمین یہہ کیفیت بھری جا سکتی ہے
اس آئینہ کو اسطرح دیکھا تے ہین کہ شخص بینندہ کو اوس جگہہ بٹھاتے ہین کہ جہان ذرا بھی شور و غل
نہو اور خوشبودار چیزین اوس جا جلتی ہوتی ہین تب اوس سے کہتے ہین کہ خوب توجہ دلی سے
اوس آئینہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتا ہے تو جس شخص کی اوسکو تلاش ہوتی ہے

وہ آدمی نظر آجاتا ہے پہلی پہل تو اوسکو ایک بادل سا آئینہ مین نظر آتا ہے پھر بعد اوسکے وہ بادل
دفع ہوجاتا ہے اور وہ آدمی نظرائی دیتا ہے بلکہ جو کام وہ کر رہا ہو وہ کام کرتے ہوئے
نظر آتا ہے اس صورت مین وہ سب باتین موجود ہوتی ہین جنکے ذریعہ سے حالت روشن کا
باسانی پیدا ہوتی ہے جو شخص دیکھا جاتا ہے اوسکو نہایت شوق ہوتا ہے اور جو چیزین اوس
مکان مین ایسی ہوتی ہین جنکو سبب سے خیال بخوبی جم جاتا ہے اور بااشکال ہوتی اور
خوشبو اور کیفیت اوڈائل کے سبب جو آئینہ مین ہوتی ہے اوسکے خیال کرنے کو تائید ہوتی ہے
بعد اسکے عامل جسکو علامات سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اب حالت مقناطیسی اچھی طرح سے
پیدا ہوگئی اپنے جی مین اوسکو تلقین کر دیتا ہے کہ فلانی شخص کو دیکھو یا اوسکو اوس شخص کے
دیکھنے کا حکم دیتا ہے اور چونکہ معمول بالکل عامل کے اختیار مین ہوتا ہے اس سبب سے وہ شخص
اوسکو نظر آجاتا ہے یا تو یہ بات ہو کہ آئینہ مین دیکھنے کے سبب سے قدرت غائب بینی کی اوسکو
حاصل ہوجاتی ہے مصر کے سحر مین مشہور ہے کہ بچے غائب بین کو بادل سا نظر آتا ہے جیسا کہ
حالت مقناطیسی مین بھی جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہے تو اولا ایسا ہی بادل نظر آتا ہے
اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سحر مصر اور عمل مقناطیسی مشابہ بہت ہین اس حال مین واضح ہو
کہ اگرچہ یہ صورت مین شرکت خیال و فعل جو عامل کو معمول کے ساتھ ہوتی ہے ضروری نہین ہے
لیکن ایک قسم کی شرکت عام جسکا ذریعہ کیفیت اوڈائل ہوتی ہے ضرور ہے چنانچہ بیرن ریک
ن بنک صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہوچکا ہے کہ ایک قسم کی کیفیت تمام
عالم مین موجود ہے جسکا نام اوڈائل ہی مقرر کیا گیا ہے اور اوسکا کوئی نام مقرر نہین
تبصرہ چار دہم اس تبصرہ کی ختم سے پہلے مین چند امور کا بیان کرتا ہون جنکا ان لوگون کو
ملحوظ رکھنا چاہیے جو عمل مقناطیسی کی تجربات کرتے ہین تو اول شرط یہ ہے کہ حقیقت کی
امر راست کی تحقیق کرنے کا شوق صادق اور دلی ہو اور بعد اوسکے یہ بات ضرور ہے کہ
عامل کی طبیعت مین صبر اور استقلال ہو جو اوسکو کچھ بھی حاصل نہوگا اگر چند مرتبہ عمل نہ چلا

ناراض ہین اس واسطے کہ اگر معمول پہ تاکید کیجاوے تو اوسکی حالت روشنی کم ہو جاویگی اور یہ
مستقیم کو راضی کرنیکے واسطے شاید قیاسی باتین کہنے لگے اور جب اوسکو قیاس مین غلطی ہوتی ہے
تو شاید یہ حیل کرتے ہین کہ غائب ہی یا بالکل دھوکے کی چیزین یا آنکھین جاتی ہین جب ہم تجربہ
کرین تو خلوت مین کرین سوائے معمول اور عامل کے کوئی نہو اور اگر ضرورت ہو تو ایک آدمی
ہوں تو اونکو معمول سے فاصلہ پر رکھین تاکہ اونکا مقناطیسی اثر جسکی لوح اوپر کم ہو احتیاط
خصوصاً اوس وقت مین زیادہ ضرور ہے جب ہم مسٹر ہیک صاحب کے تجربات کا اعادہ کرنا چاہین
یعنی مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل جسم انسان مین سے روشنی نکلتی ہوئی دکھانا چاہین تو اسقدر اتفاق
احتیاط ضرور ہین کہ تاوقتیکہ کوئی شخص آزمودہ کار اور مشتاق تجربہ کے وقت نگران اور
ہدایت کیواسطے موجود نہو غالب بلکہ اغلب ہے کہ تجربہ مین خطا ہوگی اگر روشنی اوڈ آکل اس
خواہش سے دکھائی منظور ہو کہ جو شخص اوسکو دیکھے ہم سے اوسکا حال بیان کرے تو شرائط مندرجہ
ذیل کو احتیاط سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر کوئی شرط اونمین سے نظر انداز ہو جاویگی تو تجربہ کو
پورے ہونیکی امید نہین ہو سکتی ہے اول شرط یہ ہے کہ معمول کا بہت نازک طبع ہونا چاہیے
مثلاً ایسا شخص کہ جسکو رات کو وقت اندھیرے مین اشیا یا آدمی کے جسم مین روشنی نکلتی ہوئی
نظر آیا کرتی ہے یہ بات کافی نہین ہے کہ معمول کے عروق ناتوان ہون یا تشنج کی ہو یا تشنج
اوسکو اکثر ہوتا ہو اگرچہ یہ باتین ایسی ہین کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتی ہین لیکن بہر حال
اوسپر روشنی کا اثر آنا چاہیے اور بعد اسکے اوسکی طبیعت کو نازک اور اثر پذیر
سمجھنا چاہیے دوسری شرط یہ ہے کہ تاریکی کامل ہو رہی مکان تنگ اور دن کو وقت یہ شرط
پوری نہین ہو سکتی ہے لیکن احتیاط سے رات کو وقت یہ بات حاصل ہو سکتی ہے تیسری شرط
یہ ہے کہ معمول ایک یا ڈیڑھ یا دو گھنٹے متصل اس تاریکی کامل مین رہے تاکہ بخوبی اثر پذیر ہو جاوے
اور تجربہ سے پہلے غائب درجہ تک پہنچ جاوے مختلف معمولون کو واسطے مختلف وقت درکار ہے
چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب یا شمع کی ایک کرن بھی بعد معمول کو مکان مین داخل ہونے کے اوس

مکان کے اندر نہ پہونچنے پاوے جب تجربہ کرنا منظور ہو تو سب طرح کا سامان پہلے کر لینا چاہئے
اور تمامی تجربہ تک نہ کسی شخص کو مکان کے اندر آنے دینا اور نہ ہی باہر جانے دینا چاہیے اسواسطے
کہ دروازہ میں سے تھوڑی سی بھی روشنی جو آویگی تو معمول کی نظر کو پریشان کر دے گی اور
آدھ گھنٹے بلکہ زیادہ تک اوسکو روشنی اوڈائل پھر نظر نہ آوے گی پانچوین شرط یہ ہے
کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیے اگر مقناطیس ایسا ہو کہ بیس سیر یا ایک من وزن اوٹھا سکے
تو اکثر تجربات کے واسطے کافی ہوگا اور ایسا مقناطیس بذریعہ کیفیت ترقی بلکہ اس سے زیادہ
قوی مقناطیس بنا لینا آسان ہے جو لوگ نازک طبع ہین وہ ضعیف مقناطیس مین سے بھی کامل
تاریکی مین روشنی نکلتی ہوئی دیکھ سکتے ہین بشرطیکہ مقناطیس مذکور قوی ہو لیکن البتہ روشنی
تھوڑی نظر آوے گی چھٹی شرط یہ ہے کہ جس وقت معمول مقناطیس کیطرف دیکھ رہا ہو
کوئی شخص مقناطیس مذکور کو نہ اپنے ہاتھ مین رکھے نہ اپنے زانو پر رکھے نہ اوسکو چھووے جب روشنی دکھی
جاتی ہے تو عامل یا کسی اور شخص کو مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجھ جاتی ہے
اس واسطے کہ اوسکے جسم کی کیفیت اوڈائل مقناطیس کی کیفیت اوڈائل کو نیست کر دیتی ہے
اور جو انتشار اوڈائل کا مقناطیس مین بلحاظ قطبون کے ہے اوسکو اولٹ دیتی ہے اگر سیدھی
سلاخ مقناطیس کو دست راست مین اوسکے شمالی قطب سے پکڑ کے رکھین یا جنوبی قطب سے پکڑ کر دست
چپ مین رکھین تو نسبت سابق قبیلہ سے بہ زیادہ روشنی دیگا اس واسطے کہ دونون کیفیتین
شامل ہو جاتی ہین لیکن نعلی مقناطیسون کو میز پر یا کسی اور چیز پر سیدھا رکھکر عامل کو دور
ہو جانا چاہیے ساتوین شرط یہ ہے کہ کسی شخص کا معمول کے قریب کھڑا رہنا یا بیٹھنا نہین
چاہیے اس واسطے کہ ایسے شخص کا اثر معمول کی طبیعت کی اثر پذیری ہونے مین کم و بیش حرج
پیدا کرتا ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ روشنی دیکھنے کے واسطے معمول کو ایک خاص فاصلہ پر
مقناطیس سے ہونا چاہیے اسواسطے کہ اگر فاصلہ مناسب سے معمول کم یا زیادہ فاصلہ پر ہو
تو روشنی نظر نہ آویگی یا صاف نہ معلوم ہوگی مختلف معمولون کے واسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہے

بعض کو روشنی مقناطیس سے چار انگل انچ کے فاصلے پر نظر آتی ہے بعض کو تا وقتیکہ وہ دو یا تین انچ
مقناطیس سے دور نہوں روشنی نظر نہیں آتی ہے بعض کو ان فاصلوں میں سے درمیانی فاصلوں پر
روشنی نظر آتی ہے ایسے معمول کم ہیں جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلے پر روشنی نظر آتی ہے
ہر تجربہ میں خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کر لینا چاہیے اور جب اوسی معمول پر پھر تجربہ
کیا جاوے تو اوس بُعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کہ نظر معمولوں کو عینک کو ذریعہ سے جنکے
استعمال کی اونکو عادت ہے روشنی اوڈ آئل کے نظر آنے میں آسانی اور اونکی نظر کو ترقی ہوتی ہے
یہ شرط فاصلہ مناسب ہونیکی بہت ضروری ہے یہانتک کہ اگر اور سب شرائط بخوبی پورے
ہوں اور یہ شرط پوری نہو تو روشنی نظر نہ آویگی نویں شرط یہ ہے کہ معمول کو اس طرح بٹھانا
چاہیے کہ اوسکی پشت شمال کیطرف ہو اور پانوں جنوب کیطرف اور سر شمال کیطرف اور رُخ
معمول کی جنوب کیطرف ہو ان نو شرطوں میں سے اگر ایک بھی پوری نہوگی تو جن معمولوں کی طبیعت
رسمی اثر پذیر ہے اونکو حالت ہوش میں روشنی نظر آوے گی اور جو معمول بہت اثر پذیر ہیں
اونکو البتہ کسی شرط کے پورا نہونے سے تھوڑا سا اثر ہوتا ہے اور جب معمول پر حالت مقناطیسی
طاری ہوتی ہے تو اوسکی طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہے کہ روز روشن میں اوسکو روشنی اوڈ آئل
نظر آتی ہے تجربات مقناطیسی اور آثار غرائب مبنی مرتبہ اول سے مجمع کثیر تماشائیوں میں کبھی
نکرنا چاہیے اس واسطے کہ اونکا اثر مقناطیسی ہر چند وہ اوسکا پیدا ہونیکا ارادہ کریں عمل کو
پریشان کر دیتا ہے ایسے تجربہ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عمل خطا کرتا ہے اور عامل بیوقوف نے
جو تماشائی بلائے تھے وہ اپنے دل میں حقائق مقناطیسی کی واقع ہونی کو جھوٹ جان لیتے ہیں
الا جب کوئی معمول اچھا ملجاوے اور دریافت ہو کہ اتفاقی بواعث سے اوسکی طبیعت میں خلل نہیں
پیدا ہوتا ہے تو البتہ آثار عمل مقناطیسی کی نمایش بہت سے آدمیوں کے روبرو ہو سکتی ہے بشرطیکہ تماشائی
معمول سے فاصلہ مناسب پر رہیں اور عامل کے مرضی کی مطابق کاربند ہوں لیکن دس شاہدین سے
زیادہ ایک وقت میں اکٹھا جمع نہونا چاہیے تماشائیوں کو معمول سے اتنا قریب ہونا چاہیے کہ اوسکو

جس سے معمول کی دغابازی اور مکاری ثبوت ہوا سواسطے کہ معمول کو اس سبب سے بہت رنج ہوتا ہے
اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ نہایت آسان تجربہ خطا کر جاتے ہین بہت معمول ایسے سوالون کا جواس
نسبت سے مستفسر کرتے ہین جواب دینے سے انکار کرتے ہین اور اگر کوئی ایسا شخص کہ جسکو
معمول کی ایمانداری مین کچھ شک نہو سوال کرے تو جواب اوسکا بہت خوشی سے دیتے ہین
عمل مقناطیسی کے تجربات مین یہ امر بہت نمایان ہے کہ معمول تماشائیون کی طبیعت کا حال
بغیر اوسکے اعلان کی فورًا دریافت کرلیتا ہے اور دل کا حال بتادیتا ہے اور جو لوگ دل کے
صاف ہوتے ہین اونکے قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہین اور اونکی حالت مقناطیسی ترقی ہوتی ہے
اور ایک اُنس اور کشش ایسے لوگون کیطرف معمول کو ہو جاتی ہے بالعکس اسکے جب بدایمان شکّی آدمی
معمول کے قریب ہوتے ہین تو اوسکو سخت تنفر ہوتا ہے اور اوسکی حالت روشن بینی کی ہو جاتی ہے
اور عمل مقناطیسی کچھ کھیلنے کی چیز نہین ہے اس واسطے کہ جو لوگ مشق نرکھتے ہون اور آزمودہ کار
نہون اونکو بیوقوفی سے عمل کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ ویسی صورت مین نتائج بد پیدا ہوتے ہین چنانچہ
سابقًا یہ حال مشرح بیان کر دیا ہے کہ مبتدی کو بغیر کسی آزمودہ کار عامل کی موجود ہونیکے عمل کرنا
نہ چاہیے لیکن مین جانتا ہون کہ ہر شخص کو عمل کرنیکا وقوف حاصل ہو اسواسطے کہ اس عمل کی
واقفیت نہایت مفید اور کارآمد ہے پس ہر ایک کو مشاق عاملون کی اعمال کو دیکھکر اور اون سے قواعد
مستعمل کو سیکھکر واقفیت پیدا کرنی چاہیے اور جو ہدایتین کہ اوپر لکھی ہوئی ہین اونکو ملحوظ خاطر رکھکر
جو شخص تجربہ کریگا نتائج شافی حاصل ہونگے اور جسطرح کہ سب معمولون کی طبائع مین بہت بڑا
اختلاف ہوتا ہے اسی طرح عاملون کی طبیعت مین بھی نہایت درجہ کا اختلاف ہوتا ہے پس ممکن ہے
کہ بعض عامل اپنے مشق و تجربہ مین خاصیت اپنی کا اثر کبھی نہ دیکھے اور بعض حالت سکوت نہ پیدا کرسکے
لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے سب سے زیادہ فائدہ کی یہ بات ہے کہ جو عامل اچھے تندرست ہین وہ عمل مقناطیسی کے
ذریعہ سے تکلیف معمول کی کم کر دینگے اور اوسکے مرض کو دفع کر دینگے عقلا اور ذی علم آدمیون کو چاہیے
کہ اب علم مقناطیس روحانی کو اس طرح حاصل کرین جیسے اور علوم کا حاصل کرنا ضروری ہے

نتائج شافی حاصل ہوئیں اور اس علم کو ترقی ہو علم مقناطیس روحانی کے باب میں جھگڑا اور تکرار
مدت سے بہت زیادہ ہوتی رہی ہے اب چاہیے کہ تکرار اور جھگڑے سے قطع نظر کر کے مثل اہل علم [illegible]
تحقیقات کیجاوے کہ ایسی دلچسپ اور مفید اور نایاب علم کی تحقیقات پر ضرور ہے
تکملہ اب میں یہ ذکر کرتا ہوں کہ جتنی باتیں عمل مقناطیسی کے باب میں تھا اور بہت لکھی گئی ہیں اون سے
حاصل کیا ہے جاننا چاہیے کہ علم مقناطیسی بہت ہی فائدہ رکھتا ہے بہت سی بیماریاں جو عروق سے
متعلق ہیں عمل مقناطیسی سے رفع ہو جاتی ہیں جن لوگوں کو مرض بیداری ہوتا ہے انکو اس
عمل کے ذریعہ سے بخوبی آرام سے نیند آجاتی ہے درد سر رفع ہوتا ہے اور اور بیماریاں بھی مثل
فالج و صرع وغیرہ اکثر اس عمل کے ذریعہ سے دور ہو جاتی ہیں اور حفظ صحت میں اس علم و عمل کا
بہت فائدہ ہے اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراض مزمنہ بالکل دفع ہو جاتی ہیں اگرچہ ہمیشہ
دفعتہً اس سے شفا حاصل نہیں ہوتی لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ عمل کرنے میں اکثر امراض
ضرور دفع ہو جاتی ہیں بشرطیکہ امراض لاعلاج نہوں چنانچہ ڈاکٹر ایلیس صاحب نے ایک ناسور کا
علاج فقط اس عمل سے کیا اور وہ ناسور بالکل اچھا ہو گیا پس طبیب کو اس عمل کا عامل ہونا چاہیے
اس واسطے کہ تشخیص مرض میں بھی اس عمل سے بہت تقویت ہوتی ہے میں نے اکثر دیکھا ہے کہ عامل نے
فقط بغرض مشاہدہ آثار عمل کسی پر عمل کیا تو معمول اس سے کہتا ہے کہ جب سے میرے اوپر یہ عمل ہوا ہے
تب سے فلانا مرض میرا بالکل رفع ہو گیا اور عامل یہ بات سنکر نہایت خوش اور متعجب ہوتا ہے
میں چاہتا ہوں کہ اطبا مرض جنون میں عمل مقناطیسی کا استعمال کریں اور اسمیں شک نہیں کہ مجنونوں کی
طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے اس وجہ سے کچھ تعجب نہیں جو اس عمل کے
ذریعہ سے مجنونوں کو شفا کلی حاصل ہو اور وجہ زیادہ اثر پذیر ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیت
اور قوائے فکری مزاج میں اور طبیعت میں جو دوسرے وزن اور تقسیم میں کچھ خلل آجاتا ہے اس
قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہے کہ چاند کا اثر جس میں کیفیت اور قوائے بہت جلدی ہوتی ہے
مجنونوں پر بہت ہوتا ہے دوسری وجہ اس بات کی یہ ہے کہ جب علامات بیان کردہ اطبا کی

تحقیقات کیجاتی ہے تو دریافت ہوتا ہے کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت مقناطیسی مین
ہوتے ہین یعنی جس طرح حالت مقناطیسی مین ایک وقوف جداگانہ اور وقوف معمولی سے علیحدہ معمول کو
حاصل ہوتا ہے اسیطرح ایک علیحدہ وقوف مجنون آدمی کو حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنی ایک علیحدہ دنیا مین
رہتا ہے اور سب طرحکا ہوش اوس دنیا کا رکھتا ہے اور اوسکو مدرکات اپنی صحیح اور اصل معلوم ہوتی ہین
لیکن جو لوگ اوسکے قریب اور گرد و پیش ہوتے ہین اونکی فہم مین ایسی حالت نہین آتی ہے اور اونکو یہ فقط
خواب کی باتین معلوم ہوتی ہین مریض مذکور غائب اور مردہ دوستونکو اور اشیاء بعیدہ کو بسبب حالت
روشن کے دیکھتا ہے اور اونکے دیکھنے مین نہایت مستغرق رہتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے بعد انجام کار
شاید اوسکی حالت مسکونی مع انتقال حواس حاصل ہوجاتی ہے اور عالم ارواح کے ساکنان سے
باتین کرتا ہے اوسکی تو یہ حالت اصلی ہوتی ہے اور جو لوگ اوسے دیکھتے ہین اوسکی ہر ایک کلام کو جنونانہ
سمجھتے ہین اور اوسکو ایک مکان مین بند کرتے ہین اور اوسکی یہ حالت مستقل ہوجاتی ہے اور شاید ہمیشہ
وہ مرجاتا ہے پس ایسا شخص اس معنی مین تو بیشک مجنون ہے کہ اس دنیا کے امور کو وہ قابل نہین لیکن
اور معنی مین وہ ہرگز مجنون نہین اس واسطے کہ اوسکے قواے نفسانی مین کچھ حرج نہین ہے اور یہ شخص فقط
ایک خواب کی حالت مین اصل اشیا دیکھتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اوسکی کیفیت اوڈائل تیز ہوجاتی ہے
اب اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ علاج عمل
مقناطیسی سے وقوف اصلی اوسکو پھر حاصل ہوسکیگا بڑی علامت اسکی یہ ہے کہ دماغ پر کیفیت
اوڈائل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ حواس ظاہری کے جو آثار ہوتے ہین وہ مغلوب ہوجاتے ہین [illegible]
اس اثر کیفیت اوڈائل کا مفصل ذکر کرونگا مین ایک شریف آدمی کو جانتا ہون جسکی طبیعت [illegible]
سال ہوے بہت زیادہ کیفیت اوڈائل اور کیفیت مقناطیسی کی اثر پذیر تھی ایک دفعہ قریب تھا
کہ یہ شخص مجنون متصور ہو کر قید کیا جاوے لیکن خوبی قسمت سے اوسکے عزیز اور آشنا عقلمند اور
فہمیدہ تھے اوسکا علاج اون لوگون نے عمل مقناطیسی سے کیا اور اوسکی صحت کلی حاصل ہوگئی
مین نے اکثر تذکرے مجنون آدمیون کے سنے ہین کہ وہ غائب اور مردہ آدمیون سے باتین کرتے ہین

میری راے مین یہ بات ہی کہ جس طرح حالت سکوت مع انتقال حواس حالت مقناطیسی مین
پیدا ہوتی ہی اور معمول روحانیات سے باتین کرتا ہے اسی طرح خود بخود بھی ایسی حالت سکوت
مع انتقال حواس واقع ہو جاتی ہے اور مدت تک قائم رہتی ہے حالانکہ حواس باطنی مین
ایسے شخص کی کچھ فرق نہین آتا ہی بس یہ بات بہت ضرور ہے کہ اطبا عمل مقناطیسی سے
واقف ہون اگرچہ تا وقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہون تب تک جملہ فوائد کے
معلوم ہونے کی امید نہین ہو سکتی الا بہر حال جہان اور علاج سے فائدہ نہو وہان تو اس
عمل کا استعمال ضرور ہی کرنا چاہیے جتنا اسکا عمل زیادہ ہوگا اوتنی ہی اس علم سے زیادہ واقفیت
ہوگی اور اوتنی ہی اوسکے فوائد معلوم ہونگے اور میرے خیال مین ہے کہ یہ علم اسواسطے بہت بکار آمد
ہوسکیگا کہ جو تعلق نفس ناطقہ او جسم مین ہے اوسکو دریافت کرین اور جن قواعد پر قوت
متصرفہ کا فعل ہوتا ہے اون قواعد کو بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کی تحقیق کرنے مین بکار آمد ہوگا
بعض حکما کا تو یہ قول ہی کہ قوت متخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا ایک نتیجہ ہی اور بعض کا یہ قول ہی
کہ نفس ناطقہ ایک علیحدہ اور جدا چیز ہے جو دماغ کو بطور آلہ کے اپنے کام مین لاتا ہی بہر حال کسی کا
قول مطابق واقع ہو اس مین شک نہین ہے کہ جو آثار دماغی عمل مقناطیسی کے سبب سے ظاہر
ہوتے ہین اونکے مشاہدہ اور مطالعہ سے قواعد قوت متخیلہ اور مدرکہ اور دیگر حواس باطنی کے بہت
اچھی طرح معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جو قوت دماغی یا حس باطنی مثل قوت
متخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدرکہ کسی وقت عمل کرے بلکہ فعل عصبانی اور فعل دماغ کی صورت
ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہین کہ اس وقت فلانا جزو دماغ حرکت کر رہا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین
کہ فعل کے وقت جو تغیر حیثیت جسمی دماغ مین ہوتا ہے وہ تغیرات بتا دیتے ہین پس اسمین
شک نہین ہی کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے بہت مدد باتین نفس ناطقہ کی نسبت دریافت ہونگی
اگرچہ تحقیق حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ عقل بشری سے باہر ہی غالب یہی اور شرکت
خیال کے فوائد پر ظاہر ہین اور اشخاص بعیدہ اور غائب دو شخصون اور بعض چیزون کی خبر جلد

کہ اُنکے واسطے روزانہ کام مین آسکتے ہین اور مال مسروقہ اور کاغذات گم شدہ کا حال دریافت ہوجاتا ہی
بلکہ مشتبہ حال تواریخ کا صاف ہوجاتا ہے اور جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہی تو وہ لوگونکے
جسم کے اندر کا حال بتا سکتا ہی اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض مین بہت فائدہ ہوتا ہی
ایک اور بڑا فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس علم سے بہت سی باتین ایسی حل ہوسکتی ہین جن کو
جاہل لوگ سحر اور جادو سمجھتے ہین اور جسقدر ہمکو علم مقناطیس روحانی مین دخل زیادہ ہوجائیگا
اوتنا ہی ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ سب باتین جو سحر مین داخل ہین حقیقت مین اونکے وقوع کی وجہ
قدرتی ہے اور کسی نہ کسی اثر مقناطیسی مین نمایان ہوتی ہین بت پرستون کی شیوالون مین مجاور
اور پنڈت لوگ اس عمل کے اثر سے واقف ہوتے ہین اور عورتون پر تاثیر اسکی زیادہ ہوتی ہی
جس عورت پر یہ عمل کرتے ہین اوسکو چوکی پر بٹھاتے ہین احتمال ہی کہ اوسی چوکی مین کچھ کیفیت
مقناطیسی بھر دیتے ہین اور اوسکو دھونی دیکر شاید اوسپر نظر اور ہاتھون سے عمل کرتے ہین جب
اوسپر حالت مقناطیسی خوب طاری ہوتی ہے تو اوس سے حال دریافت کرتے ہین اوس وقت
ہر عورت بسبب غائب بینی اور حالت روشن کے مریضون کی بیماری کا حال اور جو باتین
گذشتہ ہین اور آیندہ ہونیوالی ہین مفصل بتا دیتی ہے اور یہ امر باعث جہلا کو زیادہ اعتقاد کا
ہوتا ہے اور مصر کے پنڈتون کو علوم طبعی مثل نجوم اور ہیئت اور طب وغیرہ کی بہت خوب دخل تھا
یہ لوگ اس علم کو اور لوگون سے بہت پوشیدہ رکھتے تھے اور سوای اپنی قوم کے اور کسی کو یہ علم
نہ سکھاتے تھے چنانچہ مین نے سامان ایک کتاب کے لکھنے کا جمع کیا تھا جسمین زمانہ قدیم کی سحر اور جادو کا حال
لکھنا منظور تھا اوس کتاب مین مین ثابت کردیتا کہ جتنا سحر اور جادو متقدمین کیا کرتے تھے سب عمل مقناطیسی کے
آثار مین سے تھا لیکن ابھی تک مجھکو اوس کتاب کے لکھنے کی فرصت اچھی طرح نہین ملی آئینہ جادو اور
کرشمہ جادو کے باب مین جو کچھ لکھا ہوا ہے اون سب باتون کی بھی یہی وجہ ہی لوگونکو یہ اعتقاد ہے
کہ جادو سے بعض آدمی بالکل غائب ہوجاتے ہین یا جسم جانور کی شکل بنجاتے ہین یا ہوا مین جہان
چاہین سفر کرسکتے ہین اور روحانیات سے کلام کرتے ہین یہ سب باتین علم مقناطیسی سے پیدا ہوسکتی ہین

چنانچہ پیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو اتفاق رہا ہے کہ سامنے کھڑے ہوکر انہین
لیکن جس شخص پر وہ عمل کرتے ہین کہ وہ حالت ہوش مین ہو اوسکو ہر گز نظر نہین آتے تھے یا
یا اونکی مرضی کے بموجب معمول کو جانور نظر آتی ہین روحانیات سے کلام کرنا حالت سکوت
اعلی عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ بہت سے جادوگرون پر زمانہ
سابق مین جرم جادوگری لگایا گیا اور اگرچہ اونکی باتین مختلف ہوتین لیکن وہ جادو سے
انکار کرتی رہے الا جو واقعات اونکی بہ نسبت بیان کیے جاتے تو اوسکا اقرار کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ یہ باتین جادوگری کی نہین ہین حقیقت مین یہ واقعات صحیح ہین خلاصہ یہ ہی
کہ جو کچھ وہم اور جہل اس معاملہ مین ہے علم مقناطیس روحانی سے بالکل دفع ہوجاتا ہی
اور بعض لوگون کو جو صورتین یا شکلین نظر آتی ہین اونکا سبب معلوم ہوجاتا ہے چنانچہ
فی زماننا اس بات مین شک نہین ہے کہ بعض اوقات بسبب حالت روشن کے جو خود بخود
واقع ہوتی ہے صورتین نظر آتی اور غائب آدمی مجسم معلوم ہوتے ہین بلکہ جو کچھ اوس وقت
وہ غائب شخص کام کرتے ہون نظر آتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دل مین خیال آجانے کے
سبب سے مردہ آدمی اس طرح نظر آتے ہین کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہین ایک اور قسم کی
ہوائی صورتین فقط بسبب روشنی اور ڈال تموج کے نظر آتی ہین اکثر ایک جسم سفید روشنی کا
مثل بلند قد آدمی کے نظر آتا ہے لیکن کچھ شکل اعضا اوس مین نہین ہوتی ہی ریشن بیگ صاحب کا
یہ قول ہے کہ بھوتون کے نظر آنے کی وجہ یہی ہے اور بھوتون کی ہیئت اکثر سفید رنگ کی
نظر آتی ہی لیکن اگرچہ بعض شکلون کا نظر آنا بیان مندرجہ بالا سے حل ہوسکتا ہے الا جملہ
ہیئتون کے نظر آنے کی یہ وجہ صادق نہین آتی اور اس مین شک نہین کہ بعبارت دوگانہ
یہ مراد ہی کہ ایک آدمی ہوش مین باتین کر رہا ہے اور بیدار ہے بیٹھے بیٹھے مثلاً وہ کہنے لگا
کہ فلانا شخص فلانے روز آویگا وجہ یہ ہوتی ہے کہ حالت ہوش مین ایک جدا حالت
اوسپر واقع ہوجاتی ہے اور اس حالت روشن کے سبب سے وہ مسافر کو راہ مین کبھی

فاصلہ پر سے سفر کرتی ہوئی دیکھتا ہوا اور بطور پیشین گوئی اوسکی شکل اور آنیکا دن
بتا دیتا ہے مجھکو تجربہ ہے کہ بعض آدمیوں پر بسبب زیادہ تعمق فکر کے اس طرحکی حالت و شغل
واقع ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ اونکو نظر آتی ہیں جنکو وہ پہچانتا بھی نہیں ہو اس بصارت
وجدانہ کا فعل واقعات آیندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک پیشین گوئی کروٹ صاحبکی
فرانس میں مشہور ہے فرانس کی سلطنت میں انقلاب کے واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے
مفصل واقعات آیندہ بیان کیے تھے اور جو باتیں بہت سے امرا اور مستورات بلکہ بادشاہ
اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھیں وہ سب کئی سال پہلے بتا دی تھیں اور جس وقت
پیشین گوئی ہوئی تھی اوس وقت دار السلطنت فرانس میں اسطرح امید بہبودی تھی کسی کو
یہ گمان نہیں تھا کہ یہ بات جیسی بیان کی گئی ہے ویسی ہی ہوگی اب بہت آدمی زندہ ہیں جنہوں نے
اوس وقت میں پیشین گوئی کا ذکر کیا تھا اور یہ پیشین گوئی چھپکر بھی مشتہر ہوئی ہے مشہور ہے
کہ کروٹ صاحب اکثر پیشین گوئی کیا کرتے تھے اور وہ سب مطابق واقع ہوتی تھیں اور ہنگام
پیشین گوئی اونپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو سہی نیند سے جدا ہوتی تھی
پس یہ حالت یا تو خواب مقناطیسی کی ہوتی ہوگی یا ایسی تعمق فکر کی ہوتی ہوگی جسمیں حالت
روشن پیدا ہو جاتی ہے جرمنی کے ملک میں ایک پرگنہ وست فیلنا نامی ہے وہان پیشین گو
آدمی بہت ہوتے ہیں اور وہانکی پیشین گوئی ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی کسی معاملہ کو اپنی آنکھوں سے
صاف صاف دیکھ رہا ہو اوس ملک میں اون لوگوں کو بھوت دیکھنے والے کہتے ہیں جرمنی میں یہ
پیشین گوئی ہے کہ جب سڑک ہاے آہنی طیار ہونگی تو بڑا انقلاب ہوگا اور دفعتہ ایک جوان
آدمی پیدا ہوگا جو آخرکار فتحیاب ہوکر بادشاہ ہوگا مذکور ہے کہ لڑائی بھی ایسے وقت میں ہوگی
کہ جب چاروں طرف امن ہوگا اور کسی کو گمان بھی لڑائی کا مطلق نہوگا اور زیادہ مفصل حال
لکھنا کچھ ضرور نہیں ہے فقط اتنی بات میں کہتا ہوں کہ جس زمانہ سے یہ کاغذ پیشین گوئی کا مشتہر ہوا
اوس زمانہ سے آجتک تمام جرمنستان کو اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا اندیشہ ہو لیکن استدلال سے

ثابت ہوگا کہ آیا پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط الا یہ بات تو نہایت تعجبات سے ہے کہ پیشین گوئی جو شرح
مشہور ہے اور لوگون کو اسپر اعتقاد ہے راقم کے نزدیک بھی یہ بات محض کذب اور دروغ اور مطلقاً
قابل اعتبار اور اعتماد کے نہیں ہو مطابق مصرعہ مشہور مصرع تا نبوم نمی آید باور نمی آید بے کبھی
عقلا ایسے اخبار پیچ کو صحیح نہیں جانتے ہین اور نہ کبھی ایسے امور کی طرف متوجہ ہوتے ہین اسمین کچھ
راے ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیان نا ہوتی ہین لیکن بعبارت دیگر انکا اور صحیح پیشین بھی کبھی ضرور ہوتی ہے

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد خداوند خالق افعال عجیبہ و اعمال غریبہ کو زیبا ہے کہ جسنے اس انسان ضعیف البنیان کو
توہمات کے گوناگون دام و دانے بوقلمون سے ایک طلسم غریب بنایا اور نعت بیحد اوس
رحمۃ للعالمین کو سجتا ہے کہ جسنے ہم لوگون کو بوسیلہ ہدایت مقناطیسی نیرنگی کفر و ضلال سے
بچا کے مثل غائب بینی دوزخ و جنت بتایا بعدہ واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین یہ رسالہ
نادرہ کار مسمی بہ **تاثیر الانظار** کہ جسمین کیفیت غائب بینی و حالت خواب مقناطیسی کا ثبوت
ہے اور اس طرح سے کیا گیا ہے کہ باوجود عجب العجاب ہونے کے امور بدیہیہ سے زیادہ بدیہی ہوگیا ہے
اور جواب شکوک معترضین اس خوبی سے دیا گیا ہے کہ شک و شبہہ کیسا مرتبہ تحقیق اوسکا
ایک حصہ درجہ اذعان و یقین سے بڑھ گیا ہے غرض ناظرین جب اسکو معاینہ فرماوینگے
غریب غریب اعمال اور عجیب عجیب افعال کے معلوم ہونے سے مثل غنچہ جامہ مین پھولے
نسماوینگے مؤلفہ فرید دہر وحید عصر واقف رموز خفی و جلی مولوی سید محمد شفیق مطبع نامی
گرامی مشہور نزدیک و دور جناب **منشی نول کشور** بابرج بالفرح والسرور واقع **کانپور**
ماہ [illegible] سنہ [illegible] عیسوی مطابق ماہ رجب المرجب سنہ [illegible] ہجری تاثیر شادابی طبع سے نضارت بخش انظار ہوا